نیکیوں کو
مٹا دینے
والے اعمال

www.KitaboSunnat.com

تفضیل احمد ضیغم

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں کو مٹا دینے والے اعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نیکیوں کو مٹا دینے والے اعمال

www.KitaboSunnat.com

تفضیل احمد ضیغم

مکتبہ قدوسیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت

کی

نشرواشاعت

کے لیے

کوشاں

اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

اشاعت ــــــ 2007

اهتمام طباعت

ابوبکر قدوسی

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ ● غزنی سٹریٹ ◉ اردو بازار ◉ لاہور پاکستان
Ph:042-7230585-7351124

مکتبہ قدوسیہ
رسول پلازہ امین پور بازار فیصل آباد
Ph:041-2640194

قدوسیہ اسلامک پریس
Out Fal Road
Ph:042-7146761

www.quddusia.com Email: qadusia@brain.net.pk

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست

www.KitaboSunnat.com

انتساب ۱۱
چند آنسو ۱۲
نیکیاں برباد کرنے والے اعمال ۱۵
❀ شرک ۱۶
شرک کے نقصانات ۱۷
ہمیشہ کیلئے جہنم ۱۷
بخشش سے محرومی ۱۷
بڑے ظالموں میں اندراج ۱۸
اپنے مقام و مرتبہ سے گر جانا ۱۹
شرک ایک نجاست ہے ۲۰
نبی رحمت ﷺ کی دعائے رحمت سے محروم ہو جانا ۲۰
❀ ریا کاری ۲۲
ایک قرآنی مثال ۲۴
ریا کاری شرکِ اصغر ہے ۲۵
ریا کاروں کی پیٹھ تختہ بن جائے گی۔ ۲۷
❀ کمائی کیلئے حرام ذرائع اختیار کرنا ۳۰
حج جیسی عبادت کا برباد ہو جاتا ۳۰
❀ حرام کمائی کے چند خطرناک ذرائع ۳۲
سود ۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سود خور کی حالت ۳۴
سود سے اللہ کی ناپسندیدگی ۳۵
اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ۳۵
سود بے حیائی کا راستہ ۳۶
سود لعنت کا باعث ۳۷
❀ جوئے کی دلدل میں وقت اور نیکیوں کی بربادی ۳۸
جوئے کی بدترین اقسام ۳۹
میچ فکسنگ ۴۰
کھلاڑیوں کی قیمت ۴۰
پرچی بانڈ جوا ۴۲
پرچی بانڈ کی تاریخ ۴۲
محقق العصر مبشر احمد ربانی کا فتویٰ ۴۵
بلیئرڈ پر جوا ۴۶
تاش پتوں سے جوا ۴۷
تاش اور شطرنج کے بارے شیخ عبدالعزیز بن باز کا فتویٰ ۴۸
❀ شراب نوشی وقت اور نیکیوں کی بربادی ۵۰
شراب نوشی کی مجالس ۵۱
شراب قرآن کی نظر میں ۵۴
شراب حدیث کی نظر میں ۵۶
❀ تکبر ۵۹
قیامت کے دن متکبرین کی سزا ۶۰
لوگوں کے دلوں میں متکبر کا مقام ۶۱
❀ نجومیوں کے پاس جانا اور ان کی تصدیق کرنا ۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چالیس دنوں کی نمازیں برباد ۶۵
علم نجوم جادو کی ایک قسم ہے ۶۷
❀ تنہائیوں میں رب تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا ۶۹
❀ تعظیم مصطفیٰ ﷺ میں کوتاہی نیکیوں کی بربادی ۷۱
نبی ﷺ سے اپنی آواز بلند کرنا ۷۱
جس کی آواز قدرتی بلند ہو ۷۲
رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کفر کے برابر ۷۳
اعمال کی ادائیگی میں سیرت مصطفیٰ ﷺ کو معیار بنانا ۷۴
نبی ﷺ کی جانب جھوٹی بات منسوب کرنا ۷۵
اطاعت رسول ﷺ سے منہ موڑنا ۷۶
❀ زکوۃ میں کوتاہی ۷۹
جب مال سانپ بن جائے گا ۸۰
روندے جانے کا عذاب ۸۱
دنیاوی سزا ۸۲
❀ نیکیوں کی بربادی اور عورتوں کے اعمال ۸۵
نماز کا قبولیت سے خارج ہو جانا ۸۶
بدکار عورت کی نشانی ۸۷
تنگ اور باریک لباس جنت کی راہ میں رکاوٹ ۸۸
شوہر کی نافرمانی کرنا ۸۹
عورت کیلئے شوہر ہی جنت و جہنم ہے ۹۰
معمولی باتوں پر شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا ۹۱
شوہر کی راز والی باتیں ۹۱
فیشن کی بیماری ۹۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مردوں کی مشابہت ۹۲
جسم کی تراش خراش ۹۲
لمبے ناخن ۹۳
خاوند کی ناشکری ۹۳
چغل خوری ۹۵
❀ جن دنوں نیکیاں زیادہ برباد ہوتی ہیں ۹۷
الیکشن کے ایام ۹۷
جھوٹ ۹۷
چوکوں اور چورستوں کا استعمال ۱۰۱
آدھی رات تک کیبل دیکھنا ۱۰۱
تصویر والے سٹکرز ۱۰۲
ہر کسی سے ووٹ کا وعدہ کرنا ۱۰۵
❀ بدعت کی وجہ سے عمل کا ضائع ہونا ۱۰۶
❀ نفاق ۱۰۸
جھوٹ وعدہ خلافی اور خیانت ۱۰۹
جھگڑے میں گالی دینا ۱۰۹
نماز میں سستی کا اظہار ۱۰۹
عبادت میں ریاکاری ۱۱۰
نماز میں ٹھونگے مارنا ۱۱۰
قسموں کو ڈھال بنالینا ۱۱۰
جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں کوتاہی ۱۱۱
جوڑ توڑ کی سیاسی چالیں ۱۱۱
برائی کا حکم دینا اور بخیلی کرنا ۱۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مومنوں کی خوشی پر جل جانا ۱۱۲
قیامت کے دن منافقین کی سزا ۱۱۲
❀ جہنم میں لے جانے والے چند سنگین جرائم ۱۱۳
زبان اور شرمگاہ کے استعمال میں لاپرواہی ۱۱۳
تعظیم کے لئے لوگوں کو کھڑا کرنا ۱۱۳
سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا ۱۱۴
دھوکہ اور فریب دینے والا شخص ۱۱۵
مال غنیمت میں خرد برد کرنا ۱۱۵
شلوار کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ۱۱۶
قسم اٹھا کے کسی کا حق غصب کرنا ۱۱۷
تین قسم کے آدمی ۱۱۸
پانچ قسم کے آدمی ۱۱۹
جانوروں پر ظلم کرنے والا ۱۱۹
انسانوں پر ظلم کرنے والا ۱۲۰
فخر کیلئے علم حاصل کرنا ۱۲۱
نماز چھوڑنے والا ۱۲۱
فرض روزے نہ رکھنا ۱۲۳
فرض نماز پڑھے بغیر سونا ۱۲۳
خودکشی ۱۲۳
دوسروں کو عمل کی دعوت اور خود بدعملی ۱۲۴
ہمسائیوں کو ستانے والا ۱۲۴
احسان کر کے جتلانا ۱۲۶
❀ گناہوں میں اضافہ کرنے والے کام ۱۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مُردوں کو برا بھلا کہنا ۱۲۸

بغض رکھنا اور قطع تعلقی کرنا ۱۲۸

بدگمانی کرنا اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنا ۱۳۰

خرید وفروخت میں دھوکہ کرنا ۱۳۰

مزدور کی اجرت دبا لینا ۱۳۱

دو آدمیوں کا تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا ۱۳۲

تحفہ دے کر واپس لینا ۱۳۳

ننگی فلمیں دیکھنا سنگین گناہ ہے ۱۳۴

فیشن کیلئے سر کے کچھ بال مونڈھنا اور کچھ چھوڑنا ۱۳۴

سر اور داڑھی کے سفید بال اکھاڑنا ۱۳۵

مسجد کے اندر خرید وفروخت کرنا ۱۳۵

جمعہ کے دوران گھٹنے پکڑ کر بیٹھنا ۱۳۵

جھوٹی قسم اٹھانا ۱۳۷

سودا کرتے ہوئے قسم اٹھانا ۱۳۸

بخار، ہوا اور مرغ کو برا بھلا کہنا ۱۳۹

نماز کی کوتاہیاں ۱۴۰

امام سے پہلے رکوع وسجود سے اٹھنا ۱۴۰

پیشاب یا پاخانہ کی حاجت میں نماز ادا کرنا ۱۴۱

دوران نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنا ۱۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انتساب

اپنے مشفق سسر

محترم عاصم شاہین

کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چند آنسو

وہ آدمی کتنا بدنصیب ہے جو سخت محنت سے ایک مقام حاصل کرے کہ اسے بزرگ اور معتبر سمجھا جانے لگے۔ پھر شیطانی جال میں پھنس کے یا فریب نفس سے کوئی ایسا گھٹیا کام کر بیٹھے جس سے اس کی ساری عظمت خاک میں مل جائے یہ وہ بدنصیب ہوگا جس نے عظمت کے حصول کے لئے انتھک محنت کی مگر جب وہ عظمت ووقار کے مقام پر پہنچا تو اس کے تقاضوں کو نہ سمجھ سکا۔

ہاں! عزت وشرف وہ چیزیں ہیں جن کے حصول کی تمنا ہر دل میں ہے یہ چیزیں بڑی مشکل سے ملتی ہیں لیکن انہیں گنواتے ہوئے دیر نہیں لگتی، کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں یہ چیزیں بن مانگے اور آسانی سے مل جاتی ہیں، انہیں اس متاع بے بہا کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب یہ چھن جائے، ہر بندہ ان چیزوں کی تمنا دل میں لئے دن رات کوشش وجہد میں لگا ہوا ہے، مگر آہ دنیا کی عزتیں ڈھونڈنے والے کس قدر فریب کھائے ہوئے ہیں، بقول ابن حزم ''اگر آپ زندگی کی مدت کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہیں تو آپ کو اس وقت موجودہ لمحہ ہی نظر آئے گا جو ماضی اور مستقبل کے درمیان حد فاصل ہے کیونکہ جو وقت گزر چکا ہے اور جو ابھی تک آیا نہیں وہ تو دونوں ایسے معدوم ہیں جیسے ان کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے، پھر اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو پلک جھپکنے سے بھی کم وقت کے عوض دائمی اور ابدی زندگی کو فروخت کردے۔''[1]

ہم صرف ایک لمحہ کی عزت کے لئے دنیا کی شاہراہوں میں لٹے لٹے اور مارے مارے پھرتے ہیں حالانکہ دنیا کی لذتوں کی حقیقت یہ ہے کہ تکلیف دور کرنے کا نام لذت ہے جس تکلیف کو دور کرتے جاؤ گے لذت ملتی جائے گی، بھوک ایک تکلیف ہے،

[1] الاخلاق والسیر ابن حزم رحمۃ اللہ، مترجم ڈاکٹر عبدالرحمٰن

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چوہدراہٹ کی ہوس ایک تکلیف ہے، دولت کی تلاش میں سرگرداں ہونا تکلیف ہے اور تکلیف کو دور کرنے کا نام عزت اور لذت ہے جبکہ آخرت میں تکلیف دور کیے بغیر کئی گنا بڑھ کر عظمت اور لذت ہے۔ لیکن آخرت کی عزت کے حقدار کون ہیں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک اعلان فرمادیا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورۃ المنافقون آیت ۸)

''عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لئے ہے۔''

عزت والا آدمی وہ ہے جس کا ایمان محفوظ ہے اور اس کے پاس اچھے اعمال ہیں، ایمان اور اعمال صالحہ کو یکجا کیا جائے تو مومن بنتا ہے، ان میں سے ایک چیز سے بھی وہ ہاتھ دھو بیٹھے تو مومن نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کی اہمیت کو ان الفاظ میں اجاگر کیا ہے:

﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾

''زمانے کی قسم! بلاشبہ انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے اور حق بات کی وصیت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔''

اگر ایمان اور اعمالِ صالحہ نہیں تو بندہ بہت بڑے خسارے میں ہے اور انسان اس قدر دھوکے میں ہے کہ دس روپے کے نوٹ کو آگ لگ جائے تو اسے وہ خسارہ سمجھتا ہے اور اگر آخرت کی انتہائی قیمتی اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تو اتنے بڑے خسارے کا اسے احساس ہی نہیں ہوتا۔ ایمان اور اچھے اعمال ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن پر اخروی کامیابی کا دارومدار ہے ان دو چیزوں کی بربادی درحقیقت آخرت میں ملنے والی عزت وتوقیر کی بربادی ہے جس سے یہ دونوں چیزیں چھن گئیں اس کی آخرت کی عزت خاک میں مل گئی اور ایمان وعمل برباد کس طرح ہوتے ہیں؟ اس کے کچھ اسباب ہیں بعض لوگ بڑی محنت سے نیک اعمال کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کچھ ایسے غیر شرعی کام کر گزرتے ہیں جس سے ساری نیکیاں بے فائدہ ہو جاتی ہیں اور بعض لوگوں کو بن مانگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بغیر تکلیف کے ایمان مل جاتا ہے وہ چونکہ اس کی قدر و قیمت سے ناآشنا ہوتے ہیں اس لئے وہ شرعی حدود کو اس بے دردی سے پامال کرتے ہیں کہ ان کا ایمان ہی برباد ہو جاتا ہے یا پھر ایمان اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ اس پر آخرت کی سعادت والی عمارت تعمیر نہیں کی جا سکتی، ایمان و عمل کو برباد کرنے والے عوامل کون سے ہیں، ان کا علم ہر بندے کے لئے ضروری ہے۔ یوں سمجھ لیجئے نیکیوں کو برباد کرنے والے یہ شیطانی اعمال ہمارے بدترین دشمن ہیں۔ اس کتاب میں ایسے ہی دشمنوں کے چہروں سے نقاب اٹھایا گیا ہے، عقلمند ہوں گے وہ لوگ جو اپنے ان دشمنوں کو پہچان کے ان سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کریں گے۔

اس کتاب کو لکھنے کی وجہ دراصل میری وہ کتاب بنی جو اس سے قبل ''گناہوں کو دھو ڈالنے والے اعمال'' کے نام سے شائع ہوئی۔ اُس میں بخاری و مسلم کی روایات کو جمع کر کے ایسے اعمال کی نشاندہی کی گئی تھی جن کی وجہ سے گناہوں بھرے میلے دامن رحمت الٰہی کے چھینٹوں سے دھل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو پذیرائی بخشی تو بھائی ابوبکر قدوسی اور عمر فاروق قدوسی نے میری اس جانب راہنمائی فرمائی کہ نیکیوں کو برباد کر دینے والے اعمال بھی یکجا کر دینے چاہئیں تاکہ یہ دونوں کتابیں ایک گلدستہ کے ایسے دو پھول بن جائیں، جنہیں تحفہ کی شکل میں بھائیوں کو ارسال کیا جا سکے۔ تاکہ گناہوں کی معافی کا خواستگار گناہوں کو دھو دینے والے اعمال اختیار کرے اور اس کے ساتھ ساتھ شیطانی حملوں سے بچاؤ کیلئے نیکیوں کو برباد کرنے والے اعمال سے بچتا رہے۔

تفضیل احمد ضیغم

۲۸ رجب ۱۴۲۶ھ

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نیکیاں برباد کرنے والے اعمال

نیکوں کو برباد کرنے والے اعمال دو طرح کے ہیں۔(۱) وہ اعمال جن سے نیکیاں مکمل طور پر برباد ہو جاتی ہیں اور نیکیاں ہونے کے باوجود بندہ قیامت والے دن ان سے فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا اس کی نیکیاں یوں ہوں گی جیسے اس نے کی ہی نہیں۔ (۲) دوسرے وہ اعمال ہیں جس سے نیکیاں مکمل طور پر ضائع تو نہیں ہوتیں ہاں نیکیوں میں سے ایک بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ یقیناً ایک مسلمان کے لئے یہ بہت بڑا نقصان ہے۔

ہم پہلے وہ اعمال بیان کر رہے ہیں جن سے نیکیاں مکمل طور پر ضائع ہو جاتی ہیں، حج ،زکوتیں، تہجدیں اور صدقات وخیرات سب بے فائدہ ہو جاتے ہیں، بالکل اس بدنصیب کی طرح جس نے ایک مکان تعمیر کیا اسے ہر قسم کی آرائش وزیبائش دی کمروں کو دنیا جہان کی نعمتوں سے بھر دیا مگر اس کی غیر موجودگی میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جس نے سارا سامان بھسم کر کے راکھ کا ڈھیر بنا دیا ہر طرف خاک اڑنے لگی، اس کی ساری محنت نے اسے کوئی فائدہ نہ دیا بلکہ نقصان نے اسے رنجیدہ دل کر دیا اور وہ شکستہ دل ہو کے کبھی سیاہ دیواروں کو دیکھتا ہے اور کبھی سینے پر ہاتھ رکھ کے درد بھری آہ نکالتا ہے۔ یہی کیفیت قیامت والے دن اس حرماں نصیب کی ہوگی جس نے نیک اعمال بہت کیے لیکن ان کے ساتھ ساتھ وہ کچھ ایسے اعمال کر بیٹھا کہ جنہوں نے ساری نیکیاں جلا کر خاکستر کر دیں۔ اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہے:

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ○ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ○ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً○ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ﴾ (سورۃ الغاشیۃ، آیت ۲، ۳، ۴، ۵)

"اس دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے سخت محنت کرنے والے تھکے ہوئے دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔ انہیں کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس سے زیادہ خانماں برباد کون ہوگا جو تھکا دینے والے اعمال کرنے کے باوجود بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کردیا جائے۔ آیئے عمر بھر کی محنت کو برباد کرنے والے اعمال پڑھیے:

①......شرک:

پہاڑوں جیسے اعمال بھی ہوں تو شرک کی آمیزش سے ان کا وزن رائی برابر نہیں رہتا، شرک یہ ہے کہ اللہ کے کاموں میں کسی کو اس کا شریک سمجھا جائے خواہ یہ علم کے اعتبار سے ہو کہ اللہ جیسا علم کسی بندے میں ثابت کیا جائے یا تصرفات کے اعتبار سے مثلاً رزق دینا، تنگدستی میں مبتلا کردینا، فتح یا شکست دینا اور مشکلات کو حل کرنا وغیرہ، خواہ یہ شرک عبادت کے اعتبار سے ہو مثلاً اللہ جیسی تعظیم کسی اور شخصیت کی کرنا اس کے سامنے جھکنا یا سجدہ ورکوع کرنا یہ سارے کام شرک ہیں، شرک کرنے پر نیکیاں کلی طور پر برباد ہوجاتی ہیں خواہ شرک کرنے والا کوئی بہت بڑا بزرگ یا اللہ کا ولی ہی کیوں نہ ہو۔

غور فرمایئے......! امت میں نبی سے بڑھ کر نیکیاں تو کسی کی نہیں ہوتیں نبی اپنی امت میں سب سے افضل اور پارسا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے سمجھانے کے لئے نبی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ (سورۃ زمر، آیت ٦٥)

''تحقیق وحی کی گئی آپ کی طرف اور اُن لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہوجائیں گے اور بالیقین آپ خسارہ اٹھانے والوں میں شامل ہوجائیں گے۔''

پیغمبر شرک سے پاک ہوتا ہے اس لئے کہ پیغمبر اللہ کی حفاظت وعصمت میں ہوتا ہے اس لئے اس سے شرک کا امکان نہیں ہوتا، یہاں دراصل یہ سمجھانا مقصود ہے کہ اگر کسی کے پیغمبر جیسے اعمال بھی ہوں تو شرک کی آمیزش انہیں بھی برباد کردے گی، کوئی اس گمان میں نہ رہے کہ وہ سید یا سید زادہ ہے یا اولیاء کی لڑی سے ہے، شرک اس کے سارے اعمال تباہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر کے اسے اللہ کی نظر سے گرا دے گا بلکہ اللہ رب العزت نے سورہ انعام کے رکوع ۱۰ میں درج ذیل اٹھارہ نبیوں کا ذکر کیا:

ابراہیم، اسحاق، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، الیاس، اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السلام اجمعین۔ پھر فرمایا:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (سورۃ انعام، آیت ۸۸)

''اگر یہ شرک کر لیتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے سب برباد ہو جاتے۔''

شرک کے نقصانات:

شرک وہ ہولناک جرم ہے جو اللہ کے غضب کو بڑھا دیتا ہے جس سے اعمال کی بربادی کے علاوہ درج ذیل عظیم نقصانات رونما ہوتے ہیں۔

①...... ہمیشہ کے لئے جہنم:

گناہگار مومن اپنے جرائم کی سزا بھگتنے کے بعد جہنم سے نکل آئیں گے لیکن شرک کا ارتکاب کرنے والے جہنم سے کبھی نہیں نکلیں گے، مشرک ابدالاباد جہنمی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾

(سورۃ المائدہ، آیت ۷۲)

''بلاشبہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔''

بخشش سے محرومی:

مشرک آدمی اگر توبہ کئے بغیر شرک کی حالت میں فوت ہو جائے تو اللہ رب العزت اسے کبھی نہیں بخشیں گے۔ حالانکہ اللہ رب العزت کی صفت ''غفور الرحیم'' ہے وہ قیامت والے دن بھی بعض بڑی بڑی کوتاہیاں معاف فرما دے گا لیکن مشرک آدمی جو شرک میں مر جائے اس کیلئے رحمتِ الٰہی کے دروازے ہمیشہ کیلئے بند ہو جاتے ہیں، وہ جہنم کے تاریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گڑھوں میں پڑا گلتا سڑتا رہے گا لیکن رحمت الٰہی کے چھینٹے کبھی بھی اس کے دامن کو بھگو کے نہیں گزریں گے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيْمًا﴾ (سورۃ النساء، آیت ۴۸)

''بے شک اللہ یہ نہیں بخشتا کہ اس کا شریک مقرر کیا جائے اور اس کے سوا جس کیلئے جو چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک مقرر کیا اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔''

یہ آیت اس بارے میں نص ہے کہ شرک کے سوا اللہ جو چاہے بخش دے لیکن شرک کبھی معاف نہیں ہوگا۔

بڑے ظالموں میں اندراج:

قرآن حکیم نے مشرک آدمی کو ظالم کہا ہے اور یوں شرک کرنے والا ظالموں کی لسٹ میں اپنا اندراج کروالیتا ہے کسی کا حق غصب کرنے والا بندہ عموماً ظالم کہلاتا ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کے حقوق بندوں کو دینا چاہے۔ درحقیقت ایسا بندہ حقوق اللہ پر ڈاکہ زنی کرنے والا ہے اور یہ اللہ کی صفات بندوں کو دینا چاہتا ہے۔ قرآن حکیم نے حضرت لقمان کے بارے میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (سورۃ لقمان، آیت ۱۳)

''اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

دنیا میں اولاد ہی ایک ایسا رشتہ ہے جس کے متعلق انسان انتہائی خلوص برتتا ہے اور اولاد ہی کے متعلق اس کی آرزو ہوتی ہے کہ وہ ہر بھلائی کی بات میں اس سے آگے نکل جائے حتیٰ کہ ایسی آرزو انسان اپنے حقیقی بہن بھائیوں اور دوستوں کیلئے بھی نہیں کرتا چنانچہ سیدنا لقمان نے اپنے بیٹے کو بطور نصیحت کے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ بنانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کیونکہ شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

ظلم کو حدیث میں اندھیرے سے تعبیر کیا گیا ہے، فرمانِ نبویؐ ہے:

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [1]

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم قیامت والے دن کئی اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔''

یعنی قیامت والے دن ایک ظلم کئی اندھیروں کے روپ میں ظالم کو گھیر لے گا اس کے چاروں اطراف اندھیرا اور محرومیاں ہوں گی مثلاً اس کے لئے پل صراط پر اندھیرا ہوگا جنت کے راستے میں بھی اندھیرا حائل ہو جائے گا اور جہنم میں بھی گہرے اندھیرے اسے گھیر لیں گے اور ظالموں سے اللہ محبت بھی نہیں کرتے جیسا کہ فرمایا:

﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورۃ شوریٰ، آیت ۴۰)

''یقیناً اللہ ظالموں سے محبت نہیں رکھتے۔''

اپنے مقام و مرتبہ سے گر جانا:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے یہ تمام مخلوقوں سے افضل و برتر ہے اسے صرف اور صرف اپنے خالق و مالک کے سامنے سر جھکانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ اپنے سے کم تر کسی بھی چیز کے سامنے سر جھکائے تو مطلب ہوگا کہ ایک اعلیٰ چیز اپنے سے کم تر چیز کے سامنے جھک گئی یا اگر وہ انسان کے سامنے سر جھکائے تو بھی مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنے ہی جیسی محتاج مخلوق کے آگے جھک رہا ہے یہ وہ بندہ ہوگا جو توحید کی بلندیوں سے شرک کی پستیوں میں جا گرا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک مثال دے کر یوں بیان کیا ہے۔

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّيْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ (سورۃ الحج، آیت ۳۱)

[1] بخاری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے وہ آسمان سے گرے پھر اسے پرندے اچک لے جائیں یا ہوا اسے کسی دور دراز مقام میں لے جا کے پھینک دے۔''

مطلب یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے توحید کی بلندیوں پر فائز کیا اور اسے اپنے سامنے جھکنے کیلئے پیدا کیا جیسے ہی وہ توحید کو چھوڑ کر شرک کی راہ اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے مقام سے گر کے مشرک لوگوں کے ہتھے چڑھ جاتا ہے وہ اس پر شکاری پرندوں کی طرح جھپٹتے ہیں اور کبھی اسے کسی آستانے پر جانے کا مشورہ دیتے ہیں اور کبھی کسی آستانے کا اور یوں وہ دور دراز مقامات پر گمراہ ہوا پھرتا ہے۔

شرک ایک نجاست ہے:

شرک وہ گندگی ہے جس سے بندہ ناپاک اور گندے راستوں پر چل نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾ (سورہ توبہ، آیت ۲۸)

''مشرک لوگ قطعی ناپاک ہیں۔''

ناپاک ہونے کا مطلب ہے کہ ان کے اعتقادات، ان کے اعمال اور جاہلانہ طریق زندگی اور نیتیں ناپاک ہیں، ظاہری بات ہے اعمال نامہ میں حسن اچھے اعمال کو حاصل ہے میزانِ عمل میں وزن اور حوض کوثر سے پانی پینے میں معاون نیک اعمال ہوں گے، ناپاک اعمال کے ساتھ نہ پاکیزہ جنت میں داخل ہوا جا سکتا ہے اور نہ ہی پاک لوگوں میں مقام مل سکتا ہے۔

نبی رحمت ﷺ کی دعائے رحمت سے محروم ہو جانا:

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور مومنین کو مشرک کے حق میں دعا مانگنے سے روک دیا ہے فرمایا:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴾

(سورہ توبہ، آیت ۱۱۳)

''نبی اور ایمان والوں کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکوں کیلئے بخشش طلب کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ اُن پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مشرکین دوزخی ہوتے ہیں۔''

اس لئے کہ شرک نے ان کے اعمال برباد کرنے کے ساتھ ساتھ اُنہیں پکا جہنمی بنا دیا ہے۔ اب ان کے بارے میں دعا کرنا بالکل فضول ہے، انہیں اس دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ الٹا دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ٹھہرتا ہے اور یوں ایسا بندہ قیامت والے دن نبی ﷺ کی شفاعت سے بھی محروم ہو جائے گا، شرک وہ گندا عمل ہے جو اعمال برباد کرنے کے ساتھ ساتھ بندے کو اللہ کی نظر سے گرا دیتا ہے اور نیک لوگوں کی دعاؤں سے بھی محروم کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بطور نصیحت کے فرما دیا ہے:

﴿ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴾ (سورۃ کہف، آیت ۱۱۰)

''جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔''

بندے کو اللہ کی ناراضگی سے بچنے کیلئے دعا کرتے رہنا چاہیے اور اسے چاہیے کہ اپنے اعمال کو شرک کی آمیزش سے پاک رکھے اس لئے کہ شرک وہ آگ ہے جو اعمال کو خس و خاشاک کی طرح جلا دیتی ہے۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ریا کاری

ریا کاری یہ ہے کہ اپنا کوئی بھی عمل لوگوں میں مقام پیدا کرنے کے لئے کیا جائے نیک عمل ہو لیکن مقصد دکھلاوا ہو عبادات سے متعلقہ کسی بھی عمل میں اگر ریا کاری آجائے تو وہ عمل برباد ہو جاتا ہے خواہ وہ عمل عظیم سے عظیم تر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(سورہ ہود، آیت ۱۵، ۱۶)

”جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہے تو ہم ایسے لوگوں کو دنیا میں ہی ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی مگر آخرت میں ایسے لوگوں کیلئے آگ کے سوا کچھ نہیں جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ برباد ہو جائے گا اور جو عمل کرتے رہے وہ بھی بے سود ہوں گے۔“

مفسرین نے اس آیت کو ان کافروں کے بارے میں بھی بیان کیا ہے جو ایمان کے بغیر دنیا میں نیک اعمال کرتے ہیں تو انہیں دنیا میں ہی بدلہ دے دیا جاتا ہے، آخرت میں ان کے لئے سوائے آگ کے کچھ نہیں ہے اور ریا کار کا معاملہ بھی بعینہ ایسا ہی ہے اس کے نیک اعمال کی وجہ سے دنیا والے اس کی خوب تعریف کرتے ہیں اور اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس معاملہ میں اس کے ساتھ کمی نہیں کی جاتی لیکن آخرت میں سوائے آگ کے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا جیسا کہ درج ذیل روایت اس بارے میں بالکل واضح ہے۔

﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ، وَقَرَاءَ الْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَه فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا، قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ ، وَقَرَأْتُ فِیْكَ الْقُرْآنَ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِیٌٔ، فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُنْفَقَ فِیْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ، فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَبِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ﴾[1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا ''تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا؟'' وہ کہے گا ''میں نے تیری راہ میں جنگ کی، حتیٰ کہ شہید ہو گیا''...... اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے بہادر کہلوانے کیلئے جنگ کی، سو دنیا میں تجھے بہادر کہہ دیا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ (عالم) ان کا اقرار کریگا، تب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: ''ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے تو نے کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا ''یا اللہ! میں نے علم سیکھا، لوگوں کو سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''تو نے جھوٹ کہا ہے

---

[1] صحیح مسلم شریف ، کتاب الامارة، باب من قاتل للریاء والسمعة استحق النار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو نے علم اس لئے سیکھا تاکہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، سو دنیا نے تجھے عالم اور قاری کہا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد تیسرا آدمی لایا جائے گا جسے دنیا میں وسعت اور ہر طرح کی دولت سے نوازا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتائے گا وہ شخص ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ سوال کرے گا ''میری نعمتوں کو پاکر تو نے کیا کام کئے؟'' وہ کہے گا: ''یا اللہ میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھے مال خرچ کرنا پسند تھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''تو نے جھوٹ بولا ہے، تو نے مال صرف اس لئے خرچ کیا تاکہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

شہادت اور سخاوت جیسا عظیم عمل اور عالم و فاضل کا علم و فاضل دنیا کی تعریف کے سوا اور کچھ حاصل نہ کرسکا بلکہ الٹا عذاب کا باعث بن گیا۔

ایک قرآنی مثال:

ریاکار آدمی کا عمل کیسے برباد ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ایک مثال دے کر سمجھایا ہے فرمایا:

﴿كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾

(سورۃ البقرہ، آیت ۲۶۴)

''جو شخص اپنا مال صرف لوگوں کو دکھانے کیلئے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اور نہ ہی آخرت کے دن پر، اس کے خرچ کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی چٹان ہو جس پر مٹی کی تہہ جم گئی ہو جب اسے زوردار بارش پہنچی تو اس (پتھر) کو بالکل صاف چٹان (کی شکل میں) چھوڑ دیا ایسے لوگ اپنے کسی عمل پر قادر نہ ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اللہ کافر قوم کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔''

ریا کار آدمی کا عمل بالکل اس چٹان کی مانند ہی ہوتا ہے جس پر کچھ گردوغبار اور مٹی جمع ہو جائے اور وہ اس مٹی کی تہہ میں اپنے عمل کا بیج چھپا دے تو وہ کبھی بارآور نہیں ہوگا جیسے ہی بارش برسے گی چٹان صاف ہو جائے گی اور بیج بھی ضائع ہو جائے گا۔

ریاکاری ''شرک اصغر'' ہے:

ریاکاری کو انتہائی بری نظر سے اس لئے دیکھا گیا ہے کہ اس میں شرک کی بو پائی جاتی ہے اس لئے کہ نیک اعمال تو سارے اللہ کیلئے ہونے چاہئیں لیکن ریاکار آدمی اس میں اللہ کی رضا کے ساتھ ساتھ بندوں کی رضا کو بھی شامل کر لیتا ہے اور جو کام خالص اللہ کے لئے ہو اس میں بندوں کو شریک کرنا ہی تو شرک کہلاتا ہے، اسی لئے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

﴿قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ﴾[1]

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہوں۔''

اس حدیث میں دکھلاوے کو شرک سے تعبیر کیا ہے کہ یہ بھی شرک خفی ہے لیکن یہ شرک اصغر ہے اپنے عمل میں کسی دوسرے کو شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کی نظروں میں متقی و پارسا بننا چاہتا ہے، اللہ ایسے بندے کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہے یعنی اس سے اپنی نظر رحمت ہٹا لیتا ہے اور اس عمل کو برباد اور اس کے اجر کو ضائع کر دیتا ہے اور ایسا بندہ قیامت والے دن سب لوگوں کے سامنے رسوا ہوگا جیسا کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب مَنْ أَشْرَكَ في عمله غير الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ﴾[1]

''جو شخص دکھلاوے کیلئے کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت والے دن رسوا کردے گا اور جو کوئی نیک عمل لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کیلئے کرتا ہے تو اللہ اس کے چھپے عیب لوگوں کے سامنے ظاہر کردے گا۔''

سب سے زیادہ خوف والی چیز:

نبی ﷺ نے ریاکاری کو اپنی امت کیلئے سب سے زیادہ خوف والی چیز قرار دیا ہے، فرمایا:

﴿إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاالشِّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ الرِّيَاءُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ تُجَازَى الْعِبَادُ بِأَعْمَالِهِمْ: إِذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَآءُوْنَ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَآءً﴾[2]

''سب سے زیادہ خوف والی چیز جس کا مجھے تم پر ڈر ہے وہ شرک اصغر ہے لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ شرک اصغر کیا ہے فرمایا ''دکھاوا'' جس دن بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اس دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے جاؤ ان لوگوں کے پاس جنہیں دکھانے کیلئے تم یہ عمل کرتے تھے اور دیکھو تمہیں ان کے ہاں کوئی بدلہ ملتا ہے؟''

قیامت والے دن بھلا بندے کیا بدلہ دے سکیں گے ہر ایک اپنے بچاؤ کی فکر میں پڑا ہوگا چنانچہ ریاکار آدمی ناکام ونامراد ہوکر جہنم کا ایندھن بن جائے گا یہاں تک کہ ریاکار نمازی بھی ہلاکت کا شکار ہوجائیں گے قرآن حکیم میں ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعة، صحیح مسلم کتاب الزهد ،باب تحریم الریاء

[2] سلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم الحدیث ۹۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يُرَآءُوْنَ○﴾ (سورۃ الماعون، آیت ۴-۵-۶)

"پس تباہی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں جو ریاکاری کرتے ہیں۔"

ان آیات میں بے نمازوں کیلئے وعید بیان نہیں ہوئی بلکہ نمازیوں کا ذکر ہے ایسے نمازی جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے اور ریاکاری کرتے ہیں وہ نمازیں پڑھنے کے باوجود ہلاکت کا شکار ہوں گے اور ان کی نمازیں میزانِ عمل میں بالکل بے وزن ہو کر رہ جائیں گی۔

ریاکاروں کی پیٹھ تختہ بن جائے گی:

ریاکار نمازیوں کو قیامت والے دن سخت شرمندگی سے دوچار ہونا پڑے گا جب ان سے رب تعالیٰ کے سامنے جھکنے کی قوت سلب کر لی جائے گی اور ان کی کمر اکڑ کے ایک تختے کی شکل اختیار کر لے گی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

﴿سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِئَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَّاحِدًا﴾[1]

"میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قیامت والے دن ہمارا رب اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر مومن مرد اور مومن عورت (اسے دیکھ کر) سجدہ میں گر پڑیں گے اور وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کیلئے سجدہ کیا کرتے تھے وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ اکڑ کر ایک تختہ بن جائے گی۔"

یہ بندے دنیا میں اپنی عبادتیں لوگوں سے داد پانے کے لئے کیا کرتے تھے، آہ کس قدر فریب نفس میں مبتلا تھے، انہوں نے رب کی بجائے لوگوں سے بدلے کی امید رکھی اور دنیا کی طرح لوگ بھی فانی ہیں، ان کی تعریف وتوصیف بھی فانی ہے، یہ چیزیں مٹ جانے

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التفسير، باب يوم يكشف عن ساق

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

والی ہیں مٹ جائیں گی اور آخرت کا رسوا کن عذاب باقی رہ جائے گا، آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت کیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾

(سورہ نازعات، آیت ۴۶)

''جس دن وہ اس (قیامت) کو دیکھیں گے تو انہیں ایسے محسوس ہوگا جیسے وہ (دنیا میں) ٹھہرے ہی نہیں یا اگر ٹھہرے بھی ہیں تو دن کا آخری حصہ یا دن کا پہلا حصہ''

انہیں دنیا کی گزاری ہوئی ساری زندگی ایک دن بھی دکھائی نہیں دے گی، جس دنیا کی حقیقت آخرت کے مقابلہ میں صرف چند لمحات کی سی ہے، اس کی خاطر بندہ اپنی عبادات قربان کردے، کس قدر خسارہ کی تجارت ہے۔

فوائد:

☆ بعض دفعہ بندہ صرف اللہ تعالیٰ سے ثواب کی نیت سے کوئی نیک عمل کررہا ہوتا ہے، لیکن وہ لوگوں کو اس لئے دکھا کر کرتا ہے تاکہ وہ بھی ایسا عمل کریں یہ صورت جائز ہے بلکہ جتنے لوگ اسے دیکھ کر یہ عمل کریں گے ان کے ثواب میں بھی یہ شریک ہوگا، جیسے کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (سورۃ البقرہ، آیت: ۲۷۱)

''اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو وہ بہت ہی اچھا ہے اور اگر انہیں چھپاؤ اور فقراء کو دو تو وہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے۔''

☆ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں کوئی عمل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال کے ان کے دل اس بندے کی طرف مائل کردے اور لوگ اس کی تعریف کرنے لگیں، اس پر وہ بندہ خوشی محسوس کرے تو کوئی حرج والی بات نہیں یہ دنیا میں اس بندے کیلئے اللہ کی بشارت ہے، حضرت ابوذرؓ فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں:

﴿قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَءَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُومِنِ﴾[1]

"رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ کا کیا ارشاد ہے اگر کوئی آدمی نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں (یہ ریاکاری تو نہیں؟) آپؐ نے فرمایا یہ مومن کو جلدی مل جانے والی خوشخبری ہے۔"

مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کی اپنی نیت خالص ہو وہ اللہ کی رضا جوئی کیلئے اعمال کرے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کریں تو یہ ریاکاری نہ ہوگی بلکہ یہ اس کے حق میں ایک خوشخبری ہے اور اللہ کی بارگاہ میں اس کیلئے نیک گواہی ہے۔

اللہ ہمیں شرک اور ریاکاری کے ہولناک گناہوں سے بچائے اور ہمارے دلوں کو صرف اپنی اطاعت کی طرف موڑ دے اس لئے کہ دلوں کی حکومت اس کے پاس ہے وہ جس طرف چاہے دلوں کو موڑ سکتا ہے۔"

❀❀❀

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب البر ،باب اذا اثنی علی الصالح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کمائی کیلئے حرام ذرائع اختیار کرنا

حرام کمائی جس بھی نیکی میں شامل ہو جائے اسے برباد کر دیتی ہے اور نیکیوں کی بربادی کے علاوہ جہنم کے شعلے بھی حرام کمائی سے تیز ہو جاتے ہیں، حرام کمائی کا ایک لقمہ بھی پیٹ میں چلا جائے تو وہ آگ کا دہکتا ہوا انگارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ (سورۃ النساء، آیت: ۱۰)

''بلاشبہ وہ لوگ جو یتیموں کا مال ازراہ ظلم کھا لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو جائیں گے۔''

یتیم کا مال کھانا حرام ہے اور ایسا حرام مال کھانے والا خواہ پانچوں نمازوں کا پابند اور تہجد گزار بھی ہو تب بھی جنت کے دروازے اس پر بند ہو جائیں گے، یہاں تک کہ سخت محنت سے کی ہوئی نیکی بھی بالکل بے فائدہ اور بے وزن ہو جائے گی۔

حج جیسی عبادت کا برباد ہونا:

حرام کمائی سے نیکیاں کیسے برباد ہوتی ہیں نبی ﷺ نے ایک مثال دے کر سمجھایا ہے، فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (البقرہ:۲:۱۷۲) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَارَبِّ! يَارَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ﴾[1]

''اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں پھر

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(رسول اللہ ﷺ نے) ایک آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، پراگندہ بال ہے، گردوغبار میں اٹا ہوا ہے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتا (اور کہتا ہے) اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے اس کا پینا حرام ہے کا اس کا لباس حرام کا ہے، اوراس کی نشوونما حرام غذا سے ہوئی ایسے آدمی کی دعا کیوں کر قبول کی جا سکتی ہے؟''

محنت اور مشقت سے رب کی طرف سفر کرکے آنا کہ اس کے آثار بندے کے کپڑوں اور بالوں پر بھی موجود ہوں، بہت بڑا تھکا دینے والا عمل ہے لیکن حرام کمائی نے اسے بالکل بے وزن اور حقیر کردیا حرام کمائی کا ذرہ بھی باقی ساری کمائی پر اثر انداز ہوتا ہے، جیسے ایک آدمی پانچ سو روپے کا کپڑا خریدتا ہے تاکہ وہ اس سے اپنی پوشاک تیار کرے لیکن ان میں دس روپے حرام کمائی کے ہیں تو وہ سارے کا سارا ہی حرام قرار پائے گا۔

مال و دولت کو آدمی بڑی محنت سے حاصل کرتا ہے اور مال سے جو نیکی کے کام سرانجام دیئے جاسکتے ہیں ان میں ایک بہت بڑا نیکی کا کام صدقہ و خیرات بھی ہے، لیکن صدقہ و خیرات اگر حرام کمائی سے ہو تو بارگاہِ الٰہی میں قبولیت حاصل نہیں کرسکتا، خواہ خرچ کرنے والا اسے موسلا دھار بارش یا تیز آندھی کی مانند ہی خرچ کیوں نہ کرتا ہو اور اس کا تعلق زکوۃ سے ہو یا قربانی سے، نذر و نیاز سے ہو یا محتاجوں کی مدد کرنے سے اللہ تعالیٰ صرف اور صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول فرماتے ہیں، ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

﴿أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَأَنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾[1]

''اے لوگو! اللہ پاک ہے، پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں

---

[1] صحیح مسلم شریف، کتاب الزکاۃ باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتها

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس چیز کا حکم اس نے اپنے پیغمبروں کو دیا چنانچہ اس نے (پیغمبروں سے) فرمایا: اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو بلاشبہ میں تمہارے عملوں کو خوب جانتا ہوں۔"

یہ جملہ "بلاشبہ میں تمہارے عملوں کو خوب جانتا ہوں۔" اپنے اندر بہت معنویت رکھتا ہے اس سے متصل پیچھے حلال کمائی اور نیک اعمال اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور پھر اپنی جاننے کی قوت کا اظہار فرمایا، مطلب یہ ہے کہ اگر تم اپنی کمائی میں حرام کی آمیزش اس انداز سے کرو کہ کسی کو پتہ نہ چل پائے یہاں تک کہ خریدار، گاہک اور کاروبار سے منسلک تمام افراد اس سے بے خبر ہوں پھر بھی میں تمہارے اعمال کو جانتا ہوں اور تم اگر ایک برا عمل دروازے بند کر کے سب سے چھپا کر کرتے ہو کہ تمہارے ہمسائے بھی اس سے بے خبر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تمہارے بیوی بچوں کو بھی نہیں پتہ لیکن میں تمہارے اس عمل سے بھی واقف و آشنا ہوں اس طرح جب تم صدقہ وخیرات کرتے ہو تو جس جس جگہ پر حرام کمائی کے سیاہ نقطے لگے ہوتے ہیں میرے علم میں ہوتے ہیں۔

حرام کمائی کے چند خطرناک ذرائع

حرام کمائی جہاں بندے کے صدقات وخیرات کو کھا جاتی ہے وہاں جہنم کے ہولناک گڑھوں میں شعلوں کی تپش میں اضافہ بھی کر دیتی ہے کمائی کے چند حصول میں حرام ذرائع کی قرآن وحدیث میں بہت مذمت واقع ہوئی ہے۔ آئندہ صفحات میں ہم مختصر طور پر ان کی نشاندہی کریں گے۔

سود:

سود کی کمائی سے شریعت نے سختی سے روکا ہے، سودی کاروبار کرنے والا آدمی ملعون ہے، ایسے بندے کو قیامت والے دن پتھر کے لقمے نگلنے کی سزا دی جائے گی پھر اسے سودی کمائی سے کھائی جانے والی تمام مرغن غذائیں بھول جائیں گی اور جن بیوی بچوں کیلئے وہ کماتا تھا وہ بھی اس سے منہ موڑ لیں گے ہاں سب کو کھلانے والا عذاب بھگتنے کیلئے تنہا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نبی ﷺ کو ایک مرتبہ خواب میں جہنمی لوگوں کے چند مناظر دکھائے گئے اور آپ نے دیکھا کہ سود خور بھی ایک اذیت ناک حالت سے دوچار ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے:

عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيْثِ الرُّؤْيَا قَالَ: قَالَا لِي: أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلٰى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ، وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ۔[1]

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (نبی ﷺ کی خواب والی حدیث کے متعلق) روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (خواب میں میرے پوچھنے پر) جبرائیل امین اور میکائیل علیہما السلام نے مجھے بتایا کہ وہ سب سے پہلا شخص جس کے پاس سے آپ گزرے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن حاصل کیا اور پھر اس کو چھوڑ دیا (حفظ کر کے بھول گیا یا قرآن کا علم حاصل کر کے بے عمل ہو گیا) اور وہ نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا اور وہ آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے اور جس کے جبڑے نتھنے اور آنکھیں گدی تک (لوہے کے آلے سے) چیری جا رہی تھیں وہ شخص تھا جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا تو جھوٹی خبریں گھڑتا تھا جو (آناً فاناً) ساری دنیا میں پھیل جاتیں

[1] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تنور میں (جلتے) دیکھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں اور وہ شخص جو (خون کی) ندی میں غوطے کھارہا تھا اور جس کے منہ میں (بار بار) پتھر ڈالے جارہے تھے یہ وہ شخص تھا جو دنیا میں سود کھاتا تھا اور وہ نہایت بدمنظر آدمی جو آگ کے پاس تھا اسے دہکاتا تھا اور اس کے گرد دوڑتا تھا وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا۔''

سود خور درحقیقت دنیا میں حرام کمائی سے پتھر اکٹھے کرتا ہے قیامت والے دن زبردستی پتھر اس کے منہ میں ٹھونسے جائیں گے اور بار بار اس کے ساتھ یہی عمل دوہرایا جاتا رہیگا۔

سود خور کی حالت:

سود کھانے والے کو دنیا میں امن وسکون رہتا ہے نہ آخرت میں بلکہ اس کی کیفیت ایک باؤلے انسان کی سی ہو جاتی ہے جسے اپنے حواس پر بھی قابو نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَايَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (سورة البقرہ، آیت:۲۷۵)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں، نہیں وہ کھڑے ہوں گے مگر اس کی طرح جیسے شیطان نے چھونے کی بناء پر مخبوط الحواس بنادیا ہو۔''

جسے مخبوط الحواس آدمی کبھی دائیں جانب گرتا ہے کبھی بائیں جانب اور کبھی آگے گرتا ہے اور کبھی پیچھے اس کے قدم لڑکھڑاتے ہی رہتے ہیں، سود کھانے والوں کی بھی یہی حالت ہوتی ہے دنیا میں بھی ان کو سکون اور چین نصیب نہیں ہوتا ہے، حرص، لالچ، خود غرضی، بخل اور کنجوسی نے ان کا دماغ خراب کردیا ہوتا ہے۔وہ زیادہ سے زیادہ مال کی ہوس میں باؤلے آدمی کی طرح دنیا کی فکر میں مضطرب اور پریشان رہتا ہے اور جب یہ لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو اس وقت بھی ان کی یہی حالت ہوگی حواس باختگی ان کی گھبراہٹ اور پریشانی میں حد درجہ اضافہ کردے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سود خور سے اللہ کی ناپسندیدگی:

اللہ تعالیٰ سود خور کو پسند نہیں فرماتے بلکہ رب تعالیٰ کی ناراضگی اسے رحمتِ الٰہی سے دور اور جہنم کے قریب کر دیتی ہے۔ اللہ نے صاف صاف فرما دیا ہے۔

﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ۔﴾ (سورۃ البقرہ:۲۷۶)

''اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ہر ناشکری کرنے والے گناہگار سے محبت نہیں رکھتا۔''

اس آیتِ کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ سود کھانے والا ناشکرا بھی ہے اور گناہگار بھی اور اللہ بھی ایسے بندے کی ناپاک حرکات کو پسند نہیں فرماتا اور اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ بندہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ جنت ان لوگوں کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ:

سودی کاروبار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دشمن اور اپنے خلاف جنگ کرنے والا ظالم مجرم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ:۲۷۹)

''اگر تم نے ایسا نہ کیا (یعنی سود نہ چھوڑا) تو خبردار ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف لڑائی کیلئے اور اگر تم توبہ کر لو (سود کھانے سے) تو تمہاری ملکیت اصل مال ہی ہوں گے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔''

اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ وہ وعید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بھی اور گناہ پر نہیں دی گئی عقلمند آدمی کے سمجھنے کیلئے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ کرنے والے کی ایمانی حالت کیا ہوگی اور کیا ایسا آدمی کبھی کامیاب ہو سکے گا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سود بے حیائی کا راستہ:

سود بندے کو بے حیا بنا دیتا ہے، بلکہ حدیث کی رو سے سود میں بے غیرتی کا پہلو بھی بہت نمایاں ہے۔ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّمِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً﴾[1]

''سود کا ایک درہم جسے کوئی شخص جاننے کے باوجود کھاتا ہے تو یہ چھتیس بار زنا کرنے سے بھی زیادہ برا ہے۔''

درہم بالکل معمولی چاندی کو کہتے ہیں جو ماشوں میں ہے تولوں میں بھی نہیں، تقریباً تین ماشے سے ذرا اوپر بنتا ہے، جانتے بوجھتے اتنا سود کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ قبیح ہے۔ چھتیس مرتبہ زنا کرنا کتنا سنگین جرم ہے اور ایک درہم کا سود چھتیس بدکاریوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما سکتے تھے کہ چھتیس قتل سے زیادہ سنگین ہے، ڈکیتیوں اور چوریوں کا بھی ذکر فرما سکتے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف زنا کا ذکر فرمایا اس لئے کہ زنا میں بے حیائی اور بے غیرتی ہے اور جو آدمی سودی کاروبار کرتا ہے وہ درحقیقت بے حیاء اور بے غیرت ہے سودی کاروبار اس کے جسم میں بے حیائی اور بے غیرتی کے جراثیم داخل کر دیتا ہے اس سے بھی شدید تر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت درج ذیل ہے:

﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ﴾[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے ستر حصے ہیں ان میں سب سے معمولی یہ ہے کہ آدمی اپنی والدہ سے نکاح کر لے۔''

معمولی سود کھانا اتنا بڑا جرم ہے تو جو بڑی مقدار میں سود کھائے اس کا جرم کس درجہ کا ہوگا پھر جرائم تو اور بھی بہت زیادہ ہیں کسی اور جرم سے بھی تشبیہ دی جا سکتی تھی لیکن والدہ کے

---

[1] مسند احمد، مسند الانصار، ح۲۵۹۵۲، بحوالہ سود کی حرمت، عبدالمنان نورپوری ص ۱۸

[2] سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساتھ نکاح کرنے کے برابر جرم قرار دیا اسی لئے کہ اس میں انتہا درجہ کی بے غیرتی اور بے حیائی پائی جاتی ہے اسی طرح سودی کاروبار بندوں کو بے حیاء بنا دیتا ہے۔

سود لعنت کا باعث ہے:

سود کھانے والا یا اس کاروبار کے ساتھ کسی بھی اعتبار سے منسلک ہونے والا لعنت کو خریدتا ہے اور جو بندہ لعنت اور پھٹکار کو سمیٹنے والا ہو وہ درحقیقت اللہ کی نظر رحمت سے دور ہو جاتا ہے اور اللہ کی نظر غضب کا شکار ہو کر اپنی آخرت کو برباد کر لیتا ہے جیسا کہ ذیل کی روایت سے واضح ہے:

«عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ»[1]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر سود کھلانے والے پر اور سودی لین دین کو تحریر میں لانے والے پر اور سودی کاروبار اور سودی لین دین پر گواہی دینے والے پر لعنت بھیجی ہے اور فرمایا یہ سب (اس گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔''

غور فرمایئے......! بندہ اگر سود اور دیگر حرام ذرائع سے دن رات کی سخت محنت سے کمائے تو کیا وہ اس رزق سے ایک دانہ بھی زیادہ لے سکتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھا ہوا ہے اور اگر وہ حلال طریقہ سے روزی کمائے تو کیا اسے ایک دانہ بھی اس رزق سے کم مل سکتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھا ہوا ہے جب ملنا اتنا ہی ہے جتنا لکھا ہوا ہے پھر مال حرام سے اپنا شفاف دامن آلودہ کرنا کس قدر نفس کا دھوکہ ہے یہ مال تجوریوں اور محفوظ مقامات پر بند پڑا رہ جائے گا اور بندے کے ساتھ صرف اور صرف اس کے اعمال ہی جائیں گے۔ اگر یہ اعمال بھی حرام کمائی سے برباد ہو گئے تو بندے کیلئے کس قدر بد نصیبی ہو گی اس کا اندازہ قبر و حشر میں ہی ہو گا۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، ح: ۲۹۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جوئے کی دلدل میں وقت اور نیکیوں کی بربادی

شراب کے بعد جوا وہ شیطانی مشغلہ ہے جو معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ لڑائی جھگڑوں کی آندھی کو تیز کر دیتا ہے۔ جیتنے والا حرام کمائی سے مخمور ہوتا ہے۔ تو ہارنے والا زخمی سانپ کی طرح انتقامی رنگ میں پھنکار رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب شراب کو حرام قرار دیا تو اس کے ساتھ جوئے کو بھی ابدالاباد کیلئے حرام قرار دے دیا اور شراب کے ساتھ اس کا ذکر کیا کہ جس طرح شراب برائیوں کی جڑ ہے اسی طرح جوا بھی لڑائی جھگڑوں اور فتنہ وفساد کی جڑ ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (سورہ المائدہ: آیت ۹۰)

''اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا بت اور قرعہ کے تیر سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاسکو۔''

مذکورہ آیت میں جوئے کو شراب کے ساتھ ہی ذکر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جوا شراب کی طرح ہی گندا اور حرام کام ہے اور جوا کھیلنے والے میں جہاں غیرت وحمیت اور شرم وحیاء جیسے اوصاف آہستہ آہستہ ختم ہوتے جاتے ہیں وہاں اس کا ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

اور آج ہر صاحب شعور انسان کیلئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ پہلے جوا ایک لعنت اور جواری کو قابلِ نفرت شخص سمجھا جاتا تھا مگر اب جوا ایک فیشن بن چکا ہے۔ پر رونق شہروں کو چھوڑیئے آج کل تو دیہاتوں بلکہ محلوں کی تاریک گلیوں میں بھی جوئے کے اڈے کھل چکے ہیں اور سکوں کی کھنک پہ کاروبار جاری ہیں، اب یہ رئیس زادوں کا کھیل نہیں رہا، دیہاڑی دار بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسا اوقات شام کے دھند لکے میں اپنی کمائی یہاں لٹا جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ یہی کمائی تو ان کے بیوی بچوں کے حلق کا نوالہ تھی اور وائے بدنصیبی کہ جو نوجوان اس بات کی عملی تصویر تھے

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

وہ کالج اور سکول ٹائم کے بعد جوئے کی عملی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ جن ہاتھوں نے دستۂ تلوار پکڑ کے کفر کا سینہ چاک کرنا تھا، انہوں نے بلیئرڈ کی سٹک پکڑ کے معیشت کو آگ لگانا شروع کر دی اور کسے معلوم نہیں کہ ہارا ہوا جواری تو بسا اوقات اپنی بہن کا دوپٹہ بھی داؤ پر لگا دیا کرتا ہے۔ یقیناً جوا بے غیرتی کے جراثیم پیدا کرتا ہے اور جب مستقبل میں قوم کو سہارا دینے والے نوجوان ان جراثیم کو قبول کر رہے ہوں تو پھر بہتر مستقبل کی امید چھوڑ دینی چاہیے۔ جوا کی لاتعداد مہلک قسموں میں سے ہم چند ایک کی یہاں نشاندہی کر رہے ہیں اور ایسے حرام کمائی کے اڈے معاشرہ کیلئے ناسور اور سرطان کا درجہ رکھتے ہیں اور ان سے اڑنے والے چھینٹے نسلوں کی تباہی کا سبب بنتے ہیں۔

جوئے کی بدترین اقسام

کرکٹ میچ موجودہ دور میں جوئے کی وہ بدترین قسم بن چکی ہے جس میں تقریباً پچھتر فیصد پاکستانی قوم ملوث ہے، چائے خانے، حمام اور ہوٹل اس کا مرکز ہیں صرف ایک ٹی وی رکھنا پڑھتا ہے اور یہ ملعون کام شروع ہو جاتا ہے۔ پھر کبھی سکورز پر پیسے لگتے ہیں اور کبھی کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے نہ ہونے یا سکورز بنانے پر جواری داؤ لگا رہے ہوتے ہیں۔ فلاں کھلاڑی کتنی وکٹیں لے گا کتنے کیچ پکڑے گا وکٹ کیپر کتنے کیچ پکڑے گا وغیرہ یہ جوا ہماری نوجوان نسل میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے، کرکٹ میچ جیسے بدتہذیب کھیل پر جوئے کی اتنی زیادہ قسمیں بن گئی ہیں اگر اس کا تدراک نہ کیا گیا تو پوری قوم جواری، حرام خور اور عیاش طبع بن جائیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میچ فکسنگ:

یہ جوا کی وہ قسم ہے جس میں تقریباً پچھتر فیصد پاکستانی قوم ملوث ہے، چائے خانے، حمام اور ہوٹل اس کا مرکز ہیں۔ اس میں اپنے اپنے ہند سے منتخب کر کے رقم داؤ پر لگائی جاتی ہے اور رقم اکثر ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں میں داخل ہو جاتی ہے اور یوں کسی کی جیب کو آگ لگتی ہے تو کسی کا دامن حرام کمائی سے بھر جاتا ہے اور ایسا حرام مال یقیناً جہنم کے انگاروں کی حیثیت رکھتا ہے اگر میچ ایک روزہ (One Day) ہو تو ہر اوور پر رقم لگائی جاتی ہے اور کچھ تو اس قدر ہوش وخرد سے بیگانہ ہو جاتے ہیں کہ ہر گیند پر رقم لگاتے ہیں۔

جن کھلاڑیوں کو قوم اپنے ہیرو کہتے ہوئے نہیں تھکتی وہ ہیرو قومی عزت وغیرت کا سودا یوں کرتے ہیں کہ خود کو جوا کی بین الاقوامی منڈیوں میں فروخت کر دیتے ہیں۔ عبرت کیلئے ایک چشم دید گواہ کا واقعہ سنئے:

کھلاڑیوں کی قیمت:

جن دنوں میں تہاڑ جیل بھارت میں قید تھا۔ ان دنوں ایک بین الاقوامی ہندو مجرم ببلو شری واستو کو حکومت ہندوستان نے سنگا پور سے گرفتار کیا اور پھر اسے انڈیا لا کر تہاڑ جیل میں رکھا گیا۔ اتفاق سے اسے ہمارے وارڈ میں جگہ مل گئی ان دنوں کرکٹ کے میچ چل رہے تھے۔ اس مجرم نے پیسے کے زور پر جیل حکام کو خرید رکھا تھا چنانچہ اسے جیل میں کافی سہولتیں میسر تھیں۔ وہ ٹیلی ویژن پر میچ دیکھتا اور ٹیلی فون کے ذریعہ جوا کھیلتا تھا اور ہمیں بتاتا تھا کہ اس میچ میں کون سا پاکستانی کھلاڑی فلاں مافیا گروپ کے ہاتھوں بکا ہوا ہے اور اس میچ کا یہ نتیجہ ہوگا اس کی یہ تمام پیشن گوئیاں پوری ہوتی تھیں اور ہم صدمے سے دل پکڑ کے رہ جاتے تھے کہ آج پوری پاکستانی قوم ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے سامنے ہوگی، بعض لوگ سجدے میں دعائیں بھی کر رہے ہوں گے، دفاتر کا کام کاج معطل ہوگا، گھروں میں بچوں نے تعلیم چھوڑ کے میچ دیکھنے کو ترجیح دی ہوگی، چھوٹے ہوٹلوں کے باہر لوگ گرمی میں کھڑے ہو کر میچ دیکھ رہے ہوں گے، جبکہ ان سب کے ہیرو کھلاڑی ایک رات پہلے بک چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کیا ایسے قوم فروش افراد اس قابل ہیں کہ ان کی شکل دیکھی جائے یا ان کا نام لیا جائے؟ یاد رکھو! اچھے کرکٹر بن کر تم مسلمانوں کیلئے بے فائدہ رہو گے جبکہ اچھے مجاہد بن کر تم پوری ملت اسلامیہ کیلئے مفید بن سکتے ہو۔ کرکٹ سٹیڈیم اسلامی غیرت کی جنازہ گاہ بنتے جا رہے ہیں۔ قوم کی بیٹیوں میں بین الاقوامی کیمروں کے سامنے ناچنے کا گندا شوق پیدا کیا جا رہا ہے۔ (گیند بلے کی آڑ میں قومی غیرت کا جنازہ'' مولانا مسعود اظہر)

مذکورہ واقعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ کرکٹ میچ دنیا کے پیشہ ور جواریوں کے ہاتھوں بک چکے ہیں اور میدان میں نظر آنے والے قومی ہیرو نہیں بلکہ جواریوں کے ہاتھوں میں ناچنے والے شطرنج کے مہرے ہیں۔

ذرا سوچیے! جو کھلاڑی غیر ممالک میں جا کر نائٹ کلبوں میں نازیبا حرکات کر سکتے ہیں اور چند سکوں کی خاطر سگریٹ کی غیر ملکی کمپنیوں اور دیگر نشہ آور اشیاء کی مشہوری دے سکتے ہیں تاکہ ان کی محبت میں پاگل ہونے والے نوجوان سگریٹ کی لعنت کو اختیار کریں اور جو کھلاڑی قومی وقار کو داؤ پر لگا کر جواریوں کے ہاتھوں بک جاتے ہیں کیا وہ ملکی راز فروخت نہیں کر سکتے......؟

ہاں! کرکٹ کھیلنے سے مسجد اقصیٰ کبھی آزاد نہیں ہوگی، ظالم ایریل شیرون کا ہاتھ ظلم سے کبھی نہیں رکے گا، مظلوم کشمیری بہنوں کے ہونٹوں سے چھن جانے والا معصوم تبسم کبھی واپس نہیں آئے گا، کاش کشمیر کے جلے ہوئے چناروں کی راکھ دھول بن کے مسلمان نوجوان کی آنکھوں میں سما جائے کہ وہ مدت سے انتظار کرنے والی غمزدہ ماؤں بہنوں کے کرب کو محسوس کر سکے اور وہ جان سکے کہ قوم کو اس وقت مجاہد اور شہیدوں کی ضرورت ہے بلے بازوں اور جواریوں کی نہیں۔ اے کاش! راتوں کی تاریکیوں میں سوگوار چیچن بیواؤں کے گرنے والے آنسوؤں کے میلے دامن میں چھپنے کی بجائے اس کرکٹ زدہ نوجوان کے دل پر گریں اور شاید اس وجہ سے ہی شعور کی کوئی شمع جگمگا کے کہہ دے......

''تمہارے ہیرو فلمی ستارے اور کرکٹر نہیں بلکہ صلاح الدین ایوبی اور محمد بن قاسم ہیں، تمہارے کھیل کرکٹ، پتنگ بازی اور تاش کے پتے نہیں بلکہ تیراندازی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تیرا کی اور جہاد وقتال ہیں۔''

جب سے میچ پر جوا شروع ہوا ہے تب سے تاش کے پتوں پہ چھپ کے جوا لگانے والے سر بازار آ گئے ہیں اب انہیں جوئے کی آسان شکلیں مل گئی ہیں۔ اس لئے کہ میچ جوا میں نہ پولیس چھاپوں کا ڈر ہے اور نہ بار بار پتے پھینک کر سر کھپانے کی ضرورت۔

پرچی بانڈز جوا:

جوا کی دوسری بدترین شکل جس نے اکثر آبادی کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے وہ پرائز بانڈ کے نمبروں کی پرچیوں کی خرید وفروخت ہے۔ پرچی مافیا نے شہر میں ہی اپنے خونی پنجے نہیں گاڑ رکھے ہیں بلکہ اپنا نیٹ ورک دیہاتوں تک بھی پھیلا دیا ہے اور یہ بات تو پکی ہے کہ جس کھیل کا مدار قسمت پر ہو کہ اٹکل پچو نہ لگنے پر ساری رقم ڈوب جائے جس میں رقم کی ہار جیت ہو وہ جوا ہے تو پرچی بانڈ بھی جوا کی وہی خالص صورت جس میں پچاس ہزار کی پرچیاں بھی نمبرز نہ نکلنے پر بے فائدہ ردی کے پرزے شمار ہوتے ہیں گویا ساری رقم ڈوب جاتی ہے اسی رقم کے لالچ میں معلوم نہیں کتنے گھر برباد ہوئے، کتنے کاروبار تباہ ہوئے، کتنے بے روزگار ہوئے اور کتنے ہی کھوئی ہوئی رقم کے غم میں جان سے ہار گئے اور چند ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس حرام رقم (جہنم کے ایندھن) کو حاصل کیا۔

پرچی بانڈ کی تاریخ:

انعامی پرچیوں پر جوا کس طرح سے شروع ہوا فیصل آباد کے نامور صحافی احمد کمال نظامی کی زبانی ملاحظہ فرمائیے: ''جب ادارہ قومی بچت نے دس، پچاس، پچھتر اور سو روپے کے پرائز بانڈ جاری کئے ہوئے تھے تو اس وقت فیصل آباد میں پرائز بانڈ کی بلیک ہوا کرتی تھی اور فیصل آباد میں ایسی پارٹیاں موجود تھیں جو پرائز بانڈ بلیک کرتی تھیں اور اس بلیک کے بل بوتے پر پرائز بانڈ مافیا دنوں میں کروڑ پتی ہوا ان کا نیٹ ورک بھی بڑا مضبوط اور موثر تھا لیکن جونہی حکومت نے کم مالیت والے انعامی بانڈ واپس لیے اور قومی ادارہ بچت نے بڑی مالیت والے انعامی بانڈ کی فروخت شروع کی تو پرائز بانڈ مافیا نے بھی اپنا انداز تبدیل کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پرائز بانڈ کے نمبروں کی پرچیاں فروخت کرنا شروع کردیں حالانکہ یہ مافیا پرائز بانڈز کے نمبرز پہلے بھی فروخت کرتا تھا لیکن ان فروخت شدہ نمبروں پر پابندی یہ تھی کہ اگر کسی کے خرید کردہ نمبر کا انعامی بانڈ قرعہ اندازی میں نکل آتا تھا تو پرائز بانڈ مافیا اس کو پرائز بانڈ کے انعام کے مساوی رقم ادا کرتا تھا لیکن چونکہ کم مالیت کے انعامی بانڈ حکومت نے واپس لے لئے تو پرائز بانڈ مافیا نے بھی شکل بدل لی اور اسے عوام میں زیادہ سے زیادہ مقبول بنانے کیلئے لاکھوں روپے کے انعام کا لالچ دیا''۔ (نوائے وقت جنوری ۲۰۰۳)

معلوم ہوتا ہے کہ پرچی نمبرز کے پیچھے ایک منظّم گروہ ہے جس نے اس گھناؤنے کاروبار کو انعامی رقوم کے لالچ میں چھپا رکھا ہے اور آگے اپنے نمائندے اور ایجنٹ پھیلا رکھے ہیں جو اس کی جڑوں کو دیہاتوں' شہروں اور گلی کوچوں میں پھیلا رہے ہیں، اس طرح سے اس شیطانی چکر کے گرد امیر وغریب اور جوان وپیر سبھی گھوم رہے ہیں۔ لیکن مقام افسوس ہے جس قدر تیزی سے شیطان اپنے اس مضموم کاروبار کو پھیلا رہا ہے اسی قدر تیزی سے سادہ لوح مسلمان اسے قبول کر رہے ہیں اور صاحب شعور منہ میں انگلی دبائے خاموش کھڑے ہیں۔

لالچ کے ہاتھوں مجبور انسان ہر بار انعام کے لالچ میں پرچیاں خریدتے ہیں اور ہر بار اپنی تنخواہ یا کاروبار کا ایک حصہ ضائع کر دیتے ہیں پھر اپنا قیمتی وقت نکال کر پارکوں اور سڑک کے کنارے بیٹھے ہوئے ان عاملوں اور بابوں کے پاس جاتے ہیں جو چرس، بھنگ کے شیدائی اور عقل وہوش سے بیگانہ ہیں۔ اس پرچی مافیا نے جوا کے ساتھ ساتھ ہمارے عقیدہ میں بھی یہ خرابی ڈال دی ہے کہ ہم نے اپنا رشتہ وتعلق اللہ رب العزت سے توڑ کر گالیاں بکنے والے چرسی، بھنگی بابوں سے جوڑ لیا ہے۔ جس طرح اللہ کو خوش کرنا چاہیے ہم اسی طرح ان بابوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ شاید بابا جی ہمارا نمبر لگوادیں۔ جس طرح ہمیں اللہ کی رضا اور نظر رحمت کا شوق ہونا چاہیے تھا اسی طرح ہم ان ملنگوں کی نظر کرم کے مشتاق ہوگئے ہیں اور بے غیرتی کی انتہاء دیکھئے کہ یہ بابے انتہائی گندی گالیاں دیتے ہیں اور نمبروں کے شوقین ان غلیظ گالیوں کو لکھ کر اس کے ہندسے نکالتے ہیں اور مجھے تو یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بتایا گیا ہے کہ پرچی خریداروں میں سے کسی کو ایسے ہی کسی بابے نے بہن کی گالی دی تو آگے سے پوچھا گیا بابا جی یہ گالی میری چھوٹی بہن کو ہے یا بڑی کو۔

ہاں اس وقت غیرت وحمیت سر پیٹ کے رہ گئی ہوگی اور شیطان نے اپنی فتح پر خوشی کے قہقہے لگائے ہوں گے کیا گالیاں بکنے والے ان لوگوں کو نبی رحمت ﷺ کا یہ فرمان یاد نہیں:

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔[1]

''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

پھر سوچئے! کیا یہ گالیاں دینے والے اور گالیاں سن کے خوش ہونے والے اور ان سے نمبرز تلاش کرنے والے فرمان رسول! کی توہین کرنے والے نہیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہوس نے عقلوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ جب ہوس غالب آجائے تو عقل مفلوج ہو جاتی ہے وگرنہ کون عقلمند ماں بہن کی گالی برداشت کرتا ہے اور یہ جوا پرچیاں سب سے زیادہ قرعہ اندازی والی رات فروخت ہوتی ہیں۔ اسے یہ جواری چاندرات سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ہماری مسلمانیت ہے کہ جو رات ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے سیاہ ہو جس رات یہ گھناؤنا کاروبار عروج پہ ہو وہ ہماری چاندرات ہے اور ہم اس حرام کے کاروبار میں اس لئے داخل ہو گئے ہیں کہ ہم نے نبیؐ کے فرمان سے روگردانی کی تھی۔ ہم نے ایک مشتبہ چیز یعنی پرائز بانڈ کی تجارت کو حلال سمجھ لیا تھا حالانکہ مشتبہ چیز میں پڑنے والا حرام میں پڑ جاتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ﴾[2]

''یقیناً حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ

---

[1] بخاری: ۶۰۴۴، مسلم کتاب الایمان

[2] (بخاری ۵۲، مسلم المساقات: ۱۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو شخص شبہوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو شبہ کی چیزوں میں جا پڑا وہ حرام میں داخل ہو گیا۔''

ہمیں یقین ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان سچا اور ضرور پورا ہونے والا ہے۔ جب انہوں نے فرمادیا کہ مشتبہ چیزوں میں پڑنے والا حرام میں داخل ہو گیا۔ تو یقیناً اس کی مثالیں بھی ہمارے سامنے ہیں جن میں ایک پرائز بانڈ کی مثال ہے کہ پرائز بانڈ ایک مشکوک اور مشتبہ چیز تھی جس کے بیوپاری جوئے کی حرام کمائی میں داخل ہو گئے۔

اس جوئے نے کتنے گھر اجاڑے، کیسے کیسے روح فرسا اور دلدوز واقعات کو جنم دیا۔ جوا غیرت وشرم کو چھین لیا کرتا ہے۔ زیادہ دن نہیں گزرے یہ خبر سننے پڑھنے میں آئی تھی کہ ایک جواری نے جوا میں اپنی بیوی کو ہار دیا تھا اور فیکٹری کاروبار کے مالک یوں سوختہ ساماں ہوئے کہ لوگوں نے انہیں بھیک مانگتے دیکھا۔

محقق العصر مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کا فتویٰ:

سوال: موجودہ دور میں انعامی بانڈز کے صرف نمبروں کی فوٹو کاپیاں بازار سے ملتی ہیں جن پر انعامات نکلتے ہیں اور انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدنے والے کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں اس کاروبار کا کیا حکم اور قرعہ اندازیوں کے نتیجہ میں ملنے والے پیسوں سے تیار ہونے والے کھانے اور برپا ہونے والی تقاریب کا کیا حکم ہے؟

جواب: انعامی بانڈز جو حکومت کی طرف سے جاری کیے جاتے ہیں سود ہی کی ایک صورت ہے جس کے ساتھ جوئے کی آمیزش کی گئی ہے۔ حکومت انعامی بانڈز فروخت کر کے بہت سے لوگوں سے رقم جمع کرتی ہے اگر آپ کا نمبر نکل آیا تو انعام دیا جائے گا۔ یہ انعام اس ساری جمع شدہ رقم کا سود ہے جو حرام ہے اگر جائز بھی ہوتو وہ ان تمام لوگوں کا حق ہے جنہوں نے رقم جمع کروائی ہے۔ مگر وہ ان سب کا حق اتفاق سے نکل آنے والے کے نمبروں کو دیتے ہیں اور اسی کا نام جوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بانڈز کی دوسری صورت جس میں انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدنے والے کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں صاف جوا اور حرام ہے۔ جس طرح قسمت کی پڑیا، لاٹری کی تمام صورتیں، اخبارات کے پزل (معمے) مختلف قسم کے ریفل ٹکٹ سب جوئے کی صورتیں ہیں ایسے انعامات سے تیار ہونے والے کھانے اور برپا کی جانے والی تقریبات حرام ہیں اور ان میں شرکت بالکل ناجائز ہے۔ (مجلۃ الدعوۃ، اگست ۱۹۹۵)

بلیئرڈ پر جوا

نسل نو کے ابھرتے ہوئے جوانوں کو جوا کی عادت ڈالنے میں بلیئرڈ کلبوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ یہ گیم زیادہ تر سکول و کالجز کے طلباء کھیلتے ہیں۔ گلی کوچوں میں گھومنے والے عام لڑکے بھی ان کلبوں میں جمع رہتے ہیں۔ بچے جو کچے ذہن کے ہوتے ہیں شروع شروع میں شوقیہ طور پر چند روپے لگا کے جوا کھیلتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ یہ عادت پختہ ہو جاتی ہے اور پھر جان لیوا بیماری کی طرح ان سے چمٹ جاتی ہے۔

ان ننھے ذہنوں کو کیا پتہ کہ یہ جوا کی وہ خالص قسم ہے جو عرب والے جاہلیت میں کھیلا کرتے تھے اور نبی کائنات نے اس سے سختی سے روک دیا تھا۔ سورۃ المائدہ کی آیت کو دیکھئے:

﴿وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ﴾ (المائدہ:۳)

''اور (وہ چیز تم پر حرام ہے) جس میں فال کے تیروں سے تم اپنی قسمت معلوم کرو یہ گناہ کے کام ہیں۔''

چنانچہ اس کی شرح میں لکھا ہے ''زمانہ جاہلیت میں چند آدمی مل کر مشترکہ رقم سے ایک جانور خریدتے اور اسے ذبح کرنے کے بعد اس کا گوشت رقم کے اعتبار سے تقسیم نہیں کرتے تھے بلکہ انہوں نے (بلیئرڈ پیسز کی طرح) دس تیر مخصوص کر رکھے تھے جن میں سے سات تیروں پر کچھ نشانات بنے ہوتے تھے اور تین سادہ ہوتے تھے اور کچھ انہوں نے خاص اصطلاحات بنا رکھی تھیں جن کے مطابق گوشت تقسیم کیا جاتا تھا۔ اب وہ ایک برتن

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے (کھیل کی طرح) تیر نکالتے چنانچہ کسی کو اس کا حصے سے بھی بہت زیادہ گوشت چلا جاتا اور کسی کو کچھ بھی نہ ملتا بلکہ رقم مرجاتی۔ اسلام اور قرآن نے اس غلط رسم کو روک دیا ہے۔ کہ یہ جوا ہے۔[1]

نوجوان بھائی! تجھے رقم لگا کر بلیئرڈ سٹک ہاتھ میں پکڑنے سے پہلے ضرور سوچنا چاہیے کہ یہ ہاتھ سٹک پکڑ کے جوا کھیلنے کیلئے نہیں بلکہ دستہ شمشیر پکڑ کے کفر کی رگ کاٹنے کیلئے بنے ہیں۔ ان کافروں کا سینہ چیرنے کیلئے جو مجبور عفت مآب مسلم دوشیزاؤں کی عزتیں لوٹ کے شیطانی قہقہے لگاتے ہیں، تیرے ہاتھ حوا کی ان بیٹیوں کے ننگے سرحجاب سے ڈھانپنے کیلئے بنے ہیں جن کے آنچل ہندو اور عیسائی درندوں نے نوچ پھینکے، تیرے کان بلیئرڈ کلبوں میں میوزک کو سننے کیلئے نہیں بلکہ اذان وقرآن سننے کیلئے بنے ہیں اور جسم میوزک کی ان تانوں پہ تھرکنے کیلئے نہیں بلکہ جہادی میدانوں میں ٹریننگ پانے کیلئے بنے ہیں اور کیسی شرمناک بات ہے کہ جوے کی جس گندی قسم سے ہمارے پیارے نبی ﷺ اپنی خوشبو بھری زبان سے روک دیں ہم اس شیطانی کھیل کو کھیلنے کیلئے جوئے کے اڈوں پہ جائیں۔

خوب ہے تجھ کو شعار صاحب کا یثرب کا پاس
کہہ رہی ہے تیری زندگی کہ مسلم نہیں
وہ نشان سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح
ہو گئی ہے اس سے اب ناآشنا تیری جبیں

تاش پتوں سے جواء

مسلمان کا فارغ وقت تو ذکر وفکر اور عبادت الٰہی کیلئے خاص ہوتا ہے اسی لئے بارگاہِ صمدیت سے یہ فرمان جاری ہو گیا تھا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ (الذاریات)

"میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت

---

[1] تفسیر کمالین اردو شرح تفسیر جلالین، جلد۲ صفحہ ۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کریں۔"

لیکن اس فارغ وقت کو سب سے زیادہ برباد کرنے والی اگر کوئی چیز ہے تو یہ تاش کے پتے ہیں۔ تاش کھیلنے والے بسا اوقات سارا سارا دن بیٹھے رہتے ہیں نہ کھانے کا ہوش ہوتا ہے اور نہ نمازوں کی پرواہ۔ دفتری لوگ جس دن چھٹی ہو یہ شغل فرماتے ہیں اور زیادہ تر وہ افراد اس کھیل میں ملوث ہیں جو فیکٹریوں میں کام کرنے والے یا کاریگر ملازمت پیشہ اشخاص ہیں۔ بربادی وقت کے ساتھ ساتھ یہ جوئے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اے مالِ حرام کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے والے! حرام کمائی دلوں کا نور چھین لیتی ہے، طبیعتوں کا سکون وقرار ختم کر دیتی ہے اور دنیا کی آنکھوں نے جواری لٹتے ہی دیکھے ہیں اور جب کمائی حرام ہو تب برکت کہاں رہے گی نہ شرافت ونجات رہے گی اور نہ گھر میں روحانی سکون واطمینان ہوگا۔ دنیا بھی برباد ہوگی اور آخرت تو برباد ہی ہے۔

تاش اور شطرنج کے بارے میں شیخ عبدالعزیز بن باز کا فتویٰ

تاش اور شطرنج کے بارے میں یہ فتویٰ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ مفتی اعظم مملکت سعودی عرب کا ہے جن کے فتاویٰ جات کو عالم اسلام میں ایک سند کی حیثیت حاصل ہے۔

سوال: تاش اور شطرنج اگر نماز سے غافل نہیں کرتے تو کیا ان کا کھیلنا جائز ہے؟

جواب: تاش، شطرنج اور اس طرح کے دوسرے کھیل ناجائز ہیں اس لئے کہ یہ لہو ولعب کا سامان ہیں اور ان میں اللہ کی یاد، نماز اور وقت کا ناحق ضیاع ہے اور یہ بغض و عداوت کا سبب بھی بن جاتے ہیں یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب اس میں کوئی مالی عوض نہ ہو اور اگر اس میں عوض بھی شامل ہو تو اس کی حرمت مزید بڑھ جاتی ہے اس لئے کہ وہ جوا کی ایک قسم بن جائے گی جس کے حرام ہونے میں کوئی شک اور اختلاف نہیں ہے۔[1]

---

[1] حوالہ: فتاویٰ علامہ عبدالعزیز بن باز صفحہ ۲۱۹ ناشر دار الدعی للنشر والتوزیع الریاض سعودی عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچے بڑے ہو کر جواری نہ بنیں تو انہیں جوئے کی اس پہلی سیڑھی سے ہی روک دینا چاہیے۔ بقول شاعر

مگس کو باغ میں جانے نہ دیجیے
ناحق خون پروانے کا ہوگا

جوئے کی غلاظت اس قدر تیزی سے معاشرے میں پھیلی ہے کہ کوئی کھیل اس سے خالی نہیں رہا حتیٰ کہ گلی ڈنڈے پہ بھی جوا لگنا شروع ہو گیا ہے۔ پچاس روپے کی رقم رکھ کے دو ٹیمیں میدان میں آ جاتی ہیں اسی طرح پتنگ بازی جو خالصتاً ہندوانہ رسم ہے اس پر بھی جوا ہوتا ہے۔ لاٹری، ریفل ٹکٹ بھی جوا ہیں جن میں ایک کا انعام نکل آنے پر بقیہ تمام کے ٹکٹ بے فائدہ کاغذ کے پرزے رہ جاتے ہیں۔

اور جان لیجئے! حرام کمائی کھانے سے روحانیت چھن جاتی ہے، شیطانیت بڑھ جاتی ہے، نفس طاقتور ہوتا ہے تو گناہوں کی عادت بڑھ جاتی ہے۔ ایک گناہ کے بعد دوسرے گناہ کا چسکا دل کی بستی کو تاریک کر دیتا ہے۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شراب نوشی وقت اور نیکیوں کی بربادی

دنیا میں سب سے زیادہ جس چیز کو ضائع کیا جا رہا ہے وہ وقت ہے اور دنیا میں انتہائی قیمتی اگر کوئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ بھی وقت ہے، مثل مشہور ہے وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا یہ آتا ہے گزرتا ہے، اور گزرتا ہی چلا جاتا ہے، ساری دنیا کے طاقتور لوگ، گزرے ہوئے ایک منٹ کو جو کسی کی زندگی سے کم ہو گیا، واپس نہیں لا سکتے...... بہار کا موسم ہے پھول کھلے ہوئے ہیں درختوں نے سبزے کا لباس پہنا ہوا ہے، ہر طرف رونق ہی رونق ہے ہر کسی کے دل کو یہ موسم بھاتا ہے......لیکن کیا......؟...... یہ بھی ختم ہو جائے گا؟ کیا اسے کوئی طاقتور نہیں روک سکے گا؟ ایسے سہانے وقت کو تو نہیں گزرنا چاہیے ہاں کوئی مضبوط حکمران اپنی ساری فوج کو ہی بلا لے انہیں جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کر کے یہ حکم دے دے کہ بہار کے موسم کو روک لو یہ جانے نہ پائے، اُف یہ تو پھر بھی گزرتا چلا جا رہا ہے، ہاں! یہ گزر ہی جائے گا، دنیا میں ہر دن طلوع ہوتا ہے ختم ہونے کیلئے اور اس کے ختم ہونے پر آدمی خوش ہوتا ہے حالانکہ اس کی زندگی سے ایک دن کم ہو گیا ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے زندگی کے جتنے دن عنایت کر رکھے ہیں وہ درحقیقت اعمال کی فصل بونے کیلئے ہیں اور ہر عقلمند انسان جانتا ہے کہ جو بویا جاتا ہے وہی ملتا ہے، اگر کوئی بندہ آم کا پودا اگاتا ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کی جگہ کیکر کا کانٹے دار درخت اُگ آئے اور اگر کوئی کیکر کا پودا اگاتا ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کی جگہ انار کا پھل دار درخت اگ آئے یہ دنیا بھی بیج بونے کی جگہ ہے ہر بندہ جو بوئے گا آخرت میں کاٹ لے گا۔ اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾

"پس جو (بندہ) ذرا برابر بھلائی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرے گا اسے بھی دیکھ لے گا۔“

اگر آخرت کا تصور ذہن میں لایا جائے تو یہ تصور ہر بندے کے ذہن پر دستک دے گا کہ وہ اس دنیا میں انتہائی قیمتی وقت گزار رہا ہے۔ انہی لمحات پر آخرت کا دارومدار ہے، اسے ایک لمحہ بھی فارغ نہیں بیٹھنا چاہیے اور وہ مومن آدمی جسے بروزِ محشر جوابدہی کا احساس ہو وہ آخرت بنانے میں لگا رہتا ہے اس کے پاس کوئی وقت فارغ نہیں ہوتا اور جسے یہ احساس نہ ہو وہ اپنے پاس بہت سا فارغ وقت محسوس کرتا ہے جسے گزارنے کیلئے وہ نت نئے مشاغل ڈھونڈتا ہے کبھی وہ شراب کی محفل سجا لیتا ہے تو کبھی تاش کے پتے بکھیر کے بیٹھ جاتا ہے کبھی کبوتر بازی میں اور کتوں اور مرغوں کو لڑا کے وقت گزارتا ہے تو کبھی ٹی وی اور وی سی آر میں سکون محسوس کرتا ہے اور کچھ ہیں کہ وہ چوک میں بلاوجہ بیٹھے آنے جانے والوں کو دیکھتے رہتے ہیں اگر کچھ بڑی عمر کے ہیں تو وہ مجلس جما کے حقہ پینے میں ہی سارا وقت اڑا دیتے ہیں۔

ان تمام چیزوں کو آج کا فریب کھایا ہوا بندہ مشغلہ یا ہابی کا نام دیتا ہے۔ حالانکہ یہ تمام مشاغل معاشرہ کو بگاڑنے میں انتہائی گھناؤنا کردار ادا کرتے ہیں اور وقت کی بربادی کے ساتھ ساتھ نیکیوں کو بھی برباد کر دیتے ہیں، ان مشاغل میں ایک بدترین مشغلہ ہے شراب نوشی، جسے اللہ رب العزت نے شیطان کے گندے کاموں میں سے ایک مشغلہ قرار دیا ہے۔

شراب نوشی کی مجالس

معاشرہ کو برباد کرنے والے بدترین مشاغل میں سے سب سے پہلا مشغلہ شراب نوشی ہے، جو بندے سے شرم و حیاء جیسے تمام اوصاف چھین کے اسے شیطان بنا دیتی ہے۔ اللہ رب العزت نے جن گندے کاموں کو امت مسلمہ پر حرام ٹھہرایا ہے ان میں شراب سرفہرست ہے۔ اس لئے کہ یہ مسلم معاشرہ کیلئے ایک ناسور اور سرطان کا درجہ رکھتی ہے۔

جب شراب کی حرمت کا فرمان صادر ہوا تو مدینہ شہر کے ایک گھر میں مجلس سجی ہوئی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اس محفل کے روح رواں تھے اس لئے کہ یہ انہی کا گھر تھا شراب کا دور چل رہا تھا، اہل بزم نشاط و سرور میں ڈوبے ہوئے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ اس محفل کے ساقی تھے اچانک مدینہ کی گلیوں میں اک شور سا اٹھا شاید کوئی اعلان کر رہا تھا حاضرین محفل اس نادیدہ آواز کی طرف متوجہ ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کے گلی میں قدم رکھا تو دیکھا ایک منادی اعلان کر رہا ہے:

﴿إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ﴾

''بے شک شراب حرام ہو گئی ہے۔''

بارگاہِ رسالت سے اس کی حرمت کا فرمان صادر ہو چکا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر اطلاع دی کہ منادی اعلان کر رہا ہے شراب حرام ہو گئی ہے...... لیکن...... یارانِ محفل تو شراب کے نشہ میں مخمور تھے وہ اس مے ناب کے اس قدر رسیا ہو چکے تھے کہ یہ ان کی زندگی کا ایک حصہ بن چکی تھی اب اسے چھوڑنا ان کیلئے محال تھا اور وہ بھی اس وقت جب محفل عروج پر تھی اور بھرے جام سامنے پڑے تھے مگر یہ فرمان اس نبی کا تھا جس کے وہ امتی کہلاتے تھے اور جن کی محبت کے وہ دعویدار تھے ایک طرف شراب کا حسن تھا دوسری طرف مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا......

ہاں......! بڑا کڑا امتحان تھا اور پھر مسلمانیت جیت گئی شیطانیت سر پیٹ کے رہ گئی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ساری شراب باہر لے جا کر بہا دو بھرے جام گلی میں پتھروں سے ٹکرا دو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے شراب کو گلی میں بہایا تو دیکھا دوسرے گھروں سے بھی شراب کے جام گلی میں بہائے جا رہے ہیں اس دن پھر مدینہ کی گلیوں میں جا بجا شراب بہہ رہی تھی۔[1]

شراب کے مٹکوں کو پتھروں سے ٹکرا ٹکرا کر توڑ دینے والے یہ وہ لوگ تھے کہ جن کے رگ و ریشہ میں شراب کی محبت سمائی ہوئی تھی اور اسی محبت میں اس قوم کے شاعر یوں خامہ فرسائی کیا کرتے تھے:

---

[1] مذکورہ واقعہ صحیح مسلم کتاب الاشربہ میں موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اذا مت فادفنی إلی جنب کرمة
تروی عظامی بعد موتی عروقها

"جب میں مرجاؤں تو مجھے انگور کی بیل کے پاس دفن کرنا تا کہ اس کی جڑیں میرے مرنے کے بعد بھی میری ہڈیوں کو شراب سے سیراب کرتی رہیں۔"

ایسے لوگوں کیلئے شراب کو چھوڑنا ایسے ہی تھا جیسے کوئی آدمی اپنی سب سے محبوب اور قیمتی چیز کو چھوڑ دے لیکن چھوڑ دیا اس لئے کہ وہ اس صفت کے حامل تھے

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر فرمانِ محمد ﷺ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

انہیں سمجھانے کیلئے نہ لمبے لیکچر دینے پڑے نہ قراردادیں پاس ہوئیں اور نہ ہی سیمینار منعقد ہوئے صرف نبی ﷺ کے ایک اشارے سے ساری کی ساری محبت نفرت میں بدل گئی شراب پر فخر جو وقار سمجھا جاتا تھا جہالت سمجھا جانے لگا اس کے قطرات کو دامن پر لگی رسوائی اور گندگی قرار دے دیا گیا...... لیکن میرے آباء! آج ہم شرمندہ ہیں کہ تم نے محبت رسول میں ایک لافانی اور تابناک تاریخ کو رقم کیا تو ہم نے اس ساری تاریخ کو شراب کے جام میں ڈبو دیا اور اس سیال آگ سے اسلامی تاریخ کے اوراق جلانے شروع کر دیئے مسلم قوم کے نام نہاد راہنماؤں، وڈیروں، چوہدریوں اور سیاستدانوں نے مہنگی سے مہنگی شراب پینا اپنی چوہدراہٹ کا اظہار اور شراب کے نشہ میں بے قابو ہو کر عزتوں کے تار بکھیرنا اپنے لئے فخر سمجھ لیا اور یہ بات تو عیاں ہے کہ جس قوم کے بڑے لوگ شرابی ہوں وہاں شراب پر پابندی ایک بے معنی سی چیز بن کر رہ جاتی ہے۔ ایسے ماحول میں سرعام پابندی ہوتی ہے اور اندرون خانہ سکوں کی کھنک پر برائیوں کا بازار گرم رہتا ہے اور پھر نوجوان فرمانِ الٰہی کو پامال کرتے ہوئے تسکین جاں کیلئے سستی شرابوں کی سودے بازی میں مگن ہو جاتے ہیں آہستہ آہستہ یہ چیز ان کے لئے مشغلہ بن جاتی ہے اور کیفیت وہی ہوتی ہے کہ "شراب کا پہلا پیالہ پیا تھا لذت کے حصول کیلئے دوسرا پینا پڑا اس سے پیدا ہونے والی بیماری کو دور کرنے کیلئے۔" جب شراب پینا مشغلہ بن جائے تو سمجھ لیجئے دل میں جلنے والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایمان کی شمع بجھنے لگتی ہے اور بے حیائی کی جتنی صفات ہیں وہ ساری کی ساری ایک گندے شرابی میں پیدا ہونے لگتی ہیں یہ وہ بدترین مشغلہ ہے جو نہ صرف شرابی کیلئے بلکہ پوری قوم کیلئے سرطان بن جاتا ہے۔ دنیا کی بربادی کے ساتھ آخرت کا بگاڑ یہ ہے کہ شراب پینے والا حشر کے دن حوض کوثر کے جام سے محروم رہے گا جہنم اس کی گھات میں ہوگی اور جنت کے دروازے اس پر بند ہو چکے ہوں گے۔

شراب قرآن کی نظر میں:

شراب اور جوئے سے متعلق پہلا حکم ان الفاظ میں نازل ہوا:

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا﴾ (سورہ البقرہ: آیت ۲۱۹)

''(اے نبی ﷺ) آپ سے یہ لوگ شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں فرمادیجئے ان دونوں چیزوں کے اندر بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں لیکن ان کے گناہ ان کے فائدوں سے زیادہ ہیں۔''

یہ شراب اور جوئے سے متعلق پہلا حکم تھا جس میں دونوں کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے اور عقلمند ذہن کو اپیل کی گئی کہ ہوش مندوہی ہوتا ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس کے نقصانات زیادہ ہوں اور فائدے کم مگر شراب ابھی مکمل طور پر حرام نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے کچھ لوگ پیتے رہے کہ چلو تھوڑے فائدے ہی سہی لیکن شراب چونکہ شرف انسانی کے خلاف تھی اور اللہ تعالیٰ کو ناپسند تھی اس لئے شراب پینے والوں پر ان الفاظ میں ایک اور پابندی لگا دی گئی۔

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ لَاتَقْرَبُوْا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ (سورۃ النساء، آیت ۴۳)

''اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ (تمہارا نشہ اتر جائے) اور تم جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔''

اس آیت میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا اور شراب پینے پر چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دو ڈھائی گھنٹے نشہ کی کیفیت طاری رہتی ہے اس لئے لوگوں نے ان اوقات میں شراب پینی چھوڑ دی جن میں اس بات کا خدشہ ہوتا کہ کہیں حالتِ نشہ میں نماز کا وقت نہ آ جائے اب شراب پینے والا نہ نماز پڑھ سکتا تھا نہ نوافل اور نہ کسی کی نماز جنازہ اور نہ ہی ذکر الٰہی لیکن پھر بھی کچھ لوگ مخصوص اوقات نکال کر شراب پیتے رہے مگر ذہن میں اس کی ناپسندیدگی بیٹھ گئی تھی اور جب اللہ تعالےٰ نے دیکھا کہ انسانی ذہن اس کے حرام ٹھہرانے کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو گیا ہے۔تو اپنا انتہائی اور آخری حکم نازل فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ○﴾ (المائدہ، آیت ۹۰۔۹۱)

''اے ایمان والو! بلاشبہ شراب، جوا، بتوں کے چڑھاوے اور (بدفالی کیلئے) تیر نکالنا گندے شیطانی کام ہیں لہٰذا تم ان سے پرہیز کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوا کے معاملے میں بغض و عداوت ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو کیا تم (شراب، جوئے اور دیگر شیطانی اعمال سے) باز آنے والے ہو؟''

اس آیت میں شراب کو قیامت تک کیلئے گندگی اور شیطانی عمل کہہ کر حرام قرار دے دیا ہے اور شراب کے ساتھ جوئے کو بھی شیطانی فعل قرار دیا اور فرمایا کہ شیطان تمہیں شراب اور جوئے میں الجھا کر نماز اور ذکرِ الٰہی سے روکنا چاہتا ہے اور اس کے ذریعہ تمہارے درمیان بغض و عداوت ڈال کے لڑانا چاہتا ہے۔ایک مسلمان کا یقین ہے کہ فرمان الٰہی کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا اور مشاہداتی بات ہے کہ شراب اور جوا میں پڑنے والے لوگ نماز روزہ اور ذکر الٰہی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، ان میں ہمیشہ عداوت اور دشمنی رہتی ہے، شراب کے نشہ میں آدمی دوسروں کی عزت پر حملہ بھی کر بیٹھتا ہے غل غپاڑہ اڑاتا ہے دوسروں کے گریبان کو تھام لیتا ہے اور جوا میں ہارنے والا جواری دوسرے کے خلاف غصہ میں ابلنے لگتا ہے اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انتقام لینے کی سوچتا ہے اور بسا اوقات نوبت لڑائی جھگڑوں تک جا پہنچتی ہے۔ ایسے لوگوں کی دنیا تو برباد ہو ہی جاتی ہے نماز اور ذکر الٰہی سے غفلت ان کی آخرت کو بھی برباد کر دیتی ہے۔

شراب حدیث کی نظر میں:

شرابی آدمی کو احادیث میں کس نظر سے دیکھا گیا ہے ذیل کی روایات سے واضح ہوتا ہے:

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ. لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔[1]

''جو شخص دنیا میں شراب پیتا رہا اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو بہ نہ کی تو وہ آخرت میں (جنت کی) شراب نہ پی سکے گا۔''

اس کو آخرت میں جام کوثر اور شراب طہور کا ملنا تو درکنار اسے جہنمیوں کے جسم سے نکلنے والا پسینہ اور گندا و غلیظ مادہ پینے کیلئے دیا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَاطِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ۔[2]

''نشہ پینے والے کیلئے اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ جو بھی نشہ آور چیز پیے گا اللہ اسے طینۃ الخبال سے پلائے گا، صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ طینۃ الخبال کیا چیز ہے، آپ نے فرمایا جہنمیوں کے جسم سے نکلنے والا پسینہ یا جہنمیوں کے جسم سے نکلنے والا لہو اور پیپ۔

﴿مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ

---

[1] حسن صحیح، سنن ترمذی، ابواب الاشربہ، باب ماجاء فی شارب الخمر

[2] صحیح مسلم، کتاب الاشربہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ[1]

''جس نے شراب پی اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمالیتے ہیں، پھر اگر دوبارہ شراب پیئے تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اگر توبہ کرلے تو اللہ توبہ قبول کرلیتے ہیں، اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتے اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں فرماتے اور اس کو اس نہر سے پلائے جو دوزخیوں کا پیپ ہے۔''

شراب کی نئی صورت پونڈہ

موجودہ دور میں شراب کی ایک انتہائی زہریلی صورت متعارف ہوئی ہے جسے پونڈہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں ایسی چیزیں استعمال ہوتی ہیں جو انسانی بدن کو توڑ پھوڑ کے رکھ دیتی ہیں۔ سپرٹ اور خواب آور گولیاں اس کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے۔ سپرٹ کو مارنے کیلئے کیمیکل استعمال کئے جاتے ہیں اور جب آدمی اسے پیتا ہے تو سینہ میں سخت جلن محسوس کرتا ہے۔ دوسری شرابوں کا نشہ تو آہستہ آہستہ طاری ہوتا ہے۔ پونڈہ پینے سے آدمی یکدم نشے میں آجاتا ہے، اعصاب تن جاتے ہیں پھر جب اعصاب آہستہ آہستہ ڈھیلے ہوتے ہیں تو نیند کا غلبہ چھا جاتا ہے۔ یہ پٹرول نما شراب اتنی مہلک ہے کہ آدمی چند دنوں میں کھوکھلا ہو کے رہ جاتا ہے۔ اس شراب کو اگر آگ پر ڈالا جائے تو پٹرول کی طرح آگ اچھلنا شروع کردیتی ہے۔

بعض میڈیکل سٹورز اور دواخانے نسل نو کو برباد کرنے کا یہ گھناؤنا دھندا کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں یہ دھندہ کرنے والے ایک آدمی کو اگر راہِ ہدایت پر لے آنا سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہے تو دوسری جانب ایک انسان کو تباہ کرنا پوری نسل انسانی کو تباہ کرنے کے

[1] صحیح جامع ترمذی، ابواب الاشربہ، باب ماجاء فی شارب الخمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مترادف ہے۔ قیامت کے روز یہ تباہ ہونے والے سارے نوجوان خود بھی جہنم کا ایندھن بنیں گے اور ایسے غلیظ انسان کے گریبان کو بھی تھام لیں گے جس نے انہیں اس غلط راستے پر لگایا۔

شراب نوشی کی عادت کس طرح پیدا ہوتی ہے......؟

کسی بھی انسان میں گندی عادات کے پیدا ہونے کی جتنی وجوہات ہیں ان میں سب سے بڑی وجہ بری سوسائٹی اور برے لوگوں کی مجلس ہے۔ شیطان انسان کا ازلی دشمن ہر وقت اس کے ساتھ چمٹا رہتا ہے۔ جیسے ہی اس کا میل جول گندی مجالس سے ہوتا ہے شیطان اس کو بہکانے کیلئے سرگرم ہو جاتا ہے۔ حکیم کائنات ﷺ نے فرمایا ہے:

"اچھے دوست کی مثال ایک خوشبو بیچنے والے کی ہے کہ اگر تو اس کے پاس بیٹھے گا تو خوشبو ہی خریدے گا اگر خریدے گا نہیں تو کم از کم اس کی خوشبو تیرے دل و دماغ کو معطر رکھے گی اور برے دوست کی مثال ایک بھٹی جلانے والے کی ہے کہ اس کے پاس بیٹھے گا تو کوئی نہ کوئی چنگاری اڑ کے تیرے کپڑوں پر آ پڑے گی۔ اگر کپڑے نہ جلے تو کم از کم اس کی گرم گیس ملی بدبو تجھے ضرور نقصان پہنچائے گی۔" (صحیح مسلم)

آج ہیروئن، چرس، سگریٹ نوشی، سینما بینی، بے حیائی اور بے کار مشاغل جیسے کبوتر بازی، پتنگ بازی وغیرہ بری صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے انسان سے چمٹ جاتے ہیں۔ پس اے نوجوان! تو بری صحبت کو ترک کردے اچھے دوست ڈھونڈ لے گناہ تجھ سے خود بخود بھاگنا شروع کردیں گے۔ گھٹیا صفات اور مجرمانہ خیالات تیرا پیچھا چھوڑ دیں گے کیا تو دیکھتا نہیں؟ غیرت مندی اور خودداری جیسی صفات رکھنے والا عقاب اگر گدھوں اور کوؤں سے مل جائے تو اپنی اچھی صفات سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ مفکر اسلام علامہ اقبال نے اسی لئے کہا تھا ؎

وہ فریب خوردہ شاہیں کہ جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تکبر

تکبر کا مطلب ہے خود کو بڑا سمجھنا اور اپنے سامنے دوسرے کو حقیر سمجھتے ہوئے ایسا انداز یا رویہ اختیار کرنا جس سے دوسرا کم تر ظاہر ہو تکبر نیکیوں کو یوں برباد کر دیتا ہے جیسے شیطان کی ساری نیکیاں برباد کر کے اسے ہمیشہ کیلئے دھتکار دیا گیا شیطان نے اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کی تھی کہ اس کا شمار فرشتوں میں ہونے لگا تھا لیکن اس نے تکبر میں آ کے آدم علیہ السلام کو سجدہ سے انکار کر دیا اور یہی اس کی بربادی کا سبب بنا اللہ فرماتے ہیں:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ۔ (البقرہ:۳۴)

"اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب سجدہ ریز ہو گئے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا"۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جو شخص حق کے مقابلے میں تکبر کا اظہار کرتا ہے تو اس کا ایمان اسے کوئی نفع نہیں دے گا جیسے ابلیس کے ساتھ ہوا۔

تکبر صرف اللہ ہی کے لائق ہے وہی جبار المتکبر ہے نبی ﷺ کا فرمانا ہے:

اَلْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاءُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ[1]

"عزت اللہ کا ازار ہے اور تکبر اس کی چادر (اللہ فرماتے ہیں) جو شخص مجھ سے یہ چھینے گا میں اس کو عذاب دوں گا"۔

معلوم ہوا کہ تکبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے اس کی عظمت چھیننا چاہتا ہے اور چھیننے والا دوسرے سے لڑائی ہی کرتا ہے پھر اللہ سے لڑائی کرنے والا کیسے کامیاب ہو سکتا ہے نہ ایسے بندے کی دنیا میں عزت رہے گی اور نہ آخرت میں اور اس کے نیک اعمال بھی اس کے کچھ

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الکبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کام نہ آئیں گے متکبرین کو اللہ تعالیٰ قطعاً پسند نہیں فرماتے اسی لئے اس نے صاف صاف لفظوں میں فرمادیا ہے:

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ۔ (النحل:٢٣)

''بے شک وہ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''

تکبر کرنے والا بندہ جب اللہ کا پسندیدہ نہیں ہے تو پھر وہ اللہ کی رحمت کیسے حاصل کر پائے گا یقیناً ایسا بندہ رب کی رحمت سے محروم ہو جائے گا۔

قیامت کے دن متکبرین کی سزا:

قیامت والے دن متکبرین کی سزا انتہائی رسواکن ہوگی درج ذیل روایت سے اس کا ہلکا سا تصور سامنے آتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ۔[1]

''قیامت کے دن متکبرین کو چیونٹیوں کی طرح انسانی شکلوں میں اُٹھایا جائے گا ذلت نے ان پر ہر طرف سے گھیرا ڈال رکھا ہوگا انہیں جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف ہانک دیا جائے گا جسے بُولس کہا جاتا ہے (وہاں) ان پر زبردست آگ مسلط ہوگی اور انہیں اہل جہنم کی پیپ وغیرہ پینے کیلئے دی جائے گی''۔

چیونٹیوں کی شکل میں اُٹھانا انہیں ذلیل ورسوا کرنے کیلئے ہوگا اور جہنمیوں کے جسموں سے نکلنے والا پیپ انہیں مزید سزا کے طور پر پینے کیلئے دیا جائے گا تکبر جہاں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں بندے کی عزت کم کروانے والا عمل ہے وہاں یہ جہنم میں لے جانے کا سبب بھی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

---

[1] حسن جامع ترمذی تحقیق البانی کتاب صفة القیامة والرقائق والورع

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ، كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ[1]

''کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ ہر جھگڑالو بد اخلاق بخیل اور متکبر آدمی۔''

یاد رکھیے......! عزت وعظمت والے کام تقوی و پرہیز گاری ہیں ان کے بغیر دیگر ہتھکنڈوں سے اپنے آپ کو اونچا لے جانے کیلئے کوشش کرتے رہنا بعض دفعہ بندے کو متکبرین میں شامل کردیتا ہے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ۔[2]

''ایک آدمی ہمیشہ اپنے آپ کو اونچا لے جانے کی کوشش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے متکبرین میں لکھ دیا جاتا ہے چنانچہ وہ اسی عذاب سے ہمکنار ہوگا جس سے متکبرین ہمکنار ہوں گے۔''

لوگوں کے دلوں میں متکبر کا مقام:

متکبر آدمی لوگوں کی نظر میں ایک ایسے آدمی کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے جس کی عزت لوگ اس کے شر کی وجہ سے کرتے ہیں جبکہ لوگوں کے دلوں میں اس کا مقام کیا ہوتا ہے۔

لوگوں کے ساتھ منہ پھلا کے ملنے والا ان میں مقام حاصل نہیں کرسکتا حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو ان الفاظ میں وصیت کی تھی:۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ۔ (لقمان:۱۸)

''اور (ازراہ تکبر) لوگوں سے اپنے گال نہ پھلانا اور نہ زمین میں اکڑ کر چلنا بے شک اللہ تعالیٰ کسی متکبر اور شیخی خور کو پسند نہیں فرماتے''۔

---

[1] صحیح مشکوۃ المصابیح باب الغضب والکبر الفصل الاول

[2] ترمذی، کتاب البر والصلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چال کے اندر نرمی رکھنے والا ہی درحقیقت اللہ کا بندہ ہے اور جو اپنی چال میں تکبر کا اظہار کرتا ہے وہ اصل میں مقام عبودیت کو نہیں سمجھ سکا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صفات بیان فرمائیں تو ان میں پہلی صفت یہ ذکر کی کہ وہ اپنی چال میں نرم روی رکھتے ہیں:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَّإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا۔ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا۔

(الفرقان: ۶۳ تا ۶۵)

''اور رحمٰن کے (حقیقی) بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں اور اگر جاہل ان سے مخاطب ہوں تو وہ انہیں دعا وسلام کہتے ہیں (اور کنارہ کش ہو جاتے ہیں) اور جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہمیں بچائے رکھنا کیونکہ اس کا عذاب ٹلنے والا نہیں''۔

یعنی ان کے اندر تکبر کی بجائے انکساری ہے اور رات بھر کے قیام وسجود ان میں تکبر پیدا نہیں کرتے کہ اب وہ یقینی طور پر جنت کے مستحق ہو گئے ہیں بلکہ وہ جہنم سے بچاؤ کیلئے اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں عبادت کے زعم میں اپنے جنتی ہونے کا فیصلہ کر کے گردن کو اکڑ الینا وہ تکبر ہے جو شیطانی راستے کی طرف لے جاتا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بندہ فریب نفس میں مبتلا ہو کے اپنے آپ کو مومن اور دوسروں کو ایمان میں کمزور ترین سمجھنے لگ جاتا ہے اور اس کا اگلا قدم دوسروں کے ایمان پر نکتہ چینی ہوتا ہے

غرور زہد نے سکھلا دیا ہے واعظ کو
کہ بندگانِ خدا پر زبان دراز کرے

تکبر کر کے آدمی آخر کر بھی کیا لے گا کیا وہ زمین کو پھاڑ دے گا یا وہ پہاڑوں کی سی بلندی حاصل کر لے گا سوائے ذلت ورسوائی کے اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا، إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا۔ (بنی اسرائیل:۳۷)

اور زمین میں اکڑتا ہو مت چل یقیناً تو (اس اکڑ میں) زمین کو ہر گز نہیں پھاڑ دے گا اور نہ ہی پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ پائے گا۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نجومیوں کے پاس جانا اور ان کی تصدیق کرنا

نبی ﷺ نے کاہن یا نجومی کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے یہ لوگ آنے والے حالات بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ یہ علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بالفرض اگر بتا بھی دیں تو پیش آنے والے حالات کو جن کا اللہ نے فیصلہ کرلیا ہے روک نہیں سکتے برے حالات سے نکلنے کے دو ہی راستے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنا اور دوسرا اپنے حالات کی تبدیلی کیلئے رب تعالیٰ سے دعا کرنا۔ دعا آنے والے حالات سے بچاؤ کا بہترین ہتھیار ہے۔

رب چاہے تو تقدیر میں تبدیلی کردے یہ اس کے اختیار میں ہے تقدیر کی ایک قسم تقدیر معلق ہے جس کا مطلب ہے ''لٹکے ہونا'' یعنی یہ چیز بندے کے حق میں معلق ہے اگر وہ دعا مانگے یا اس کیلئے مناسب اسباب اختیار کرے گا تو اسے دے دی جائے گی ورنہ وہ اسی حال پر برقرار رہے گی قرآن حکیم سے اس بات کی تائید ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ۔ (الرعد:۳۹)

''اللہ جس کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور لوح محفوظ اسی کے پاس ہے''۔

انبیاء کرام علیہم السلام بھی حالات کے مقابلہ میں دعا کو بہترین ہتھیار سمجھتے تھے اسی لئے قرآن حکیم میں اکثر انبیاء کی دعائیں مذکور ہیں مثال کے طور پر ایوب علیہ السلام پر حالات تنگ ہوئے تو انہوں نے دعا فرمائی:

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

(انبیاء:۸۳)

''اور ایوب علیہ السلام نے جب اپنے رب کو پکارا کہ بلاشبہ مجھے تکلیف پہنچی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے“۔

اس طرح کی بہت سی دعاؤں کا قرآن حکیم میں تذکرہ موجود ہے اللہ تعالیٰ نے مشکلات سے نکلنے کے راستے قرآن حکیم میں بیان فرما دیے ہیں قرآن پڑھنے اور اس پر غور فکر کرنے والا بخوبی ان سے آگاہ ہو سکتا ہے پھر بھی کوئی بندہ نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جائے تو یہ اس کا ظلم ہے۔

جس کی سزا نیکیوں کی بربادی کی شکل میں رونما ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو پوشیدہ رکھا ہے ان کی طرف جانے سے ان الفاظ میں روک دیا ہے:۔

وَلَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ (اسراء:۳۶)

”اور جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ، کیونکہ کان آنکھ اور دل ان سب اعضاء سے ضرور باز پرس ہوگی“۔

جب اللہ تعالیٰ نے ایسے علم کے پیچھے بھاگنے سے صاف صاف روک دیا ہے تو بندے کو رک جانا چاہیے نہیں تو یہ نافرمانی ہوگی۔

چالیس دنوں کی نمازیں برباد:

نبی ﷺ نے نجومیوں کے پاس جانے والے کو ان الفاظ میں وعید سنائی ہے:

مَنْ أَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔[1]

”جو شخص کسی نجومی کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے متعلق پوچھے اور اس کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جائے گی“۔

معلوم ہوا کہ نجومی کے پاس جائے کسی چیز کے متعلق پوچھنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ چالیس دن کی نمازیں برباد ہو جاتی ہیں جیسے بعض لوگ چوری کا سراغ لگانے یا شادی اور کاروبار کی

[1] صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانة واتیان الکھان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کامیابی یا ناکامی کے متعلق ان لوگوں سے پوچھتے اور پھر اس کے مطابق عمل کرتے ہیں یہ سب باتیں حرام ہیں اللہ کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں۔

شیطانی کام:

علم نجوم سے متعلقہ کاموں کو آپ ﷺ نے شیطانی کام قرار دیا ہے امام ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ [1]

''حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عیافہ طیرہ اور طرق شیطانی کاموں سے ہیں۔''

ان تینوں کی وضاحت میں امام ابوداؤد فرماتے ہیں:

اَلطَّرْقُ، هُوَالزَّجْرُ أَیْ زَجْرُ الطَّیْرِ، وَهُوَ أَنْ یَتَیَمَّنَ أَوْ یَتَشَاءَ مَ بِطَیَرَانِهِ فَإِنْ طَارَ إِلٰی جِهَةِ الْیُمِیْنِ تَیَمَّنَ وَإِنْ طَارَ إِلٰی جِهَةِ الْیَسَارِ تَشَاءَ مَ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالْعِیَافَةُ الْخَطُّ قَالَ الْجَوْهَرِیُّ فِی الصِّحَاحِ الْجِبْتُ کَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَی الصَّنَمِ وَالْکَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ۔

''طرق کا مطلب ہے پرندے کا اڑانا کہ وہ اُڑ کر دائیں جانب جاتا ہے یا بائیں جانب اگر وہ اپنی پرواز کا رخ دائیں طرف کرے تو اس سے نیک فال لے اور اگر بائیں طرف رخ کرے تو بد فالی لے امام ابوداؤد نے فرمایا اور عیافہ کا مطلب لکیر کھینچنا ہے جوہری نے صحاح (لغت کی کتاب) میں کہا کہ جبت ایسا لفظ ہے جس کا اطلاق بت' کاہن جادوگر اور اس قسم کے دیگر افراد پر ہوتا ہے۔

یہ جاہلیت کے سارے شیطانی کام آج کے اس ترقی یافتہ دور میں لوٹ آئے ہیں اور جاہلیت کے طریقوں پر چلنے والا ترقی یافتہ کیسے ہوسکتا ہے ترقی اور عروج صرف شریعت

---

[1] حسن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الخط

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی پاسداری میں ہے جاہلیت کے طریقے اور شریعت دونوں ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے

عبداللہ بن محمد اندلسی نے اپنے قصیدہ نونیہ میں اسی بات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

عِلْمُ النُّجُوْمِ وَعِلْمُ شَرْعِ مُحَمَّدٍ
فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ لَيْسَ يَجْتَمِعَانِ
أَلْهَا دَلِيْلُ سَعَادَةٍ أَوْ سَقْوَةٍ
لَاوَالَّذِيْ بَرَا الْوَرٰى وَبَرَانِي
مَنْ قَالَ باالتَّاثِيْرِ فَهُوَ مُعَطِّلٌ
لِلشَّرْعِ مُتَّبِعٌ لِقَوْلِ ثَانِ

''علم نجوم اور شریعت محمدی کا علم کسی بندے کے دل میں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

کیا کسی کی خوش نصیبی اور بد نصیبی کیلئے ستارے راہنمائی کا کام کر سکتے ہیں اس اللہ کی قسم جس نے مخلوق اور مجھے پیدا کیا ہے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

جو کہے کہ ستارے کسی (نیک بختی یا بد بختی کی) تاثیر کے مالک ہیں وہ شریعت کو چھوڑنے والا ہے اور کسی دوسرے ہی قول کے پیچھے چل رہا ہے۔

علم نجوم جادو کی ایک قسم ہے:

نبی ﷺ نے علم نجوم کو جادو کی ایک قسم قرار دیا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَازَادَ[1]

''جس نے علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا (اس حساب سے) کہ جتنا علم نجوم زیادہ سیکھا تو اس نے اتنا ہی جادو کا علم زیادہ سیکھا''۔

[1] حسن، سنن ابی داؤد کتاب الطب، باب فی النجوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ علم نجوم جادو کی ایک قسم ہے تو اس بندے کیلئے دو، گناہ جمع ہو جاتے ہیں جو نجومی کے پاس جاتا ہے ایک علم نجوم کی تصدیق اور دوسرا جادو اور نبی ﷺ نے جادوگر کی تصدیق کرنے والے پر جنت کو حرام قرار دیا ہے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ خَمْرٍ وَقَاطِعُ رَحْمٍ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ[1]

''تین قسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے شراب پینے والا قریبی رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا اور جادوگر کی باتوں پر یقین کرنے والا''۔

جادوگروں کے پاس جا کے حالات سدھرتے نہیں بلکہ جنت اور نیکیاں بھی ہاتھ سے جاتی رہتی ہیں اس لئے حالات کو سدھارنے کیلئے بندے کو چاہیے کہ وہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے جیسے انبیاء نے کی۔ حالات کو بدلنا رب تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور بندے کے سوال کرنے وہ پر ناراض بھی نہیں ہوتا بلکہ

الرَّبُّ يَغْضَبُ إِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهُ
وَبَنِيْ آدَمَ حِيْنَ يُسْأَلُ يَغْضَبُ

''رب ناراض ہوتا ہے اگر تو اس سے سوال کرنے چھوڑ دے اور انسان سے جب سوال کیا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔''

---

[1] مسند احمد ج ۴ ص ۳۹۹ حاکم وذہبی نے اس حدیث کو صحیح کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تنہائیوں میں رب تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا

نیکیوں کی بنیاد خوف الٰہی ہے دل کے اندر اللہ کا ڈر اور خوف ہے تو بندہ اعلانیہ بھی گناہوں بچتا ہے اور خلوت وتنہائی میں بھی بلکہ وہ تنہائی میں اپنے رب سے راز ونیاز کی باتیں کرتا ہے اس کے سامنے روتا اور آنسو برساتا ہے اور اس رونے میں سکون پاتا ہے وہ عبادت کیلئے ہمیشہ گوشہ تنہائی ڈھونڈتا ہے اور جس دل میں اللہ کا خوف نہ ہو وہ اعلانیہ گناہوں سے ڈرتا ہے نہ تنہائی میں بلکہ تنہائی میں اس کے نفس کی سرکشیاں مزید بڑھ جاتی ہیں یا وہ اعلانیہ لوگوں کے سامنے گناہ کرنے سے تو ڈرتا ہے یہاں تک کہ نماز روزہ اور دیگر اعمال میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتا ہے مگر تنہائی میں بے خوف ہو جاتا ہے حیا کا لباس اتار دیتا ہے اور گناہوں کے ارتکاب میں جری ہو جاتا ہے اس کا یہ عمل اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے نیک اعمال کرتا اور گناہوں سے بچتا اس لئے ہے کہ وہ لوگوں سے ڈرتا ہے لیکن تنہائی میں اس کے الٹ اس لئے چلتا ہے کہ وہ رب تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ڈر کے سامنے اللہ تعالیٰ کے ڈر کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اور ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا کس قدر خوف ہے اس کو جانچنے کا یہ بھی ایک آسان طریقہ ہے کہ بندہ اپنے خفیہ واعلانیہ اور خلوت وجلوت کے اعمال کا مقابلہ کرے اور دونوں مقام پہ نیکیوں اور بدیوں میں اپنا کردار دیکھے اور اگر تنہائی میں نیکیوں کا پلڑا ہلکا اور بدیوں کا پلڑا بہت وزنی معلوم ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے بے خوف ہو جانے کی علامت ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ تِهَامَةِ بِيضًا فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''میں اپنی امت سے ان لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت والے دن تہامہ پہاڑوں کی مانند چمکتی ہوئی نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں گرد و غبار بنا کر اُڑا دیں گے۔''

حضرت ثوبان نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہمیں اُن لوگوں کی علامتیں بتا دیں تا کہ ہم ان علامات سے بچیں اور بے خبری میں کہیں ان میں شامل نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوْهَا۔[1]

''سنو! وہ تمہارے بھائی ہوں گے تمہارے کنبے اور قبیلے کے ہوں گے جیسے تم راتوں کو عبادت کرتے ہو وہ بھی عبادت کریں گے لیکن یہ لوگ جب تنہائی میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کریں گے''۔

کس قدر بدنصیب ہوں گے وہ لوگ جن کی پہاڑوں جیسی نیکیاں گرد و غبار بنا کے ہوا میں اُڑا دی جائیں گی ان کی محنت و کوشش ان کیلئے صفر ہو جائے گی بالکل ایسے ہی جیسے کسی کی دکان کو آگ لگ جائے اور برسوں کا سرمایہ، مال اور نقدی سب جل کے راکھ ہو جائے ایسا حرماں نصیب بجھی ہوئی راکھ دیکھ کر کس قدر دل گرفتہ ہوگا۔

اصل چیز تنہائی میں اللہ کا ڈر ہے یہ جاتا رہا تو نیکیاں بھی گئیں اور تنہائی سے مراد بندے کا اپنا گھر بھی ہے وہاں اگر وہ اولاد اور بیوی بچوں کے سامنے اللہ سے بے خوف ہو گیا تو وہ بھی بے خوف ہو جائیں گے۔

---

[1] صحیح سنن ابن ماجه، کتاب الزهد باب ذکر الذنوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعظیم مصطفیٰ ﷺ میں کوتاہی نیکیوں کی بربادی

نبی آخرالزماں ﷺ کا ادب واحترام ہر مسلمان پر واجب ہے اور ادب واحترام کے کئی پہلو احادیث کی روشنی میں نظر آتے ہیں ان تمام پہلوؤں میں سے کسی ایک میں بھی کوتاہی اعمال کو برباد کردیتی ہے تعظیم مصطفیٰ ﷺ کا مطلب ہے کہ اس کے تقاضوں کو پورا کیا جائے مثال کے طور پر:

۱۔ نبی ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ ہو۔

۲۔ اعمال کی ادائیگی میں سیرت مصطفیٰ ﷺ کو معیار سمجھے۔

۳۔ نبی اکرم ﷺ کی جانب جھوٹی بات منسوب نہ کرے۔

۴۔ اطاعت رسول ﷺ سے منہ نہ موڑے۔

آئندہ صفحات میں ہم مذکورہ چاروں پہلوؤں کی مختصر تفصیل بیان کررہے ہیں

نبی اکرم ﷺ سے اپنی آواز کو بلند کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ (الحجرات:۲)

''اے ایمان والو! اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبی کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہوجائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو''۔

گویا بارگاہِ رسالت میں بے ادبی اعمال کی بربادی کا باعث ہے یہ وہ ادب ہے جو نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والوں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والوں کو سکھایا گیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اس کا مقصد یہ تھا کہ نبی ﷺ کے ساتھ ملاقات، اور بات چیت میں اہل ایمان آپ کا انتہائی احترام ملحوظ رکھیں آپ سے گفتگو کے وقت لوگوں کے دلوں میں یہ بات موجود رہے کہ وہ کسی عام آدمی یا برابر والے سے بات نہیں کر رہے بلکہ وہ اللہ کے رسول سے مخاطب ہیں عام لوگوں سے گفتگو اور آپ سے گفتگو میں نمایاں فرق ہونا چاہیے۔

آواز بلند کرنے کا ایک تو حقیقی مطلب ہے کہ آپ کی مجلس میں آپ سے آواز بلند کرنے والا اپنے اعمال سے ہاتھ دھو بیٹھے گا دوسرا اس مطلب یہ بھی ہے کہ آپ کے فرمان سے کسی اور شخصیت کے فرمان کو بلند کرنے یا حدیث رسول کے بالمقابل قول فقیہہ کو ترجیح دینے والا بھی بارگاہ رسالت میں بے ادبی کرنے والا شمار ہوگا اسی طرح کسی حدیث کی مجلس میں آداب کے منافی کام کرنا جس سے مجلس حدیث کی توہین لازم آئے اسی حکم کو شامل ہوگا۔

جس کی آواز قدرتی بلند ہو:

رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑی بے ادبی یہ ہے کہ فرمان رسول اللہ ﷺ کو حقیر سمجھا جائے اس کا مذاق اُڑایا جائے اور دیدہ دلیری سے اس کے خلاف کام کیا جائے اپنے قول وفعل سے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنا بے ادبی ہے ہاں اگر قدرتی طور پر کسی کی آواز بلند ہو وہ مجلس حدیث میں بولے تو اس کا کھردرا پن نمایاں ہو لیکن اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور قول وفعل میں موافقت کی خواہش اور عمل ہو تو ایسا بندہ بربادی اعمال والی آیت کے حکم سے مستثنیٰ ہے جیسا کہ بخاری کی روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ افْتَقَدَ ثَابِتَ ابْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَّأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَاشَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسٰى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ إِذْهَبْ إِلَيْهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔[1]

"نبی ﷺ نے (کئی روز تک) ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو (اپنی مجلس میں) نہ دیکھا (تو ان کے متعلق دریافت فرمایا) ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کا حال پوچھ کے آپ کو بتاؤں گا پھر وہ شخص ثابت بن قیس کے گھر گیا تو دیکھا کہ ثابت سر جھکائے بیٹھے ہیں انہوں نے پوچھا کہو کیا حال ہے ثابت نے جواب دیا بہت برا حال ہے اور کہا کہ وہ ہمیشہ اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند کیا کرتا تھا پس اس کی ساری نیکیاں مٹ گئیں یہ سن کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کی کیفیت بیان کی موسیٰ بن انس کہتے ہیں کہ پھر ایسا ہوا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بہت بڑی خوشخبری لے کر ثابت کے پاس گئے اور نبی ﷺ نے انہیں فرمایا کہ ثابت کے پاس جاؤ اور کہہ دو تم دوزخی نہیں بلکہ جنتی ہو"۔

رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کفر کے برابر:

مفسرین نے درج ذیل آیات کو سامنے رکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی یا اہانت کو کفریہ کام قرار دیا ہے:۔

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ○ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ○﴾ (توبہ: ۶۵،۶۶)

"اور اگر (ان منافقوں کے اس استہزاء پر) آپ ان سے سوال کریں تو پھر وہ کہیں گے ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے تو آپ فرما دیجیے کیا اللہ سے اور اس کی آیات سے اور اسکے رسول سے تم مذاق کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو"۔

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير، باب لاترفعوا اصواتكم فوق صوت النبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اعمال کی ادائیگی میں سیرت مصطفیٰ ﷺ کو معیار بنانا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (الاحزاب:۲۱)

''البتہ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے''۔

نماز' روزہ حج زکوتیں اور تمام عبادات نبی ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہوں گی تو قبولیت کا درجہ پائیں گی وگرنہ وہ اپنا حقیقی مقام کھودیں گی لہٰذا جس عمل میں بھی عمل مصطفیٰ ﷺ کی جھلک نہ ہو خواہ وہ کتنا ہی تھکا دینے والا عمل ہو وہ قبولیت سے نکل جائے گا صحیح بخاری میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلٰى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ (ﷺ) فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَ أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّيْ أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَ قَالَ آخَرُ أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ أَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَ أُفْطِرُ وَ أُصَلِّيْ وَ أَرْقُدُ وَ أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔[1]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کے گھر آئے۔ انہوں نے نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا کہنے لگے۔ کہاں ہم اور کہاں نبی ﷺ' ان کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گے ہیں۔ (ہم گناہ گار لوگ ہیں ہمیں عبادت زیادہ کرنی چاہیے) پس ان میں سے ایک

---

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہنے لگا میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھا کروں گا اور دوسرے نے کہا میں زمانہ بھر روزہ دار رہوں گا اور کبھی (دن کو) افطار نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہ کراؤں گا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا کیا تم لوگ ہو جنہوں نے ایسی باتیں کہیں......؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں اور (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے عورتوں سے نکاح بھی کر رکھے ہیں پس جس نے میرے طریقے سے منہ پھیر لیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

اطاعت رسولؐ سے نکل جانا درحقیقت جنت میں جانے سے انکار کرنا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قِيْلَ وَ مَنْ يَابٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى۔[1]

''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جو انکار کردے پوچھا گیا' یارسول اللہ ﷺ (جنت میں جانے سے) کون انکار کردے گا؟ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی (اس نے جنت میں جانے) سے انکار کردیا۔''

نبی کی جانب جھوٹی بات منسوب کرنا:

نبی ﷺ کی جانب جھوٹی بات منسوب کرنا بھی تعظیم مصطفیٰ کے منافی ہے اور یہ کتنا سنگین گناہ ہے اس کا اندازہ بخاری کی اس روایت سے ہوتا ہے:

---

[1] بخاری ، كتاب الاعتصام ، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔[1]

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو کوئی (میری طرف سے) مجھ پر ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم (کی آگ) سے بنالے۔''

موضوع (من گھڑت) روایت بیان کرنا خواہ اس میں لاکھوں کروڑوں نیکیوں کا ثواب بیان کیا گیا ہو۔ بذاتِ خود ایک گناہ ہے۔ اور اس پر سنتِ رسول سمجھتے ہوئے عمل کرنا طریقہ نبوی کے منافی ہے۔

اطاعتِ رسول سے منہ موڑنا:

اگر کوئی بندہ طاعت رسول اللہ ﷺ سے منہ موڑتا ہے تو اس کے گناہوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور دینی اور دنیاوی اعتبار سے نقصانات بھی بڑھ جاتے ہیں اس ضمن میں ہم چند مثالیں صحیحین سے پیش کر رہے ہیں:

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔[2]

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرماتے تھے تو گویا ان کے ساتھ آپ تیروں کو سیدھا فرما رہے ہیں یہاں تک کہ جب آپ محسوس فرماتے کہ ہم آپ کی طرف سے اس مسئلہ کو سمجھ گئے ہیں (تب آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کا آغاز فرماتے) پھر ایک دن آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائے (اور مصلیٰ پر) کھڑے ہو گئے آپ اللہ اکبر

[1] صحیح مسلم' کتاب الصلوۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔

[2] صحیح مسلم' کتاب الصلوۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہنے ہی والے تھے آپ نے ایک آدمی کو دیکھا اس کا سینہ (صف سے) باہر نکلا ہوا تھا چنانچہ آپ نے فرمایا اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں ضرور سیدھی کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا (یا تمہارے چہروں کو بدل دے گا)۔''

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

أَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ۔[1]

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے اس سے فرمایا' اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ' اس نے کہا اس کی میں طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا تو اس کی طاقت نہ ہی رکھے اس کو داہنے ہاتھ سے کھانے سے صرف تکبر نے روکا تھا' پس (اس کے بعد) وہ اپنے داہنے ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔''

دینی اور دنیاوی اعتبار سے یہ چند نقصانات ہم نے بیان کئے ہیں جو اطاعت رسول ﷺ سے منہ موڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور اس شخص سے بڑھ کر بدنصیب کون شخص ہوگا جسے دنیا میں اللہ کا غضب پکڑ لے اور آخرت میں جنت اور حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے' جسے پیغمبر کائنات ﷺ فرمائیں کہ اسے مجھ سے دور کر دو اس نے دنیا میں میری اطاعت وسنت منہ موڑ لیا تھا' آج میں نے اس سے منہ موڑ لیا ہے اور آج یہ میری شفاعت کا حقدار بھی نہ ٹھہرے گا۔ ہاں! ایسے انسان نے بروز محشر بڑی کامیابی کو کھو دیا اس دن وہ افسوس سے ہاتھ مل رہا ہوگا لیکن اس دن پچھتاوا کسی کام نہیں آئے گا اس لئے کہ آخرت یوم جزاء ہے وہاں صرف اعمال پر جزا ہی ملے گی اعمال کرنے کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ ہاں! دنیا دار العمل ہے جہاں برے اعمال پر پچھتاوے وہ مقام رکھتے ہیں کہ آخرت سنور جاتی

---

[1] صحیح مسلم 'کتاب الاشربہ باب اداب الطعام والشراب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے جہاں کی ندامت و پشیمانی وہ اثر رکھتی ہے کہ رب کی رحمت مسکرا اٹھتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بڑے محتاط تھے اور اس سے سرمو انحراف بھی انہیں پسند نہیں تھا۔

نیکیاں ہونے کے باوجود بندے کا ایک مدت کیلئے جہنم میں چلے جانا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس سے کچھ ایسی کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں جنہوں نے میزان عمل میں نیکیوں کا وزن بہت حد تک کم کر دیا ہے یقیناً وہ عمل جرم میں شدید ہوں گے، جن کی وجہ سے نیکیوں کا مقام و مرتبہ جاتا رہا اور ان میں اس قدر ہلکا پن آ گیا کہ وہ بندے کو ابتداءً جنت میں لیجانے کے لئے کردار ادا نہ کر سکیں اگرچہ ایسا بندہ ایک وقت گزرنے پر جہنم سے نکال لیا جائے گا لیکن کیا جہنم کا ایک غوطہ ہی دنیا کی آسائشوں کو بھلانے اور دردناک رسوائی کا مزہ چکھانے کیلئے کافی نہیں ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ: يَاابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ! يَارَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًاقَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ! مَامَرَّبِي مِنْ بُؤْسٍ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةٌ قَطُّ﴾[1]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا ہوگا دنیا میں اس نے خوب آسائش حاصل کر رکھی تھیں اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا'' اے ابن آدم! کیا دنیا میں تو نے کوئی نعمت دیکھی؟ کبھی دنیا میں عیش و آرام سے تیرا گزر ہوا؟ وہ کہے گا، اے میرے رب تعالیٰ! تیری قسم کبھی میں نے آرام نہیں

---

[1] صحیح مسلم شریف، کتاب صفات المنافقین، باب صبغ انعم اهل الدنيا في النار و صبغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیکھا پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہوگی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا درد والم سے کبھی تیرا گزر ہوا؟ وہ کہے گا اے میرے رب تیری قسم ہے کبھی نہیں نہ مجھے کبھی درد والم سے واسطہ پڑا اور نہ ہی کبھی کوئی سختی دیکھی۔‘‘

یہ دنیا اور آخرت میں فرق ہے کہ زندگی بھر مصائب و آلام جھیلنے والا جنت کا ایک ہی نظارہ دیکھ کے سب سختیاں بھول جاتا ہے اور دنیا میں تمام عمر راحت و چین میں زندگی بسر کرنے والا جہنم کے ایک ہی غوطہ سے عیش و آرام سب بھول جاتا ہے اور جو گناہ گار لوگ عرصہ دراز تک جہنم میں رہیں گے ان کا اس عذاب سے کس قدر برا حال ہوگا، سوچ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ہم یہاں اختصار سے وہ اعمال بیان کر رہے ہیں جو نیکیوں کو بے وزن کر کے ابتداءً بندے کو جنت میں جانے سے روک دیں گے اور جہنم کے تاریک گڑھوں میں پھینکنے کا باعث بن جائیں گے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنا:

زکوٰۃ ادا نہ کرنا انتہائی سخت جرم ہے۔ زکوٰۃ کو دین اسلام کا ایک رکن قرار دیا گیا ہے اور اسلام کا تعلق امت مسلمہ کے ہر ہر فرد کے ساتھ ہے گویا ہر دل میں اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر قائم ہے اور ان پانچ ستونوں میں زکوٰۃ ایک مضبوط ستون ہے اور جو بندہ زکوٰۃ ادا کرنے میں پہلوتہی کرے اس کے پاس اسلام کی وہ مضبوط عمارت نہیں رہتی جس کی چھت کے نیچے حشر کی سختیوں سے بچا جا سکے گا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے واضح انداز میں فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ (توبہ:۳۴،۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو، جس دن اسی (سونے چاندی) پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانی اور پہلوؤں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا اور اب اپنے جمع کئے ہوئے خزانے کا مزہ چکھو۔“

مال جمع کرنے والے کیلئے یہ کس قدر بے بسی اور اذیت والے لمحات ہوں گے جب وہ اپنے ہی جمع کئے ہوئے مال کو ایک دشمن کے روپ میں دیکھے گا اس مال کیلئے وہ دنیا میں مارا مارا پھرتا تھا بڑی محنت سے اسے جمع کیا تھا اور اسے یہ اس قدر محبوب تھا کہ زکوۃ کی شکل میں اڑھائی فیصد نکالنا بھی اسے گراں گزرتا تھا، غربا، مساکین کو اپنے سامنے تڑپتا ہوا دیکھتا، مستحقین زکوۃ اس کے دروازے پر چکر لگا کر چلے جاتے لیکن اسے کوئی پرواہ نہ تھی یہی محبوب مال قیامت کے روز اس کے لئے وبال جان بن جائے گا اور اس کا سونا چاندی جہنم کے تپتے ہوئے انگاروں کے روپ میں اس کا چین وقرار برباد کردے گا۔

جب مال سانپ کی شکل بن جائے گا:

زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال قیامت والے دن سانپ کا روپ دھار لے گا اور زکوۃ روکنے والے پر بھیانک عذاب کی صورت مسلط کردیا جائے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکَاتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِ مَتَیْہِ یَعْنِی بِشِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرٌ لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَابَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ﴾[1]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ باب اثم مانع الزکاۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا لیکن اس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو وہ دولت قیامت والے دن اس کے لئے گنجے سانپ کی شکل میں بنا دی جائے گی جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (یہ دونوں نشانیاں سخت زہریلے سانپ کی ہیں) وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا پھر وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کے کھینچے گا اور کہے گا ''میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں۔''

یہ فرمانے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی وہ لوگ جو اللہ کے فضل و کرم سے حاصل کردہ مال میں بخل کرتے ہیں (زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں (انجام کے لحاظ سے) بدتر ہے یہ مال جس میں وہ بخل کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق بنا کے ڈال دیا جائے گا۔''

آہ زکوٰۃ روکنے والوں نے تجوریوں میں مال نہیں رکھا ہوا بلکہ ان کی تجوریوں میں سانپ رینگ رہے ہیں، جن کی غذا مال اور دنیا سے محبت ہے اور صاحب مال زکوٰۃ روک کے اپنے دل میں مال کی محبت بھر کے تجوریوں میں پڑے ہوئے ان سانپوں کے زہر میں اضافہ کر رہا ہے ان کی زہرنا کی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور صاحب مال کی عمر گھٹتی جا رہی ہے کس قدر فریب کھایا ہوا بندہ ہے جو زہر سے محبت کرتا ہے جس نے اپنے عذاب کے لئے خود سانپ پال رکھے ہیں۔

روندے جانے کا عذاب:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، أَوْ وَالَّذِیْ لَا إِلٰهَ غَیْرُهٗ، أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ إِبِلٌ أَوْبَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَّا یُؤَدِّیْ حَقَّهَا إِلَّا أُتِیَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَعْظَمَ مَاتَكُوْنُ وَأَسْمَنَهٗ، تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ [1]

''قسم ہے! اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا (فرمایا) قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس آدمی کے پاس بھی کچھ اونٹ گائیں یا بکریاں ہوں وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو اسے قیامت کے دن ان جانوروں سمیت لایا جائے گا یہ جانور دنیا کے مقابلے میں زیادہ قد آور اور زیادہ موٹے تازے ہوں گے وہ اسے اپنے پیروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ٹکریں مارتے ہوئے گزریں گے جب آخر تک سب گزر جائیں گے تو پہلے والے پھر اسی طرح اس پر لوٹائے جائیں گے حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلے ہونے تک اس کے ساتھ یہی معاملہ جاری رہے گا۔''

دنیاوی سزا:

www.Kita Sunnat.com

آخرت کے عذاب کے علاوہ زکوٰۃ روکنے والے کیلئے دنیا میں بھی سزا کا عمل شروع ہوسکتا ہے، زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا سب سے پہلے تو دل پر یہ اثر ہوتا ہے کہ بندہ سنگدل ہو جاتا ہے جس بندے کے سامنے مستحقین زکوٰۃ یعنی فقراء و مساکین بھوکے پیاسے سسک سسک کے زندگی گزار رہے ہوں سخت سردی کے موسم میں ان کے جسموں پر پھٹے پرانے چیتھڑے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو تب بھی وہ زکوٰۃ روک لے اور بے حس بن کر پاس سے گزر جائے کیا یہ سنگدلی اور شقاوت نہیں، مال کی محبت دل کو سخت اور آنکھوں کو اندھا بنا دیتی ہے وہ مال کی محبت میں آخرت کو بھول بیٹھتا ہے اور اگر اجتماعی سطح پر زکوٰۃ روکنے والے ہوں تو پھر اللہ اپنی رحمت بھی روک لیتا ہے جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے:

﴿مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكٰوةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِينَ﴾ [2]

''جو قوم بھی زکوٰۃ سے انکار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھوک اور قحط سالی میں مبتلا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ باب زکاۃ البقر۔

[2] رواہ الطبرانی فی الاوسط، ح ۴۵۷۷، ۶۷۸۸، صحیح الترغیب للألبانی (۱/ ۴۶۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرما دیتے ہیں۔"

یہ وسیع سطح پر دنیاوی نقصان ہے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کی وجہ سے رونما ہوتا ہے،

ایک اور روایت میں ہے:

﴿وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا﴾[1]

"وہ لوگ جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بارش نہ برسائی جائے۔"

بلا شبہ زکوٰۃ ادا نہ کرنا دنیا و آخرت کا نقصان ہے مال کی محبت زکوٰۃ کی ادائیگی میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور جس مال کو آدمی چھپا چھپا کے محفوظ جگہوں پہ رکھتا ہے آدمی کے مرتے ہی اس مال کی کیفیت کیا ہوتی ہے، علامہ شمس الدین ذہبیؒ کے قلم سے پڑھئے وہ لکھتے ہیں:

"مرتے ہی اس کے مال کو عنقریب وارث پکڑ لیں گے بغیر مشقت وتھکاوٹ کے پالیں گے اور جو شخص مال کو جمع کرتا رہا مرنے کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ کہاں سے کمایا اور کیا کمایا تو اب کمانے والے کے لئے کانٹے اور تکلیف رہ جائے گی اور وارث کیلئے تروتازہ سامان ہوگا، کہاں گئی مال جمع کرنے والوں کی حرص جس دن ان کا مال جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں اس سے داغی جائیں گی۔"

اگر تو ان کو آگ کے طبقات میں دیکھے تو وہ درہم و دینار کے انگاروں پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوں گے۔ دائیں بائیں ہر جانب آگ حرارت سے جوش مار رہی ہوگی کیونکہ وہ باوجود سہولتوں کے بخل کرتے رہے اگر تو ان کو جہنم میں دیکھے تو وہ گرم پانی پلائے جا رہے ہوں گے کس قدر دنیا میں ان کو وعظ و نصیحت کی جاتی تھی لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کی

---

[1] سنن ابن ماجه، الفتن ،باب العقوبات، سلسلة الاحاديث الصحيحه ح ١٠٦ وحسنه الالباني

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ادائیگی کا نہ سوچتا تھا تو گویا اب قیامت کے دن ان کے پاس ان کا مال موجود ہے لیکن وہ گنجا سانپ بن چکا ہے۔[1]

غور فرمایئے......! زکوٰۃ ادا نہ کرنا کتنا بڑا جرم ہے، اگر کوئی بندہ زکوٰۃ کے علاوہ باقی اسلام کے چاروں ارکین پر عمل کرتا ہو نیکیاں بھی بے شمار ہوں تو یہ نیکیاں اسے فائدہ نہ دے سکیں گی بلکہ وہ جہنم کی آگ میں یوں تڑپ رہا ہوگا کہ اسے اس کے جمع شدہ مال سے بنائے گئے دہکتے ہوئے پتھروں سے داغا جا رہا ہوگا اور اس کی درد بھری چیخ و پکار سے عذاب میں کوئی نرمی نہیں ہوگی۔

❀❀❀

---

[1] کتاب الکبائر، علامہ شمس الدین ذہبیؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نیکیوں کی بربادی اور عورتوں کے اعمال

انسانی معاشرہ عورت کے بغیر نامکمل ہے عورت کے اندر ممتا کی شفقت بہن کی محبت اور بیوی کی ہمدردی جیسے اوصاف گندھے ہوئے ہیں بلکہ

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے سوزِ زندگی دروں

عورت سے ہمارا سامنا کبھی بیٹے کے روپ میں ہوتا ہے، کبھی بھائی کے روپ میں کبھی شوہر کے روپ میں اور کبھی باپ کی شکل میں ہر روپ میں ہماری تبلیغی ذمہ داری ہم سے تقاضہ کرتی ہے کہ ہم اپنے گھر والوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرائیں اس لئے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (تحریم۔۶)

''اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر بنیں گے، اس (آگ) پر سخت اور زورآور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو انہیں حکم دیا جائے وہی کرتے ہیں۔''

خود کو اور گھر والوں کو آگ سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کی ہے۔ جس طرح نماز روزہ اور دیگر اعمال کے متعلق ہم سے پوچھ ہونی ہے ایسے ہی اپنے اہل خانہ کے اعمال سے غفلت پر بھی ہم سے سوال ہوگا، اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں ایک مقام پر اسماعیل علیہ السلام کا ذکر ان کے اس اعزازی وصف کے ساتھ کیا ہے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنے گھر والوں کو نیکی کا حکم دیا کرتے تھے فرمایا:

﴿كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا﴾

(مریم:۵۵)

''وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے اور اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔''

اولاد اور بیوی بچوں کی محبت میں غیر شرعی امور کر گزرنا یا اللہ کے ذکر اور آخرت کے حساب سے غافل ہو جانا بہت بڑا خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ایسے لوگوں کو خسارہ اٹھانے والے، ناکام لوگ قرار دیا ہے اور فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (المنافقون:۹)

''اے ایمان والو! تمہاری اولاد اور تمہارے مال تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔''

اس آیت سے یہ چیز واضح ہوگئی کہ مال اور اولاد کی محبت اللہ کے ذکر سے غافل کرنے والی چیز ہے اور گھر والوں کو راہ مستقیم پر لگانا بھی ہماری ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کو نبھانے کیلئے ہمیں اپنی محبت کو شرعی محبت میں بدلنا ہوگا جس سے دو کام ہوں گے محبت بھی برقرار رہے گی اور تبلیغی فرض بھی پورا ہوتا رہے گا۔

درج بالا گفتگو میں ہم نے مردوں کے حوالہ سے بات کی کہ انہیں خواتین کو سمجھانے اور نیکی کی راہ پر لگانے کا حکم رب تعالیٰ نے دیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ شریعت نے خواتین کو بھی ان امور سے متنبہ کردیا ہے، جو ان کی نیکیوں کو برباد کرنے کا موجب بنتے ہیں، ذیل میں، ہم وہ چیزیں مختصراً ذکر کررہے ہیں۔

نماز کا قبولیت سے خارج ہو جانا:

نماز مرد و عورت دونوں پر فرض ہے اور نماز کو اس کے تمام آداب کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔ نبی ﷺ نے بالغ عورت کو سر پر چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اگر وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چادر ہونے کے باوجود ننگے سر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، جامع ترمذی کی روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔[1]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتے۔''

بدکار عورت کی نشانی:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ۔[2]

''جس عورت نے بھی خوشبو لگائی پھر وہ نکلی اور لوگوں کے پاس سے گزری تاکہ وہ اس کی خوشبو پائیں وہ بدکار عورت ہے اور اسے دیکھنے والی ہر آنکھ بھی بدکار ہے۔''

عورت اور مرد کی خوشبو میں فرق ہے۔ نبی ﷺ نے یہ فرق ان الفاظ میں واضح فرمایا ہے:

طِيْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ۔[3]

''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو غالب ہو اور اس کا رنگ ہلکا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور اس کی بو ہلکی ہو۔''

---

[1] جامع ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء لاتقبل صلاۃ المرأۃ الابخمار

[2] حسن نسائی، کتاب الزینہ مایکرہ للنساء من الطیب

[3] صحیح نسائی، کتاب الزینۃ، باب الفصل بین طیب الرجال وطیب النساء، ترمذی، کتاب الادب ماجاء فی طیب الرجال والنساء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عورتوں کے لئے مردوں والی خوشبو لگانا بدکاری والا کام ہے اور بدکار مرد یا بدکار عورت اللہ کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہیں۔

أَيُّمَا إِمْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْسِلَ۔[1]

''جو عورت بھی خوشبو لگا کر مسجد کی طرف نکلی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک وہ اس کو دھو نہ لے۔''

تنگ اور باریک لباس جنت کی راہ میں رکاوٹ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمی عورتوں کی نشانی ان الفاظ میں بیان فرمائی:

نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَايَجِدْنَ رِيحَهَا وَرِيحُهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا۔[2]

''ایسی عورتیں جو لباس پہننے والی ہیں (مگر) ننگی ہیں لوگوں کو مائل کرنے والی اور مٹک کر چلنے والی ہیں ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی مانند ہوں گے یہ عورتیں جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو ایک لمبے فاصلے سے بھی پائی جائے گی۔''

لباس پہننے کے باوجود ننگا ہونا یہ ہے کہ ان کا لباس بہت مختصر ہوگا جو پورے جسم کو چھپا نہ سکے گا یا پھر اتنا تنگ اور باریک ہوگا کہ سارے اعضاء نظر آئیں گے۔

تنگ اور باریک لباس پہن کر باہر نکلنا جس میں بے پردگی ہو جہنم میں لے جانے والا فعل اور بہت بڑا جرم ہے۔ پھر ایسے لباس میں بغیر محرم کے سفر کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے قطعی روک دیا ہے۔ آپ کا فرمان

---

[1] ابن ماجه ابواب الفتن، باب فتنة النساء

[2] مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات المائلات

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے:

لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ۔[1]

”کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔“

بغیر محرم کے سفر کرنا، مطلق منع ہے خواہ وہ تبلیغ کی نیت سے ہی کیوں نہ ہو کسی غیر محرم کو دینی بھائی بنا کر اس سے بطور ڈرائیور کے خدمات لینا اور دوسرے شہروں میں تبلیغ کیلئے جانا بذاتِ خود ایک نافرمانی ہے، نبی ﷺ نے مرد کو ان الفاظ میں عورت سے تنہائی اختیار کرنے کو برا فعل سے روکا ہے:

لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ۔[2]

”تم میں سے کوئی بندہ محرم کے سوا کسی دوسری عورت کے پاس نہ بیٹھے۔“

شوہر کی نافرمانی کرنا:

جس طرح شوہر پر شریعت نے بیوی کے حقوق عائد کیے ہیں اسی طرح بیوی سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ شوہر کی مطیع اور فرمانبردار بن کے رہے، شوہر کی نافرمانی نامۂ اعمال میں گناہوں کی سیاہی بڑھا دیتی ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيْئَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔[3]

”جب کوئی مرد اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔“

ایک اور روایت میں الفاظ یوں ہیں:

إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ۔[4]

---

[1] بخاری، کتاب الحج، باب حج النساء

[2] بخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرآۃ الا ذو محرم

[3] بخاری، کتاب النکاح، باب اذا باتت المرآۃ مهاجرة فراش زوجها

[4] صحیح بخاری، کتاب و باب مذکورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"جب عورت رات کو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ سو رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے خاوند کے بستر پر نہ آ جائے۔"

معلوم ہوا کہ شوہر کے بستر سے دور رہنا اور ناراضگی میں رات گزار دینا وہ سنگین گناہ ہے کہ جس کی وجہ سے رات بھر عورت پر فرشتوں کی لعنت جاری رہتی ہے۔

عورت کیلئے شوہر ہی جنت اور جہنم ہے:

جو عورت شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہے اس کیلئے اللہ کا وعدہ ہے کہ جنت میں اس کا ٹھکانہ ہوگا اور شوہر کی نافرمانی کرنا جہنم میں لے جانے والا عمل ہے، یعنی جنت اور جہنم کا فیصلہ شوہر کی فرمانبرداری یا نافرمانی میں مضمر ہے اور دونوں راستوں میں سے کس کا انتخاب کرنا ہے اس کا اختیار عورت کے پاس ہے۔ حضرت حصین بن محصن بیان کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نبی ﷺ کے پاس آئی، آپ نے اس سے پوچھا کیا تو شوہر والی ہے، اس نے کہا ہاں، آپ نے پوچھا تیرا اس کے ساتھ کیسا سلوک ہے، اس نے کہا جہاں تک میرا بس ہو میں اس کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی آپ نے فرمایا:

فَانْظُرِيْ أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ[1]

"خیال رکھنا تیرا اس کے ساتھ کیسا سلوک ہے، اس لئے کہ وہی تیری جنت ہے اور وہی تیرے لئے جہنم ہے۔"

اس کی تائید میں جامع ترمذی کی یہ روایت بھی موجود ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ[2]

"جو عورت بھی اس حال میں مری کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔"

عورت کے جنت جانے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ فرائض کی پابندی کرے اور

---

[1] مسند احمد، مسند الکوفیین

[2] ترمذی، کتاب الرضاع ماجاء فی حق الزوج علی المراة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شوہر کی فرمانبرداری میں زندگی گزار دے اگر اس کے پاس نیکیوں کے بہت انبار ہوں لیکن اس کے دل میں شوہر کی ہمدردی احترام اور فرمانبرداری کا مادہ نہ ہو تو یہی اکیلی کوتاہی جہنم میں لے جانے کا سبب بن سکتی ہے۔

معمولی باتوں پر شوہر سے طلاق کے مطالبے کرنا:

بعض عورتوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ گھر میں کوئی معمولی بات بھی ہوئی تو جھٹ طلاق کا مطالبہ جڑ دیا کہ بتاؤ اب کیا فیصلہ کرنا ہے یا ایسے الفاظ کہ آپ مجھے چھوڑ دو کوئی اور ڈھونڈ لو اور عموماً یہ الفاظ معمولی سی بات پر ہی اُن کی زبان پر آ جاتے ہیں، ایسی عورتیں جنت میں جانے کا اگر ارادہ رکھتی ہیں آنکھیں کھول کر اس روایت کو پڑھیں:

أَيُّمَا اِمْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔[1]

''جو عورت بھی اپنے شوہر سے بغیر کسی (شرعی) عذر کے طلاق کا سوال کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

شوہر کی راز والی باتیں دوسری عورتوں کو بتانا:

کچھ عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جب دوسری عورتوں سے مل کر بیٹھیں تو اپنے شوہر کی وہ باتیں کرتی ہیں جو ہم بستری سے متعلقہ ہوں حالانکہ ایسی باتیں کرنے والا قیامت کے دن بدترین مرتبہ پر ہوگا نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلٰى اِمْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُهَا سِرَّهَا۔[2]

''بے شک اللہ کے ہاں قیامت والے دن سب لوگوں سے مرتبے میں برا وہ شخص ہے جو اپنی عورت سے اور عورت اس کے ساتھ لیٹے پھر وہ اس کی پوشیدہ

---

[1] ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی الخلع

[2] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حریم افتشاء سرالمراۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باتیں پھیلائے۔"

فیشن کی بیماری:

ایسی عورتیں لباس، بالوں اور میک اپ کے نت نئے ڈیزائنوں کیلئے ماہنامے اور انگریزی ماڈلنگ رسائل کا مطالعہ کرتی ہیں اور ویسے ہی لباس اور بالوں کے سٹائل بنانے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں۔ حالانکہ یہ لباس اور ڈیزائن سارے مغربی ہوتے ہیں جو عورت سے اس کا ایمان ورلباس چھین لیتے ہیں، فیشن میں عموماً درج ذیل چیزیں اختیار کی جاتی ہیں

① :لباس ② :مردوں کی مشابہت ③ :جسم کی تراش خراش

مردوں کی مشابہت:

لباس کے متعلق تو پیچھے احادیث گزر چکی ہیں مردوں سے مشابہت کے متعلق بھی آپ ﷺ کا فرمان پڑھ لیجئے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔[1]

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت کرنے والے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی مشابہت کرنے والی ہیں۔"

مردوں سے یہ مشابہت، چال ڈھال، گفتگو اور بالوں کی کٹنگ میں ہوتی ہے۔

جسم کی تراش خراش:

بعض عورتیں بیوٹی پارلروں میں جا کے اپنے جسم کی مختلف انداز میں تراش خراش کرواتی ہیں، پلکوں کو باریک کرواتی اور تل بنوانے کیلئے جسموں پر سوراخ تک کروالیتی ہیں۔ نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے متعلق فرمایا ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

---

[1] بخاری، کتاب الحدود، باب نفی اهل المعاصی والمخنثین

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔[1]

''اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو بدن کو گودنے اور گدوانے والی ہیں اور پلکوں کے بال اکھڑوانے والی، خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرنے والی ہیں۔''

بخاری شریف کی ایک اور روایت میں الفاظ یوں ہیں:

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ الْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔[2]

''اللہ تعالیٰ نے بالوں میں جوڑا لگانے والی اور لگوانے والی نیز (جسم پر) بیل بوٹے بنانے اور بنوانیوالی پر لعنت فرمائی۔''

ناخن لمبے رکھنا:

یہ بھی فیشن ہے یہ چیز جہاں بیماریوں کا موجب ہے وہاں نبی ﷺ کی نافرمانی بھی ہے اس لئے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وُقِّتَ لَنَا فِيْ تَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ أَنْ لَا نَتْرُكَ مِنْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔[3]

''ہمارے لئے ناخن تراشنے کی مدت مقرر کی گئی کہ ہم انہیں چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔''

خاوند کی ناشکری کرنے والیاں:

شوہر کی ناشکری وہ خطرناک برائی ہے جس کی وجہ سے مرد کے دل سے عورت کی محبت ختم ہو جاتی ہے، گھر کا سکون برباد ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ عمل جہنم کی آگ کو بھی بھڑکا دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زندگی میں ایک دفعہ

[1] بخاری، کتاب اللباس، باب المتفلجات للحسن

[2] بخاری، کتاب اللباس، باب وصل الشعر

[3] مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورج کو گرہن لگ گیا، آپ نے نماز پڑھائی، پھر مختصر خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں مردوں اور عورتوں کو ان الفاظ میں نصیحت فرمائی:

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ مَارَاَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔[1]

''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر کبھی ایسا دیکھوتو اللہ کو یاد کیا کرو، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کوئی چیز پکڑنے کے لئے آگے بڑھے، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے کی طرف ہٹے، آپؐ نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی یا فرمایا میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے میووں کا ایک خوشہ لینے کے لئے آگے بڑھا۔ اگر میں لے لیتا تو تم دنیا کی بقاء تک اس میں سے کھاتے رہتے پھر میں نے دوزخ دیکھی۔ میں نے نے آج تک اس سے ڈراونی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اس میں اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے پوچھا: کیوں یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: ان کی ناشکری کی وجہ سے لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے ساتھ؟ فرمایا: خاوند کے ساتھ ناشکری کرتی ہیں اور اس کا احسان نہیں مانتیں، اگر تم کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرو اور پھر اسے تمہاری ایک بات بری لگ جائے تو وہ کہے گی میں نے کبھی تجھ سے بھلائی

---

[1] صحیح سنن نسائی، کتاب الکسوف باب قدر القراء ۃ فی صلوۃ الکسوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں پائی۔"

اس ناشکری کا علاج نبی ﷺ نے بڑے پیارے حکیمانہ انداز میں یوں بیان فرمایا ہے:

أُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ [1]

"تم ہمیشہ اس کی طرف دیکھو جو تم سے نچلے درجہ کا ہے اور اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی اس نعمت کو حقیر نہ سمجھنے لگ جاؤ جو اس نے تم پر کی ہے۔"

گھر میں آمدنی کم ہو یا زیادہ اگر شوہر محنتی ہے تو اس کا وجود باعثِ رحمت ہے، ناشکری کر کے نہ تو اس کا دل برا کریں اور نہ اپنے اعمال برباد کریں بلکہ اپنے سے ہلکے درجہ والوں کو دیکھ لیا کریں اس سے ان شاء اللہ شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوں گے۔

چغل خوری:

یہ بیماری بھی عورتوں میں عام ہے گھروں میں بہت زیادہ جھگڑے چغل خوریوں سے ہوتے ہیں اور یہ عادت جہاں فتنہ وفساد کا موجب بنتی ہے، وہاں عذاب قبر کا باعث بھی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا۔ [2]

"ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے

---

[1] مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الدنيا سجن المومن وجنة الكافر

[2] صحيح سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب التنزه عن البول

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عذاب نہیں دیا جارہا بلکہ یہ (اس قبر والا) اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور یہ (دوسرا قبر والا) چغل خوری کیا کرتا تھا، پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی اسے دو حصوں میں پھاڑا اور دونوں قبروں پر ایک ایک گاڑ دی پھر فرمایا شاید اس وجہ سے ان پر عذاب ہلکا کر دیا جائے جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں۔''

نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں گناہ ان لوگوں کی نظروں میں کوئی بڑے گناہ نہ تھے۔ چغل خوری زبان کا ایک چسکا ہے لیکن یہ وہ مذموم فعل ہے جو قبر کی تاریکی میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

مسلمان بہن کے نام:

إذ قُلْتُ حقا فهل تغضبين ۔۔۔ فإني إليک من الناصحين

فقولي لماذا خلعت الحجاب ۔۔۔ وابرزْتِ جسمکِ للناظرين

فبعضٌ يراکِ له دميةً ۔۔۔ وبعضٌ عليک من الناقمين

وإنک رُکن لهذا الوجود ۔۔۔ وفيک الفخارُ الاتشعرين؟

وفيک السعادةُ مقرونة ۔۔۔ وفيک الصلاحُ لمن تنجبين

''جب میں حق کہوں تو کیا تو غضبناک ہوگی؟ پس میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ بتا تو نے پردہ کیوں اتارا ہے اور دیکھنے والوں کے لئے اپنا جسم کیوں ننگا کیا ہے۔ بعض شوق سے تجھے دیکھتے ہیں اور بعض تجھ پر غصہ کرتے ہیں اور یقیناً تو اس کائنات کا ایک رکن ہے اور تجھ پر فخر ہے تو شعور سے کام کیوں نہیں لیتی۔''

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جن دنوں نیکیاں زیادہ برباد ہوتی ہیں

نیکیاں برباد کرنے میں بعض موسمی عوامل بہت کردار ادا کرتے ہیں یعنی بعض دنوں کچھ ایسی مہمات ہوتی ہیں جنہیں سر کرنے کے لئے سراسر غیر شرعی امور اختیار کرنے پڑتے ہیں جن سے نامہ اعمال میں نیکیوں کی چمک دمک مدھم پڑ جاتی ہے۔ ان دنوں آخرت کا طالب بھی اگر دنیاداروں میں پڑ جائے تو یقیناً وہ فتنوں میں پڑ جائے گا، ان مہمات کا مختصر طور پر ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں۔

الیکشن کے ایام:

ان دنوں لوگ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتے یا تو وہ سپوٹر ہوں گے یا امیدوار، دونوں کیفیتوں میں ان کے پاس کسی بھی نیکی کیلئے وقت نہیں ہوتا انہیں مسجد کی بجائے چوپال اور چورستے زیادہ اچھے لگتے ہیں ان کی راتیں عبادت کی بجائے سازشوں میں گزرتی ہیں، اگر دن ہو تو نمازوں کے وقت وہ گلیوں، محلوں میں لوگوں کے دروازوں پر ہوتے ہیں، تلاوتِ قرآن کی بجائے انہیں اپنے امیدوار کے دفتر میں بیٹھ کر کیبل دیکھنا زیادہ مرغوب ہوتا ہے اور وہ اپنے سینوں پر تصویر والے بیج لگانا فخر سمجھتے ہیں، ذرا دیکھئے تو ان دنوں کون کون سی منکرات پر عمل کر کے شرعی حدود کو پامال کیا جاتا ہے۔

جھوٹ:

ان دنوں جھوٹ کثرت سے بولا جاتا ہے جھوٹے وعدے اور جھوٹی گفتگو عام ہوتی ہے، امیدوار تو اپنی جگہ عوام بھی اس میں زبردستی شامل ہو جاتی ہے، مثال کے طور پر ہر امیدوار سے ووٹ کا وعدہ کرنا جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے، حالانکہ وہ دو تین گروپوں کے امیدواروں کو مشترکہ ووٹ نہیں ڈال سکتا اور صبح کو جھوٹ بولنے کیلئے نکلنا پھر رات گئے تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کام میں شریک رہنا شریعت کی نظر میں کیسا ہے، صحیح بخاری میں نبی ﷺ کی خواب والی حدیث میں ہے:

﴿فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيْدٍ وَإِذَا هُوَيَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مَافَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاهٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَالِي: إِنْطَلِقْ إِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا﴾[1]

''ہم ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جو گدی کے بل (چت) لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس ہی ایک دوسرا شخص لوہے کا زنبور لئے اس کے اوپر کھڑا ہے وہ اس کے چہرے کی ایک طرف آتا ہے اور اس کے جبڑے کو اس کی گدی تک چیر دیتا ہے اس کے نتھنے اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے چہرے کی دوسری جانب آتا ہے اور وہی عمل کرتا ہے جو اس نے پہلی جانب میں کیا تھا، پس وہ اس کی ایک جانب سے فارغ نہیں ہو پاتا کہ دوسری جانب پہلے کی طرح صحیح ہو جاتی ہے۔ وہ پھر اس کی طرف آتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو پہلی مرتبہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے پوچھا سبحان اللہ یہ دو کون آدمی ہیں۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ آگے چلئے''

آخر میں جبرائیل امین نے ان دو آدمیوں کے بارے میں خبر دی:

﴿اَلَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَارَأَيْتَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾......

''جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا وہ بہت جھوٹا آدمی تھا جو

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرویا بعد صلاۃ الصبح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جھوٹی بات زبان سے نکالتا وہ اس سے نقل کی جاتی یہاں تک کہ وہ ساری زمین میں پھیل جاتی۔"

جھوٹی گواہی:

جھوٹ بول کر کسی کو شریف اور پارسا ظاہر کرنا جھوٹی گواہی کے زمرہ میں آتا ہے گویا کہ وہ لوگوں کے سامنے اس کی شرافت و نجابت کی گواہی دے رہا ہے حالانکہ جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے وہ ان اوصاف سے بالکل خالی ہے۔ ایسی باتیں کہنے والے کے نامۂ اعمال میں جھوٹی گواہی درج ہو جاتی ہے اور جھوٹی گواہی دینے والے کیلئے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

﴿عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِأَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قُلْنَا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ جَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ﴾[1]

"حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں، ہم نے کہا، کیوں نہیں، یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ (سیدھے ہوکر) بیٹھ گئے اور فرمایا، سنو! اور جھوٹی گواہی آپ برابر یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے (شدت خوف سے) کہا، کاش! آپ خاموشی اختیار فرمالیں۔"

نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق جھوٹی گواہی دینے والا کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کبیرہ گناہوں سے جہنم کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔ یہ دنیا دارالعمل ہے جہاں سے کوئی چاہے تو اپنے لئے جنت کی راحتیں چن لے اور چاہے تو انگارے اکٹھے کر لے۔ الیکشن

[1] صحیح بخاری، کتاب الشہادات، باب ماقیل فی شہادۃ الزور، صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الکبائر واکبرھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مہمات میں سرگرم افراد کیلئے نبی ﷺ کا یہ فرمان کس قدر واضح ہے۔

﴿أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ﴾[1]

''چار خصلتیں ہیں جس میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔''

ایک مسافر کو اگر پتہ چل جائے کہ اس کا راستہ ہلاکت کی طرف جاتا ہے تو وہ اس جانب سفر کرنے سے رک جاتا ہے اور دانشمندی کا تقاضہ بھی یہی ہے اور کس قدر تعجب کی بات ہے کہ سب کو پتہ بھی ہے کہ جھوٹ کا راستہ جہنم کی جانب جاتا ہے۔ پھر بھی اس پر چلتے ہوئے جھجک محسوس نہیں ہوتی حالانکہ نبی ﷺ نے واضح انداز میں فرمادیا ہے۔

﴿إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا﴾[2]

''تم جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں اور جب آدمی جھوٹ بولتا رہے اور جھوٹ بولنے کی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب علامات المنافق ،صحیح مسلم، کتاب الایمان باب لایدخل الجنة الا المومنون

[2] صحیح بخاری، کتاب الادب باب قول اللّٰہ یا ایھا الذین امنو اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصادقین، صحیح مسلم، کتاب البروالصله، باب قبح الکذب وحسن الصدق

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کوشش میں رہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

چوکوں اور چورستوں کا استعمال:

الیکشن مہمات میں راستوں کے قریب کرسیاں سجا کر بیٹھنا الیکشن کا ایک حصہ شمار ہوتا ہے۔ خصوصاً نوجوانوں کی ٹولیاں رات گئے تک جمی رہتی ہیں اور ان کی ہاؤ ہو سے اردگرد کے افراد بھی متاثر ہوتے ہیں، یہ راستوں کا شرعی اعتبار سے بالکل غلط استعمال ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَالَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَأَمَّا إِذَا أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[1]

''راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو، صحابہ نے عرض کیا ہماری مجلسوں کے بغیر ہمارا گزارا نہیں کیونکہ ہم ان میں باہمی بات چیت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جب تم نہیں مانتے تو راستے کو اس کا حق دو انہوں نے پوچھا اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔''

یہ تمام حقوق راستوں میں بیٹھنے والے پر عائد ہوتے ہیں، اگر ان حقوق کی پاسداری نہیں کرسکتا بلکہ ان کی پامالی کا خدشہ ہے تو اسے اپنے گھر میں بیٹھ جانا چاہیے گھر بیٹھنے والے پر یہ تمام حقوق عائد نہیں ہوتے۔

آدھی رات تک کیبل دیکھنا:

راتیں سونے اور خود کو تسکین پہنچانے کیلئے اللہ نے بنائی ہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا﴾ (نباء:۹،۱۰)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينه، باب النهى عن الجلوس فى الطرقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ہم نے تمہاری نیند کو سکون کا باعث بنایا اور رات کو لباس بنا دیا۔''

ان دو باتوں کے علاوہ تیسری بات نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (سورۃ المزمل:۱،۲)

''اے کمبل اوڑھنے والے رات کو قیام کریں مگر تھوڑا۔''

اور ایمان والوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا﴾ (سورۃ الفرقان:۶۴)

''جو رات گزارتے ہیں اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے''

الیکشن کے دنوں میں رات کو اٹھ کے رب کے سامنے آنسو بہانا تو دور کی بات ہے فرض نمازیں چھوڑ کے آدھی رات تک کیبل دیکھی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے نیند کو سکون کا باعث بنایا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ خود بھی سکون کرو اور دوسروں کے سکون میں بھی خلل نہ ڈالو۔

اور کیا جس جگہ الیکشن دفتر بنا ہوا ہے اس کے ارد گرد رہنے والے محلہ دار آرام کی نیند سوتے ہیں، شور شرابے اور ہاؤ ہو سے دوسرے مسلمان بھائی کا آرام خراب کرنا مسلمانوں والا کام نہیں ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

﴿اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ﴾[1]

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

تصویر والے سٹکر:

سپورٹر اپنے امیدوار سے محبت کا اظہار یوں کرتا ہے کہ اس کی تصویر والا سٹکر اپنے سینے پر لگائے پھرتا ہے کم از کم اپنے لباس پر لگانے سے تو پرہیز ہو سکتا ہے، پھر اس کی محبت میں اس نے کتنی تصویریں چھپوا کر پورے محلہ میں تقسیم کر دیں حالانکہ ان چیزوں کے متعلق بھی نبی ﷺ کے فرامین موجود ہیں، چند احادیث ملاحظہ فرمائیے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ﴾[1]

''بے شک وہ لوگ جو یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن اُن کو عذاب دیا جائے گا (اور) اُن سے کہا جائے گا تم نے جو تصویریں بنائی تھیں ان کو زندہ کرو (یعنی ان میں روح ڈالو)''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَارُوْحَ فِيْهِ﴾[2]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہر تصویر بنانے والا جہنمی ہے، اس کی ہر تصویر کے بدلے میں جو اس نے بنائی ہوگی، ایک شخص بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پس اگر تم نے تصویر ضرور ہی بنانی ہو تو درخت کی اور ایسی چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح نہ ہو۔''

گویا جتنی زیادہ تصویریں بنائے گا اتنا ہی زیادہ عذاب ہوگا، خواہ وہ سٹکروں کی شکلوں میں ہوں یا اشتہارات کی شکل میں یا بڑے بڑے بورڈ ہوں۔

﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ﴾[3]

---

[1] بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب الاتدخل الملائكة بيتافيه كلب

[2] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بيع التصاوير، صحیح مسلم: کتاب اللباس، باب لاتدخل الملائكة فيه ....

[3] صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب نقض الصور، صحیح مسلم، کتاب اللباس باب لاتدخل الملائكة......

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا قیامت والے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا تصویر بنانے والے ہوں گے۔''

﴿وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَاصُوْرَةٌ﴾[1]

''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا تصویر ہو۔''

﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ أَنْ يَاتِيَهُ، فَجَاءَ تْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ، قَالَتْ وَكَانَ بِيَدِهِ عَصًا فَطَرَحَهَا مِنْ يَدِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَايُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَارُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُكَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ فَقَالَ مَتٰى دَخَلَ هٰذَاالْكَلْبُ؟ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَادَرَيْتُ بِهِ فَأَمَرَبِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ هُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَاتِنِيْ فَقَالَ: مَنَعَنِيْ الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّالَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَاصُوْرَةٌ﴾[2]

''عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل امین نے کسی ایک گھڑی میں ان کے پاس حاضر ہونے کا وعدہ کیا، پس وہ گھڑی تو آ گئی لیکن جبرائیل نہیں آئے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ پس آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور آپ کی زبان سے مبارک پر یہ الفاظ تھے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور نہ اس کا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب التصاویر، صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب لاتدخل الملائکۃ بیتاً......

[2] صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ......

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول۔ پھر آپ نے نظر دوڑائی تو دیکھا کہ آپ کی چارپائی کے نیچے ایک پلا (کتے کا بچہ) ہے تو فرمایا: یہ کتا کب اندر گھس آیا ہے؟ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے تو اس کا پتہ نہیں۔ پس آپ نے اس کی بابت حکم دیا اور اسے باہر نکال دیا گیا، اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، میں تمہارے لئے بیٹھا رہا، لیکن تم آئے نہیں، تو جبرائیل نے عرض کیا، مجھے اس کتے نے روکے رکھا، جو آپ کے گھر میں تھا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

ہر کسی سے ووٹ کا وعدہ کرنا:

آدمی گھر میں بیٹھے اور باہر کی سرگرمیوں سے پرہیز کرے تو بہت سے گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ باہر نکلے گا تو دشمن کے ڈر سے ہر ووٹ مانگنے والے سے ووٹ کا وعدہ کرے گا یہ ملا تو اس کے ساتھ وہ ملا تو اس کے ساتھ۔ نبی ﷺ نے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے:

﴿وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ﴾[1]

''تم لوگوں میں سے بدترین دو رخے شخص کو پاؤ گے جو ان (لوگوں) کے پاس ایک رخ (چہرہ) لے کر جائے اور ان کے پاس دوسرا رخ۔''

الیکشن کے دنوں کے علاوہ کچھ اور بھی دن ہیں جب اجتماعی طور پر گناہوں کا ارتکاب کرکے نیکیاں برباد کی جاتی ہیں مثلاً بسنت، ویلنٹائن ڈے اور اپریل فول وغیرہ ایسے تمام خود ساختہ دنوں کا مطالعہ کرنے کے لئے مؤلف کی کتاب ''غیر مسلم تہوار'' کا مطالعہ کریں۔

❀❀❀

---

[1] صحیح بخاری، اوائل کتاب المناقب، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب خیار الناس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بدعت کی وجہ سے عمل کا ضائع ہونا

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔[1]

"جس نے دین کے اندر کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو دین کا حصہ نہیں تو وہ مردود ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔[2]

"جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔"

بدعتی بندے کا عمل ثواب سے خالی ہو جاتا ہے اور قیامت والے دن اسے جس شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا، درج ذیل روایت سے واضح ہوتا ہے:

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (ﷺ) يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَّرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ اَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ وَ زَادَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْهِ قَالَ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ۔[3]

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور...... ح۲۶۹۷، صحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب نقض الاحکام الباطلۃ ح۱۷

[2] صحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب نقض الاحکام الباطلۃ ح۱۸

[3] صحیح بخاری کتاب الفتن باب ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ واتقوا فتنہ---

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوئے سنا میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں گا جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں سے پیئے گا اور جو اس میں سے پیئے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور کچھ لوگ (حوض کوثر پر) میرے پاس ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی (انہیں حوض کوثر سے روک دیا جائے گا) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اتنے الفاظ زیادہ کئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے یہ لوگ تو میری امت کے ہیں ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں (دین میں) نکالیں اس وقت میں کہوں گا جس شخص نے میرے بعد دین بدل ڈالا وہ دور ہو وہ دور ہو۔''

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نفاق

نفاق نیکیوں کیلئے سم قاتل کی حیثیت رکھتا ہے، نفاق ایک ایسا مہلک مرض ہے جو ایمانی حرارت کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے، منافق آدمی کے لئے نہ دنیا میں سکون رہتا ہے اور نہ آخرت میں، اسی طرح منافق آدمی نہ دنیا کی نظر میں معزز رہتا ہے اور نہ اللہ کی نظر میں۔ نفاق کی دو قسمیں ہیں ایک کا تعلق عقیدہ کے ساتھ ہے اور دوسری کا عمل سے۔ یعنی ایک اعتقادی منافق اور دوسرا عملی منافق۔ اعتقادی منافق کی علامتیں اللہ نے اس آیت میں بیان فرمادی ہیں:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ○ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ○ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ○ (البقرہ:۸تا۱۰)

''بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں، حالانکہ درحقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں، مگر دراصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور زیادہ بڑھا دیا اور جو جھوٹ وہ بولتے ہیں اس کی پاداش میں ان کیلئے دردناک سزا ہے۔''

دوسری قسم عملی منافقوں کی ہے جن کے کردار اور عمل میں شرعی اعتبار سے انتہائی ناپسندیدگی والی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں، یہاں ہم اُن میں سے چند ایک ذکر کر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جھوٹ وعدہ خلافی اور خیانت:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان مبارک میں منافقوں کی تین نشان ذکر کی ہیں:

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔[1]

''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

جھگڑے میں گالی دینا:

منافق کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اگر اس کا کبھی جھگڑا ہو جائے تو گالیاں بکتا ہے۔
اس کی دلیل حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔[2]

''اور جب جھگڑا کرتا ہے تو گالی بکتا ہے۔''

نماز میں سستی کا اظہار:

نماز چونکہ مومنین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور ایمان کی علامت ہے اور ایمان اور نفاق ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے، اس لئے منافق لوگ جب نماز کی ادائیگی کے لئے آتے ہیں تو ان کا دل نمازوں میں نہیں لگتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى۔ (النساء:۱۴۲)

''اور جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب علامة المنافق، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق

[2] صحیح البخاری: کتاب الایمان، باب علامات المنافق، صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عبادت میں ریا کاری:

عبادت وہ ہے جو انسان کی روح تک پہنچے اور اس کے قلب و ذہن کو متاثر کرے اور ایسی عبادت وہی ہوتی ہے جو مکمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو عبادت کرتے ہوئے دل کے اندر دوسروں سے داد پانے کی تمنا ریا کاری اور منافقت کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ منافقوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿يُرَاءُ وْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (النساء:۱۴۲)

''محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر (عبادت کرتے ہیں) اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔''

نماز میں ٹھونگے مارنا:

نماز کو اپنے وقت سے کسی عذر کے بغیر لیٹ کرنا اور عجلت میں ادا کرنا بھی نفاق کی علامت ہے، حضرت ابوالدرداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى تَدْنُوَ مِنَ الْغُرُوْبِ وَفِي لَفْظٍ حَتّٰى تَصْفَرَّ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَنْقُرُ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ لَايَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا۔[1]

''یہ منافق کی نماز ہے، یہ منافق کی نماز ہے، یہ منافق کی نماز ہے، وہ سورج کو دیکھتا رہتا ہے، جب غروب کے قریب ہو جاتا ہے (ایک اور روایت میں ہے: جب زرد ہو جاتا ہے) تو کھڑے ہو کر چار رکعت کے ٹھونگے مار لیتا ہے، ان میں اللہ کو بہت کم ہی یاد کرتا ہے۔''

قسموں کو ڈھال بنا لینا:

یہ بھی نفاق ہے کہ بندہ اپنے عیبوں پر پردہ ڈالنے اور اہل ایمان کو دھوکہ دینے کے لئے قسموں کو ڈھال بنا لے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب التکبیر بالعصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً﴾ (المنافقون:۲)

''انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔''

جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں کوتاہی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ۔[1]

''نماز باجماعت سے صرف ایسا منافق ہی پیچھے رہتا جس کا نفاق معروف ومشہور تھا۔''

جوڑ توڑ کی سیاسی چالیں:

لگائی بجھائی کرتے رہنا تاکہ معاشرے میں سکون نہ رہے، نفاق کی وہ علامت ہے جو اتحاد واتفاق کی راہ میں زہر کا چشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ○ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۱۔۱۲)

''جب کبھی ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر وہ شعور نہیں رکھتے۔''

برائی کا حکم دینا اور بخیلی کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَیَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِیَهُمْ﴾

(التوبہ:٦٧)

''منافق مرد اور منافق عورتیں سب ہی ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں وہ برائی کا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ والتشدید......

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر سے روکے رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔“

مومنوں کی خوشی پر جل جانا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَّقُولُوا قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ﴾ (التوبہ:۵۰)

”تمہارا بھلا ہوتا ہے تو انہیں رنج ہوتا ہے اور تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ اچھا ہوا ہم نے پہلے ہی اپنا معاملہ ٹھیک کر لیا تھا۔“

قیامت کے دن منافقین کی سزا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ، وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا﴾ (النساء:۱۴۵)

”یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔“

یہ سزا اس لئے ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں میں رہ کر کافروں والا کردار ادا کرتے ہیں۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جہنم میں لے جانے والے چند سنگین جرائم

اس فصل میں ہم مختصر طور پر چند ایسے اعمال کا ذکر کر رہے ہیں جو بندے کو جہنم کا حقدار بنا دیتے ہیں، ہر مسلمان کو چاہیے کہ نماز و روزہ اور دیگر ارکانِ اسلام کی پابندی کے ساتھ ان اعمال سے بھی پرہیز کرے یہ وہ خطرناک گناہ ہیں جن کا ارتکاب بندے کو مسلمان ہونے کے باوجود جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔ ان اعمال کی وجہ سے جہنم میں چلے جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ اعمال یقینی طور پر نیکیوں کو ہلکا کر دیتے ہیں۔

زبان اور شرمگاہ کے استعمال میں لاپرواہی:

جامع ترمذی کی روایت ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَكْثَرِ مَايُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ "تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ" وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَايُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ فَقَالَ "اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ"[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی گیا ''کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے جنت میں جانے کا سبب بنے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقویٰ اور اچھا اخلاق، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا ''کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے آگ میں جانے کا باعث بنے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''منہ اور شرمگاہ''۔

تعظیم کیلئے لوگوں کو کھڑا کرنا:

جامع ترمذی کی روایت ہے:

---

[1] حسن، جامع ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ اَبِی مِجْلَزٍ ؓ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ ؓ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ رَاَوْهُ فَقَالَ اِجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ "مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّا مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔[1]

"حضرت ابومجلز ؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ؓ کے آنے پر حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ اور حضرت صفوان ؓ کھڑے ہوگئے تو حضرت معاویہ ؓ نے کہا: دونوں بیٹھ جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ دست بستہ باادب اس کے سامنے کھڑے ہوں وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے۔"

یہ پسند کرنے والا خواہ کوئی مذہبی راہنما ہو یا سیاسی لیڈر سب کیلئے مطلق حکم ہے۔

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا:

سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال کرنا تکبر کی علامت ہے اور تکبر اللہ کو پسند نہیں، صحیح مسلم میں ہے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ۔[2]

"حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں (کھایا) پیا اس نے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتاری۔"

نبی ﷺ نے مردوں کیلئے سونا پہننا بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ ذیل کی روایت اس پر

---

[1] صحیح، جامع ترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء فی کراھیة قیام الرجل للرجل

[2] صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینة، باب تحریم استعمال اوانی الذھب والفضة فی الشرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دلالت کرتی ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ''يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهِ''[1]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ایک مرد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ نے اس کے ہاتھ سے وہ انگوٹھی اتاری اور دور پھینک دی پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے تو وہ (سونے) کی انگوٹھی پہن لیتا ہے۔''

دھوکہ اور فریب دینے والا شخص:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ''مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ''[2]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں نیز فرمایا فریب اور دھوکہ آگ میں ہے۔''

یعنی ان کا ارتکاب کرنے والا آگ میں جائے گا۔

مال غنیمت میں خرد برد کرنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ''هُوَ فِي النَّارِ'' فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا۔[3]

---

[1] صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینة، باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال

[2] حسن، طبرانی، سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث: ۱۰۵۸

[3] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب القلیل من الغلول

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی کو مال غنیمت پر محافظ مقرر کیا گیا تھا جس کا نام کرکرہ تھا، جب وہ فوت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آگ میں ہے۔'' صحابہؓ نے (اس کا سامان) جا کر دیکھا تو اس میں مال غنیمت سے چرائی ہوئی ایک چادر پائی۔''

شلوار کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔

شلوار یا تہبند باندھنے کی جگہ یہ ہے کہ اسے پنڈلی کے موٹے حصہ پر باندھا جائے اور اس حصہ سے لے کر اتنا نیچے لٹکانا جائز ہے کہ ٹخنے ننگے رہیں اور ٹخنوں سے نیچے لٹکانا جہنم میں لے جانے والا فعل ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔[1]

''تہبند کا وہ حصہ جو ٹخنوں کے نیچے ہوگا جہنم میں جائے گا۔''

ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے سے متعلقہ چند احادیث:

① عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ۔[2]

''حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا عضلہ (موٹا حصہ) پکڑ کر فرمایا: چادر کی جگہ یہ ہے اگر نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے اگر یہ بھی نہ مانو تو چادر کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں۔''

② عَنِ الشَّرِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ أَوْ هَرْوَلَ فَقَالَ: اِرْفَعْ إِزَارَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ قَالَ إِنِّي أَحْنَفُ تَصْطَكُّ رُكْبَتَايَ فَقَالَ: اِرْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّ كُلَّ خَلْقِ اللّٰهِ

[1] صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب ما اسفل من الكعبين فهو فی النار

[2] جامع ترمذی، کتاب اللباس، ۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَزَّوَجَلَّ حَسَنٌ فَمَارُءِ یَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ بَعْدُ إِلَّا إِزَارُهُ يُصِيبُ أَنْصَافَ سَاقَيْهِ أَوْ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ۔[1]

''شرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی چادر کھینچتا ہوا جا رہا تھا آپ اس کی طرف جلدی سے گئے یا دوڑ کر گئے اور فرمایا اپنی چادر اوپر اٹھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس نے کہا میرے پاؤں ٹیڑھے ہیں میرے گھٹنے آپس میں رگڑ کھاتے ہیں آپ نے فرمایا اپنی چادر اوپر اٹھاؤ کیونکہ اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی ہر چیز ہی خوبصورت ہے تو اس کے بعد اس آدمی کو جب بھی دیکھا گیا' اس کی چادر نصف پنڈلی پر ہوتی تھی۔''

قسم اٹھا کے کسی کا حق غصب کرنا:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي الْحَارِثِيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا قَالَ (وَإِنْ قَضِيْبًا مِنْ أَرَاكٍ)[2]

''حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے قسم کھا کر کسی مسلمان آدمی کا حق مار لیا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم واجب کر دیتے ہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواہ معمولی سا حق ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔''

وضو میں کوتاہی:

وضو اگر اچھے انداز سے کیا جائے تو گناہوں کو دھو دیتا ہے اور اگر اس میں کوتاہی کرے تو ذیل کی سزا ہے:

---

[1] مسند احمد، ۴/ ۳۹۰

[2] رواہ مسلم، کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ قَوْمًا يَتَوَضَّئُوْنَ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ (وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوَضُوْءَ)[1]

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو وضو کرتے دیکھا ان کی ایڑیاں (گیلی نہ ہونے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' (خشک) ایڑیوں کیلئے آگ سے ہلاکت ہے' وضو اچھی طرح کرو۔''

تین قسم کے آدمی:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم (ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ۔[2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ① وہ شخص جو جنگل میں اپنی ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہو اور مسافر کو پانی لینے سے روک دے (جبکہ کسی دوسری جگہ بھی پانی میسر نہ ہو۔ ② وہ شخص جس نے عصر کے بعد مال بیچا اور اللہ کی قسم اٹھائی کہ میں نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے' خریدار نے سچ سمجھ لیا۔ ③ وہ شخص جس نے محض دنیا کے لالچ میں حاکم کی بیعت کی اگر حاکم نے اسے

---

[1] ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل العرقيب

[2] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان غلظ تحريم اسبال الازار والمن بالعطية

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دنیا دی تو اس سے وفا کی اگر دنیا نہ دی تو بے وفائی کی۔''

پانچ قسم کے آدمی:

عَنْ عَیَّاضِ بْنِ حَمَارِ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ا قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَلَهُ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْكُمْ تَبَعًا لَا یَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَایَخْفٰی لَهٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ، وَرَجُلٌ لَایُصْبِحُ وَلَا یُمْسِیْ اِلَّا وَهُوَ یُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِیْرَ الْفَحَّاش۔[1]

''حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ''آگ میں جانے والے پانچ قسم کے لوگ ہیں پہلے وہ جاہل لوگ جنہیں (حلال وحرام میں) کوئی تمیز نہیں' دوسرے کے پیچھے (آنکھیں بند کرکے) چلنے والے، اہل وعیال اور مال ومنال تک سے بے فکر ہیں دوسرا وہ خائن شخص جسے معمولی سی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو خیانت کرنے لگتا ہے' تیسرا وہ شخص جو تیرے اہل ومال میں تجھے دھوکہ دینے والا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل یا چھوٹے آدمی کا ذکر فرمایا اور پانچواں وہ شخص جو فحش گو اور گالیاں بکنے والا ہے۔''

جانور پر ظلم کرنے والا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (عُذِّبَتْ اِمْرَأَةٌ فِیْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْهَا النَّارَ لَاهِیَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ هِیَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ)۔[2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة

[2] صحیح مسلم، کتاب البروالصلة، باب تحریم تعذیب الهرة ونحوها

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک عورت (جہنم میں) ایک بلی کو قید کرنے کے معاملے میں عذاب دی گئی یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی اور عورت جہنم میں چلی گئی اس عورت نے بلی کو قید کر کے نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ ہی اسے آزاد کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔''

انسانوں پر ظلم کرنے والا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ (أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ) قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَادِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ (اَلْمُفْلِسُ اُمَّتِیْ مَنْ یَاتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِیَامٍ وَزَكٰوةٍ وَیَاتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُقْضٰی مَاعَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے پوچھا ''کیا تم جانتے ہو مفلس کسے کہتے ہیں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''مفلس تو وہی ہے جس کے پاس پیسے نہ ہوں' نہ ہی کوئی سامان ہو۔' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکاۃ جیسی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا' لیکن کسی کو گالی دی ہوگی' کسی پر تہمت لگائی ہوگی' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کو قتل کیا ہوگا' کسی کو مارا ہوگا' لہٰذا اس کی نیکیاں مختلف لوگوں میں تقسیم کردی جائیں گی' اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہ گئے تو پھر ان کے گناہ اس کے حساب میں ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فخر کیلئے علم حاصل کرنا:

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُولُ (مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)[1]

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے'' جو شخص علم (دین) حاصل کرے علماء سے فخر کرنے کے لیے یا بے علم لوگوں سے جھگڑا کرنے کے لیے یا (بڑے) لوگوں کے چہرے اپنی طرف (اپنی شہرت) متوجہ کرنے (بڑے لوگوں کے دربار مین حاضری دینے) کے لئے اللہ اسے آگ میں داخل فرمائے گا۔''

نماز چھوڑنے والا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ (مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔[2]

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لیے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات' نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

---

[1] جامع ترمذی، ابواب العلم، باب فیمن یطلب العلم بعلمہ الدنیا۔ ۲/ ۲۱۲۸

[2] صحیح ابن حبان، للارناؤط، الجزء الرابع، رقم الحدیث ۱۴۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرضی روزے نہ رکھنا:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ (بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِیْ رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعِیْ فَاَتَيَا بِیْ جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَا اَصْعَدْ فَقُلْتُ: اِنِّیْ لَا اُطِيْقُهُ فَقَالَا اَنَا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا كُنْتُ فِیْ سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ، قُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوْا هٰذَا عَوَاءُ اَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٌ اَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا، قَالَ: قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ......[1]

''حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے بازو سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا ''اس پہاڑ پر چڑھیں۔'' میں نے کہا ''میں نہیں چڑھ سکتا۔'' انہوں نے کہا ''ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کردیں گے۔'' پس میں چڑھ گیا حتی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟'' انہوں نے بتایا ''یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔'' پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ چیرے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔''

---

[1] ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، صحیح الترغیب والترہیب، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث: ۹۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرض نماز پڑھے بغیر سونا:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ فِيْ حَدِيْثِ الرُّؤْيَا قَالَ: قَالَا لِيْ (اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ[1]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ خواب میں میرے پوچھنے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ کو دکھائے گئے ہیں ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ کا گزر ہوا اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے دنیا میں قرآن (سیکھ کر) بھلا دیا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔“

خودکشی کرنا:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ (اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ)[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مرے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص تیر (خنجر، پستول یا بندوق وغیرہ) سے اپنے آپ کو مارے وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو تیر مارتا رہے گا۔“

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ، فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهِ،

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ[1]

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو زخم تھا' وہ تکلیف پر صبر نہ کر سکا' چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ بیٹھا۔ نہ ہی آرام آیا اور نہ ہی خون بند ہوا' بالآخر مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنے بارے میں مجھ سے بھی جلدی کی' لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔''

دوسروں کو عمل کی دعوت دینا اور خود بد عملی کرنا:

عَنْ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَافُلَانُ مَاشَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ۔[2]

''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت کے روز ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں (پیٹ سے باہر) آگ میں ہوں گی وہ اپنی انتڑیوں کو لئے اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا (کولہو کی) چکی کے گرد گھومتا ہے اہل جہنم اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے ''اے فلاں! تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ کیا تم ہمیں نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی نصیحت نہیں کیا کرتے تھے؟'' وہ شخص جواب میں کہے گا ''میں تمہیں نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا' تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔''

ہمسایوں کو ستانے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ح: ۳۴۷۶

[2] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔[1]

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کی ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی بھی محفوظ نہ ہوں۔''

ہمسائیوں سے اچھا سلوک کرنا حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے اور جنت تبھی ملے گی اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا خیال رکھا جائے۔

چغل خوری:

صحیح مسلم کی روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ۔[2]

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں نَمَّامٌ کی جگہ قَتَّاتٌ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

حضرت ہمام بن الحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا، حضرت حذیفہ سے کسی نے کہا: یہ آدمی لوگوں کی مخبری کرتا ہے، حضرت حذیفہ نے (اسے سنانے کیلئے) بلند آواز سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔[3]

''چوری چھپے لوگوں کی باتیں سن کر چغلی کھانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

نمام ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو لوگوں کو لڑانے کیلئے ادھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات اِدھر پہنچائے، جبکہ قتات وہ آدمی ہے جو نمام بھی ہو اور لوگوں کی باتیں سننے کیلئے جاسوسی بھی کرے۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان تحريم ايذاء الجار، ح:٤٦

[2] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب غلظ تحريم النميمة

[3] ايضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

احسان کر کے جتلانا:

آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ [1]

''احسان جتلانے والا، (والدین کی) نافرمانی کرنے والا اور نشہ کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى﴾ (بقرہ:۲۶۴)

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو۔''

اس کے متعلقہ امام ذہبیؒ نے کتاب الکبائر میں ذیل کے چند اشعار نقل کئے ہیں:

وَصَاحِبٍ سَلَفَتْ مِنْهُ إِلَيَّ يَدٌ
أَبْطَا عَلَيْهِ مُكَافَاتِي فَعَادَانِي
لَمَّا تَيَقَّنَ أَنَّ الدَّهْرَ حَارَبَنِي
أَبْدَى النَّدَامَةَ مِمَّا كَانَ أَوْلَانِي
أَفْسَدْتَّ بِالْمَنِّ مَا قَدَّمْتَ مِنْ حَسَنٍ
لَيْسَ الْكَرِيمُ إِذَا أَعْطَى بِمَنَّانِ

''بعض ایسے ساتھی جو مجھ پر پہلے احسان کر چکے تھے۔ جب میرے اس پر بدلہ دینے نے تاخیر کر دی تو اس نے مجھ سے دشمنی شروع کر دی۔ جب اسے یقین ہوا کہ بے شک زمانہ میرے ساتھ جنگ میں ہے۔ تو اس نے بھی اس طرح شرمندگی دلائی جو مجھے ہلاک کرنے لگی۔ اے بندے! تو نے احسان جتلا کر پہلے کی ہوئی نیکیاں تباہ کر لیں، سخی جب کوئی چیز دیتا ہے تو اس پر احسان نہیں جتلایا

[1] سنن نسائی، کتاب الاشربۃ، باب الروایۃ فی المدمنین فی الخمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتا۔"

احسان جتلانے والے قیامت کے دن اللہ کی نظر رحمت سے دور ہوں گے، مسلم کی روایت ہے:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ[1]

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا، نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔" رسول اکرم نے یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "نامراد ہوئے اور خسارے میں پڑے وہ کون لوگ ہیں یارسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ① ازار (تہہ بند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا۔ ② احسان جتلانے والا اور ③ جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا مال بیچنے والا۔

❀❀❀

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطیة وتنفیق السلعة بالحلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گناہوں میں اضافہ کرنے والے چند کام

اس فصل میں ہم چند ایسے کام ذکر کریں گے جن کے کرنے سے بندہ گناہ گار ہو جاتا ہے۔ بندے کا معاشرتی وقار بھی کم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، چونکہ ہم کتاب کو طوالت نہیں دینا چاہتے اس لئے صرف احادیث اور ان کا ترجمہ وتخریج نقل کر رہے ہیں۔

مُردوں کو برا بھلا کہنا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوا إِلَى مَا قَدَّمُوْا۔[1]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ نے فرمایا: فوت شدہ لوگوں کو برا بھلا مت کہو، اس لئے کہ انہوں نے (اچھے یا برے) جو عمل آگے بھیجے، وہ ان کو پہنچ گئے۔''

❁ ❁ ❁

بغض رکھنا اور قطع تعلق کرنا

وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔[2]

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب ما ينهى عن سب الاموات، : ۱۳۹۳

[2] صحيح بخارى، كتاب الادب، باب ماينهى عن التحاسد، ح:۶۰۶۵، صحيح مسلم، كتاب البر، باب النهى عن التحاسد، ح:۲۵۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، نہ باہم حسد کرو، نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، نہ آپس میں تعلق منقطع کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (کسی مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال چھوڑے رکھے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الِاثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ، فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا، إِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَهُ وَبَیْنَ أَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ: أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا! أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا![1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پس ہر اس بندے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے (کسی مسلمان) بھائی کے درمیان دشمنی ہو۔ پس کہا جاتا ہے، ان دونوں کو مہلت دی جائے یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو صلح کرنے تک مہلت دی جائے۔''

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

وَعَنْ أَبِیْ خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ أَبِیْ حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِیِّ، وَیُقَالُ: السُّلَمِیُّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ کَسَفْكِ دَمِهِ۔[2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر، باب ماینھیٰ عن الفحشاء والتھاجر، ح۲۵۶۵۔

[2] حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب من ھجر آخاہ سنۃ، ح ۴۹۱۴، اسے حاکم (۴/۱۶۳) اور ذہبی وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’حضرت ابوخراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی اور بعض کے نزدیک سلمی، صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے ایک سال تک تعلق منقطع رکھے گا تو اس کا یہ عمل، اس کا خون بہانے کے برابر ہے۔‘‘

بدگمانی کرنا اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِیْثِ۔[1]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچو، اس لئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔‘‘

ایک اور حدیث میں ہے:

وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔[2]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے بُرا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔‘‘

خرید و فروخت میں دھوکہ کرنا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ یَدَهُ فِیْهَا، فَنَالَتْ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لایخطب علی خطبة آخیه حتی ینکح آویدع، ح: ۵۱۴۳، صحیح مسلم، کتاب البر، باب تحریم ظلم المسلم، وخزله، ح: ۲۵۶۳ ـ ۲۵۶۴

[2] صحیح مسلم، کتاب البر، باب تحریم ظلم المسلم وخزله، ح: ۲۵۶۳ ـ ۲۵۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: مَاهٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ! مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔[1]

''بے شک رسول اللہ ﷺ کا غلے کے ایک ڈھیر پر سے گزر ہوا، پس آپ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا، تو آپ کی انگلیوں نے تری محسوس کی۔ آپ نے پوچھا، اے غلے والے! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اسے بارش پہنچی ہے، آپ نے فرمایا: تو تو نے اس (بھیگے ہوئے حصے) کو غلے کے اوپر کیوں نہ کر دیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں؟ (یاد رکھ) جس نے ہم سے دھوکہ کیا، پس وہ ہم میں سے نہیں۔''

مزدور کی اجرت دبالینا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا، فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ۔[2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تین آدمی ہیں جن سے قیامت والے دن میں خود جھگڑوں گا، ایک وہ آدمی جس نے میرے نام سے عہد کیا، پھر اسے توڑ دیا، دوسرا وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھالی اور تیسرا وہ آدمی، جس نے اجرت

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من حمل علینا السلاح، وباب من غشنا فلیس منا، ح: ۱۰۱، ۱۰۲۔

[2] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب اثم من باع حُرًّا، ح: ۲۲۲۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پر ایک مزدور حاصل کیا، پس اس سے اپنا کام تو پورا لیا، لیکن اس کی اجرت نہیں دی۔"

دو آدمیوں کا تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ۔[1]

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو، تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں، یہاں تک کہ تم لوگوں میں مل جاؤ، اس لئے کہ ایسا کرنا اس (تیسرے آدمی) کو غمگین کر دے گا۔"

ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِيْ فِي السُّوْقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يُنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَحَدٌ غَيْرِي، فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتَّى كُنَّا أَرْبَعَةً، فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِيْ دُعَا: اسْتَأْخِرَا شَيْئًا، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ۔[2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثة فلا بأس...... ح:۶۲۹۰، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاة الاثنین دون الثالث، ح: ۲۱۸۴

[2] صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب لایتناجی اثنان دون الثالث، ح:۶۲۸۸، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاة الاثنین دون الثالث، ح:۲۱۸۳، سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب التناجی، ح:۴۸۵۲، و موطا مالك، کتاب الکلام، باب ماجاء فی مناجاة اثنین، ۹۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خالد بن عقبہ کے اس مکان کے پاس تھے جو بازار میں ہے، پس ایک آدمی آیا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کرنا چاہتا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے آدمی کو بلایا، یہاں تک کہ ہم چار آدمی ہو گئے، تو انہوں نے مجھ سے اور اس تیسرے آدمی سے، جس کو انہوں نے بلایا تھا، فرمایا: تھوڑا پیچھے ہٹ جاؤ، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ایک کو چھوڑ کر دو آدمی باہم سرگوشی نہ کریں۔''

تحفہ دے کر واپس لینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلَّذِی يَعُوْدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِیْ قَيْئِهٖ۔[1]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے تحفے کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اپنی قے کو چاٹتا ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِیْ كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَيْئِهٖ۔[2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الهبة، باب هبة الرجل امراته، ح: ۲۵۸۹، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم الرجوع فی الصدقة والهبة، ح: ۱۶۲۲۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الزکوٰة، باب هل یشتری صدقته؟ ح: ۱۴۹۰، صحیح مسلم، کتاب الهبات، باب کراهة شراء الانسان ماتصدق به۔ ح: ۱۶۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ایک گھوڑا دے دیا، پس جس کے پاس وہ تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (یعنی اس کی دیکھ بھال نہیں کی) چنانچہ میں نے اسے اس سے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ وہ اسے معمولی سی قیمت پر بیچ دے گا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کی بابت) پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو، اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں دے دے، اس لئے کہ اپنا صدقہ واپس لینے والا، اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔"

ننگی فلمیں دیکھنا سنگین گناہ ہے!

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ[1]

"حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور عورت عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور مرد مرد کے ساتھ برہنہ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ برہنہ ایک کپڑے میں لیٹے۔"

فیشن کیلئے سر کے کچھ بال مونڈھنا اور کچھ چھوڑ دینا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَبِيًّا قَدْ

[1] صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات، ح:۳۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَا هُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: احْلِقُوْهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهُ۔[1]

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کے کچھ بال مونڈے ہوئے اور کچھ چھوڑے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اس کے سارے بال مونڈو یا سارے بال چھوڑ دو۔''

سر اور داڑھی کے سفید بال اکھاڑنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تَنْتِفُوْا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[2]

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ سفید بالوں کو نہ اکھیڑو، اس لئے کہ قیامت والے دن یہ مسلمان کے لئے نور ہوں گے۔''

مسجد کے اندر خرید وفروخت کرنا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْيَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً

[1] صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب الذؤبة، ح:۴۱۹۵، وصحیح مسلم، کتاب اللباس باب کراھیة القزع، ح:۲۱۲۰۔

[2] حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب نتف الشیب، ح۴۲۰۲، سنن ترمذی، ابواب الادب، ح:۲۸۴۶،سنن نسائی، کتاب الزینة، باب النھی عن نتف الشیب، ۸/ ۱۳۶، ح:۵۰۷۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ۔[1]

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے' بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم کسی شخص کو مسجد میں فروخت یا خریدتا ہوا دیکھو' تو کہو' اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ کرے۔ اور جب تم کسی کو کسی گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو' تو کہو' اللہ تجھ پر یہ چیز نہ لوٹائے۔''

ایک اور حدیث ہے:

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ، أَوْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ۔[2]

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی کہ اس میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا جائے یا اس میں شعر پڑھے جائیں۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا وَجَدْتَ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ۔[3]

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مسجد میں اعلان کیا' پس

---

[1] صحیح سنن ترمذی' ابواب البیوع' باب النهی عن البیع فی المسجد' ح ۱۳۲۱

[2] حسن۔ سنن ابی داود' کتاب الصلاۃ' باب التحلق یوم الجمعة قبل الصلاۃ' ح: ۱۰۷۹۔ سنن ترمذی' ابواب الصلاۃ' باب ماجاء فی کراهیة البیع والشراء' ح: ۳۲۲

[3] صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب النهی عن نشد الضالته فی المسجد' ح: ۵۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس نے کہا، کون ہے جو مجھے (میرے) سرخ اونٹ کا پتہ بتلائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تو اسے نہ پائے، بے شک مسجدیں تو اسی کام کے لئے بنائی گئی ہیں جس (کام) کے لئے بنائی گئی ہیں۔"

❁........❁........❁

جمعہ کے دوران گھٹنے پکڑ کر بیٹھنا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَهَى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ۔[1]

"حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعے کے دن، جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو، گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔"

❁........❁........❁

جھوٹی قسم اُٹھانا

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ۔[2]

"حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] حسن سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ، باب الاحتباء والامام یخطب، ح: ۱۱۱۰۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراھۃ الاحتباء ...... ح: ۵۱۴۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وعید من اقتطع حق مسلم، بیمین فاجرۃ بالنار، ح ۱۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرمایا' جو شخص اپنی (جھوٹی) قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کو حق لے لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کی آگ کو واجب اور جنت کو اس پر حرام کر دیتا ہے تو ایک شخص نے عرض کیا' یا رسول اللہ! چاہے وہ تھوڑی سی چیز ہو؟ آپ نے فرمایا' چاہے وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔"

ایک اور حدیث میں ہے۔

أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْكَبَائِرُ؟ قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ" قُلْتُ: وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: الَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ يَعْنِيْ بِيَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ۔[۱]

"ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا' اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اس نے پوچھا' پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا' جھوٹی قسم۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' جھوٹی قسم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' وہ جو کسی مسلمان آدمی کا مال لے لے۔ یعنی ایسی قسم کھا کر جس میں وہ جھوٹا ہو۔"

سودا کرتے ہوئے قسم اُٹھانا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ۔[۲]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

[۱] صحیح بخاری' کتاب الایمان والنذور' باب الیمین الغموس' ۶۶۷۵۔

[۲] صحیح بخاری' کتاب البیوع' باب (یمحق اللہ الربا)ح: ۲۰۸۷۔ صحیح مسلم' کتاب المساقاۃ باب النھی عن الحلف فی البیع' ح: ۱۶۰۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سنا کہ قسم سودے کے زیادہ بکنے کا سبب ہے لیکن کمائی کی برکت مٹانے کا ذریعہ بھی ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ، فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔[1]

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا 'سودا کرتے وقت زیادہ قسم اٹھانے سے بچو' اس لئے کہ اس سے سودا تو زیادہ بک جاتا ہے' لیکن (یہ طریقہ) برکت کو مٹا دیتا ہے۔''

بخار' ہوا اور مرغ کو برا بھلا کہنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه دَخَلَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ، أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ، أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ— تُزَفْزِفِيْنَ؟ قَالَتْ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰه فِيْهَا، فَقَالَ: لَا تَسُبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔[2]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سائب یا ام مسیّب کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے دریافت فرمایا' اے ام سائب! یا ام مسیّب! کیا بات ہے تم کانپ رہی ہو؟ انہوں نے کہا' بخار ہے' اللہ اس میں برکت نہ دے تو آپ نے فرمایا' بخار کو برا بھلا مت کہو' اس لئے کہ یہ انسان کے (صغیرہ) گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو۔''

---

[1] صحیح مسلم' کتاب البیوع' باب النھی عن الحلف فی البیوع' ح: ۱۶۰۷

[2] صحیح مسلم' کتاب البر والصلة' باب ثواب المومن فیما یصیبه' ح: ۲۵۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ : لَا تَسُبُّوْا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ۔[1]

''حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' مرغ کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ وہ نماز کیلئے جگاتا ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهَ يَقُوْلُ: الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوْا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔[2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا' ہوا اللہ کی رحمت ہے' یہ رحمت لے کر آتی ہے اور (کبھی) عذاب لاتی ہے۔ پس جب تم اسے دیکھو تو اسے برا بھلا مت کہو اور اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کی برائی سے پناہ مانگو۔

❁.................❁.................❁

نماز کی کوتاہیاں

امام سے پہلے رکوع وسجود سے اٹھنا:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ! أَوْ يَجْعَلَ

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب ماجاء فی الدیك والبھائم: ۵۱۰۱۔
اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

[2] صحیح سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب مایقول اذاھاجت الریح' ح: ۵۰۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰهُ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ۔[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تمہارا ایک آدمی' جب اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے' اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اللہ اس کی صورت کو گدھے کی صورت میں بدل دے؟''

پیشاب یا پاخانہ کی حاجت میں نماز ادا کرنا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔[2]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا' کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور نہ اس وقت جب کہ پیشاب' پاخانے کی شدید حاجت ہو۔''

دوران نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنا:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ۔[3]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔''

آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ

---

[1] بخاری' الاذان' باب اثم من رفع ......ح:۶۹۱۔ مسلم' الصلاۃ' باب النہی عن سبق الامام ......ح: ۴۲۷۔

[2] صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب کراھۃ الصلاۃ بحضرۃ الطعام' ح : ۵۶۰۔

[3] صحیح بخاری' کتاب العمل فی الصلاۃ باب الخصر فی الصلاۃ ح: ۱۲۱۹
صحیح مسلم' کتاب المساجد' کراھۃ الاختصار فی الصلاۃ' ح: ۵۴۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ[1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ پس اس کی بابت آپ کا لہجہ سخت ہو گیا' یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔''

ادھر ادھر دیکھنا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ الْالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ۔[2]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی بابت پوچھا' تو آپ نے فرمایا' یہ ایک جھپٹ ہے' جس کے ذریعے سے شیطان بندے کی نماز کا کچھ حصہ اچک لیتا ہے۔''

نمازی کے آگے سے گزرنا:

عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَرَسُوْلُ اللّٰهِ : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ الرَّاوِي: لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔[3]

''حضرت ابوالجہیم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'

---

[1] صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب رفع البصر الی السماء فی الصلاۃ' ح:۷۵۰

[2] صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب الالتفات فی الصلاۃ' ح: ۷۵۱۔

[3] صحیح بخاری' کتاب الصلاۃ' باب اثم المار بین یدی المصلی' ح:۵۱۰۔
صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب منع المار بین یدی المصلی' ح: ۵۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ علم ہو جائے کہ اس کا کتنا گناہ ہے؟ تو وہ چالیس تک کھڑے رہنے کو' گزرنے سے اپنے لئے بہتر سمجھے گا۔ حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں' مجھے یاد نہیں کہ آپ نے چالیس دن' چالیس مہینے یا چالیس سال فرمایا تھا۔"

قبروں کو پختہ بنانا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ۔[1]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے کہ قبر کو پختہ کیا جائے' اس پر بیٹھا جائے اور اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔"

قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا:

عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ كَنَّازِ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا۔[2]

"حضرت ابو مرثد کناز بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' قبروں کی طرف رخ کر کے نماز مت پڑھو اور نہ ان کے اوپر بیٹھو۔"

---

[1] صحيح مسلم' كتاب الجنائز' باب النهي عن تجصيص القبر والبناء عليه' ح: ۹۷۰۔

[2] صحيح مسلم' كتاب الجنائز' باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة اليه' ح: ۹۷۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیوی کے علاوہ کسی اور کیلئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ أَوْ غَيْرِهِ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ زَيْنَبُ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَايَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، وَعَشْرًا۔[1]

''حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس' جس وقت کہ ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی وفات ہو چکی تھی' حاضر ہوئی۔ پس انہوں نے ایک خوشبو منگوائی' جس میں زرد رنگ کی خلوق یا کوئی اور خوشبو ملی ہوئی تھی۔ اس میں سے کچھ ایک

---

[1] صحیح بخاری' کتاب الجنائز' باب احداد المراة علی غیر زوجھا' ح : ۱۲۸۰' ۱۲۸۲۔ صحیح مسلم' کتاب الطلاق' باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة ح: ۱۴۸۶' ۱۴۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لونڈی کو لگائی' پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا اور کہا' اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا' کسی عورت کے لئے' جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہے' جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا جائز ہے۔ حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں پھر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کے بھائی وفات پا گئے تھے۔ پس انہوں نے خوشبو منگوائی اور اس میں سے کچھ لگائی' پھر فرمایا' خبردار' اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں ہے' سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا' کسی عورت کے لئے' جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہے' جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا جائز ہے۔"

منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجنا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ[1]

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجے' مگر یہ کہ وہ اس کی اجازت دے دے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَ

---

[1] صحیح بخاری' کتاب البیوع' باب لا یبیع اخیہ ...... ح: ۲۱۴۰۔ صحیح مسلم' کتاب البیوع' باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیہ' ح: ۱۴۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلٰی خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰی يَذَرَ۔[1]

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن مومن کا بھائی ہے۔ پس کسی مومن کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجے' یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے۔''

کسی کی منہ پر تعریف کرنا

وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: فَأَثْنٰی عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: وَيْحَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُوْلُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَرَی أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ، وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدٌ۔[2]

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ ہوا' تو ایک دوسرے آدمی نے اس کی تعریف کی۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افسوس ہے تجھ پر' تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی' کئی مرتبہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی' (پھر فرمایا) اگر تم میں سے کسی شخص نے (کسی کی) ضرور ہی تعریف کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس طرح کہے کہ میں فلاں کو ایسا اور ایسا سمجھتا ہوں' اگر وہ خیال کرتا ہے کہ وہ ایسا ہی ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہی ہے اور کوئی اللہ کے سامنے پاک صاف ہونے کا دعویٰ نہ کرے۔''

---

[1] صحیح مسلم' کتاب النکاح' باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیة' ح: ۱۴۱۴۔

[2] صحیح بخاری' کتاب الشهادات' باب اذازکی رجل رجلاکفاه' ح: ۲۶۶۲۔
صحیح مسلم' کتاب الذهد' باب النهی عن السدح' ح: ۳۰۰۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک اور حدیث میں ہے:

وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ، عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَاشَأْنُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ، فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ۔[1]

''حضرت ہمام بن حارث' حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے منہ پر ان) کی تعریف کرنے لگا' تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ قصداً اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور تعریف کرنے والے کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے' تو حضرت عثمان نے ان سے کہا' یہ تم کیا کر رہے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم (روبرو) تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈالو۔''

❁............❁............❁

چپ کا روزہ رکھنا

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ، فَرَآهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ: مَالَهَا لَاتَتَكَلَّمُ؟ فَقَالُوْا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِيْ فَإِنَّ هٰذَا لَايَحِلُّ، هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ! فَتَكَلَّمَتْ۔[2]

''حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس تشریف لائے' جس کو زینب کہا جاتا تھا' پس انہوں

---

[1] صحیح مسلم' کتاب الزهد' باب النهی عن المدح' ح: ۳۰۰۲۔

[2] صحیح بخاری' کتاب مناقب الانصار' باب ایام الجاهلیة' ح: ۳۸۳۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے اسے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا' اسے کیا ہے' یہ گفتگو کیوں نہیں کرتی؟ انہوں نے بتلایا' اس نے خاموش رہنے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا' بات چیت کر' اس لئے کہ یہ خاموشی جائز نہیں' یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس اس نے بولنا چالنا شروع کر دیا۔''

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ۔[1]

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے ذکر (آلہ تناسل) کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔''

کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں آنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔[2]

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو شخص اس درخت سے۔ یعنی لہسن۔ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔''

---

[1] صحیح بخاری' کتاب الوضوء' باب لایمسك ذكره بیمینه اذا بال' ح:۱۵۴ صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب النهی عن الاستنجاء بالیمین' ح:۲۶۷۔

[2] صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب ماجاء فی الثوم' والبصل والكراث' ح:۸۵۳۔ صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب نهی من اكل ثوماًاوبصلاً' ح:۵۶۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ، وَالْكُرَّاثَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ۔[1]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو شخص لہسن یا پیاز کھائے' وہ ہم سے علیحدہ رہے۔ یا (فرمایا) ہماری مسجد سے علیحدہ رہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے' جو شخص پیاز' لہسن اور گندنا کھائے' تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' اس لئے کہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں' جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔''

مسجد میں اونچی آواز سے باتیں کرنا

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اذْهَبْ فَائْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ فَقَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ، لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ![2]

''حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک

---

[1] صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب ماجاء فی الثوم النیء والبصل والکراث' ح: ۸۵۴۔ صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب نہی من اکل ثوما او بصلا' ح: ۵۶۴

[2] صحیح بخاری' کتاب الصلاۃ' باب رفع الصوت فی المساجد' ح: ۴۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آدمی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ ان دو آدمیوں کو میرے پاس لاؤ' چنانچہ میں ان دونوں کو آپ کے پاس لے کر حاضر ہوا' تو آپ نے ان سے پوچھا' تم کہاں کے (رہنے والے) ہو؟ انہوں نے کہا' طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا' اگر تم اس شہر (مدینہ) کے رہنے والے ہوتے' تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا' تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز اونچی کر رہے ہو۔"

کسی مسلمان کو کافر کہہ کر پکارنا!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔[1]

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو وہ دو باتوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتا ہے۔ اگر وہ (واقعی) ایسا ہوا جیسا کہ اس نے کہا (تو درست) ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آئے گا۔"

www.KitaboSunnat.com

[1] صحیح بخاری' کتاب الادب' باب من کفراخاہ من غیر تاویل'ح :۶۱۰۳
صحیح مسلم' کتاب الایمان'باب بیان حال ایمان قال لاخیہ المسلم یا کافر'ح:۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مولف کی دیگر تالیفات

1	غیر مسلم تہوار بے حیائی کا بازار	طبع شدہ
2	عرش الٰہی کا سایہ پانے والے خوش نصیب	" " "
3	گناہوں کو دھو دینے والے اعمال	" " "
4	اولاد کو بگڑنے سے کیسے بچائیں؟	" " "
5	جھگڑے کیوں ہوتے ہیں؟	" " "
6	نیکیوں کو برباد کرنے والے اعمال	" " "
7	ہمیں حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کیوں ہے؟	
8	تسهیل شرح مائة عامل	(زیرِ طبع)
9	ترجمه تسهیل الوصول الیٰ فهم علم الاصول	" " "
10	قوائد الصیغه (علم الصیغہ کے قوائد کی مفصل شرح)	" " "
11	تفهیم شرح نخبة الفکر	" " "
12	ترجمه و تخریج و مختصر شرح سنن نسائی	" " "
13	جنتی کون......؟	" " "
14	وہ غمزدہ نہ ہوں گے!	" " "

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِیھَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ

اچھی کتب کے مطالعے کے ساتھ

اپنے دِل اور
رُوح کی دُنیا کو
آباد کریں

- آپ کی زندگی کا رُخ بدل دینے والی کتب
- تحقیق وطباعت کے بہترین معیار کے ساتھ
- نامور مصنفین آپ کے قدم بقدم
- تفاسیر احادیث سیرۃ النبی فتاوی اور مختلف موضوعات پر بہت سی کتب

صرف کتاب نہیں بلکہ اعلیٰ معیار بھی

مکتبہ قدوسیہ

رحمان مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار ○ لاہور پاکستان

Ph:042-7230585-7351124
visit us: www.quddusia.com
Email: info@quddusia.com, qadusia@brain.net.pk

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ